



وہ کب سے بس ڈورتی ہی جا رہی رہی تھی اور بھاگتے بھاگتے اسکے پیر بھی دکھنے لگے تھے اسکی سمجھ نہی آ رہا تھا کی وہ کہاں جائے یہ ایک سن سان جگہ تھی دور دور تک کوئی گھر یا سڈک نہی دکھائی دے رہی تھی اور کچھ رات کا وقت ہونے کی وجہ سے اسکو راستہ بھی سمجھ نہی آ رہا تھا پر وہ ان لوگوں کی پہنچ سے دور جانا چاہتی تھی اپنی اڈت کو وہ کیسے بچا کر آئی ہے یہ بس وہی جانتی تھی اب بھاگتے بھاگتے اسکی ساس بھی پھولنے لگی تھی پر اسکو بھاگنا تھا وہ جیسے ہی تھوڑا ساس لینے کے لیے رکی تو اسکو قدموں کی آواز قریب آتی سنائی دی تو وہ پھر سے اپنی جان کے لیے بھاگنے لگی اور اپنی اڈت کی حفاظت کی دعا کرنے لگی اسکی سمجھ نہی آ رہا تھا کی کیا کرے کہاں جایے بس وہ بھاگتی ہی جا رہی تھی اسکے پیر سے خوں بھی نکلنے لگا تھا پھر اچانک بھاگتے بھاگتے اسکو سڑک نظر آ ہی گئی وہ اللہ کا شکر ادا کرنے لگی اسکو یقین تھا یہاں سے کچھ مدد ضرور ملیگی وہ سڑک پر آتے ہی زور زور سے بھاگنے لگی اور پیچھے دیکھنے کی اسنے ہمت بھی نہی کی تھی اور وہ اپنی دھن میں بھاگتی ہی جا رہی تھی کی سامنے سے آتی کار سے وہ بری طرح ٹکرا گئی اور ٹکرا کر زمین پر گر گئی اسکے سر سے خوں نکل رہا تھا کچھ تو پر کے زخم کا درد اور کچھ سر کی چوٹ کا درد اسے اب ہمت نہی بچی تھی کی وہ خود کو ہوش میں رکھ سکے اسکی آنکھیں دھیرے دھیرے بند ہوتی چلی گئی ایک آخری احساس جو ہوا تھا اسکو دو ہاتھوں کے اٹھانے کا تھا

اسکی انگلیاں کیبوڈ پر تیزی سے چل رہی تھی کل اسکی بہت امپورٹنٹ میٹنگ تھی جنکے لیے اسے یہ فائل تیار کرنی تھی ویسے تو اسکا کام یہ کام کرنے کے لیے بہت سے ملازم تھے پر وہ اپنا یہ کام خود کرنا چاہتا تھا کل کیوں کی اسے اپنے کام میں کوئی غلطی پسند نہیں ہے ویسے اسے اتنا تواضع تھاکل کی ہونے والی ڈیل اسے ہی ملیگی کیوں کی وہ آذان شاہ تھا اور آج اسکے ساتھ ہر کوئی بزنس کرنا چاہتا تھا کیوں کی جس طرح اسنے اتنے کم وقت میں اپنا بزنس کو بڑھایا ہے کسی کے لیے بھی آسان نہیں تھا اسکا نام شہر کے مشہور بزنس معن میں شمار ہوتا تھا۔

موبائل کی آواز پر اسکے چلتے ہاتھوں کو بریک لگا تھا سکرین پر از لان شاہ کا نمبر دیکھ کر وہ ہولے سے مسکرایا تھا اور ایسا بہت کم ہوتا تھا جب وہ مسکراتا تھا اسکی کپنی کے ورکرس بھی یہی بولتے تھے کی انکے بوس نے مسکرایا تھا ہی نہیں ہے۔

.. السلام علیکم بھائی کیسے ہیں آپ اور آج سارا دن کہاں بیڑی تھے میں نے آپکو کتنی بار کال کی پر آپنے کوئی جواب ہی نہیں دیا۔

.. اسکے کال ریسپونڈ کرتے ہی از لان نون اسٹاپ شروع ہو چکا تھا کون یقین کر سکتا تھا کی سبکی بولتی بند کر دینے والے آذان شاہ کو اسکا چھوٹا بھائی چپ کر سکتا ہے۔

میں بالکل ٹھیک ہو چھوٹے ہاں آج تھوڑا بیڑی تھا اس لیے ٹائم نہیں ملا تم سے بات کرنے کا آذان نے اپنا لپ ٹاپ بند کیا اور اسکو سائیڈ پر رکھ دیا۔

.. بھائی آپ ہمیشہ بیزی ہی رہتے ہو آپکو کتنے دن ہو گئے ہے آے ہوے اور بی جان بھی آپکا پوچھ چکی ہے کتنی بار آپ کب آرہے ہو..

.. تم جانتے ہو آذان جب مجھے وقت نہیں ملتا تب ہی ایسا ہوتا ہے کی میں آ نہیں پاتا تم بی جان کو سمجھا دینا کی میں جلد ہی آؤنگا ان سے ملنے اس بار اسکا لہزہ سنجیدہ تھا..

ٹھیک ہے بھائی آپ فکر نہ کرے میں بی جان کو سمجھا دو نگاہیں آپ اپنا خیال رکھیں از لان اسکے لہزے کی سنجیدگی کو محسوس کر کے بولا وہ بہت اچھے سے جانتا تھا کی اسکو بھائی کیوں دن رات محنت کرتا ہے اور کیوں ایک ہی شہر میں رہنے کے باوجود خود ان لوگوں سے دور اکیلا اس بڑے سے گھر میں رہتا ہے وہ اسکا درد بانٹنا چاہتا ہے پر آذان شاہ اسکے اس پاس غم تو دور ایک پریشانی بھی برداشت نہیں کر سکتا اس لیے اسنے ان لوگوں کو اپنے سے دور رکھا ہوا تھا..

.. اور تم اپنا اور بچی سب کا خیال رکھنا آذان اسکو اور ہدایت دیتا فون رکھ کر پھر سے اپنے کام میں لگ گیا تھا لیکن اس بار اسکا سارا دھیان اپنے کام پر نہیں تھا

www.urdu novelsmania.com

بی جان آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں میں آپکو پورے گھر میں تلاش کر رہیں تھی پھر رانی نے بتایا آپ یہاں ہو ردا بی جان کے پاس آتے ہوے بولی جولوں میں رکھی کر سی پر بیٹھی تھی..

ردا کی آواز سن کر بی جان نے مڈ کر اسکی طرف دیکھا اور اسکا ہاتھ تھام کر اسکو اپنے برابر ہی کر سی پر بیٹھا دیا اور مسکراتے ہوئے اسکا چہرہ دیکھنے لگی انکی آنکھوں میں اسکے لیے پیار ہی پیار تھا..

.. کیا ہوا بی جان آپ چپ کیوں ہے آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ انکے چپ رہنے پر ردا پریشانی سے دوبارہ پوچھنے لگی..

.. میں ٹھیک ہوں میری جان بس اپنے لیے تمہاری فکر مندی دیکھ رہی تھی وہ خوش ہوتے ہوئے بولی تو ردا کو کچھ سکوں ملا وہ نہ انکی چوپی سے وہ پریشان ہو گئی تھی..

.. آپکے لیے ہونگی تو اور کس کے لیے ہونگی بی جان آپ تو میری جان ہے اور آپکے علاوہ میرا ہے.....

بی جان آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں میں آپکو پورے گھر میں تلاش کر رہی تھی پھر رانی نے بتایا آپ یہاں ہو ردا بی جان کے پاس آتے ہوئے بولی جولوں میں رکھی کر سی پر بیٹھی تھی..

novelsmania  
www.urdu novelsmania.com

ردا کی آواز سن کر بی جان نے مڈ کر اسکی طرف دیکھا اور اسکا ہاتھ تھام کر اسکو اپنے برابر ہی کر سی پر بیٹھا دیا اور مسکراتے ہوئے اسکا چہرہ دیکھنے لگی انکی آنکھوں میں اسکے لیے پیار ہی پیار تھا..

.. کیا ہوا بی جان آپ چپ کیوں ہے آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ انکے چپ رہنے پر ردا پریشانی سے دوبارہ پوچھنے لگی..

.. میں ٹھیک ہوں میری جان بس اپنے لیے تمہاری فکر مندی دیکھ رہی تھی وہ خوش ہوتے ہوئے بولی تو ردا کو کچھ سکوں ملا ورنہ انکی چوپی سے وہ پریشان ہو گئی تھی..

.. آپکے لیے ہونگی تو اور کس کے لیے ہونگی بی جان آپ تو میری جان ہے اور آپکے علاوہ میرا ہے ہی کون وہ بی جان کے ہاتھوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولی..

.. میرا بھی تم لوگوں کے علاوہ کون ہے بس تم لوگوں کو دیکھ کر ہی جی رہیں ہوں اور ایک وہ ہے جس نے اتنے دنوں سے اپنی شکل ہی نہیں دکھائی ہے اسکو اپنی بی جان کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے اس بار بی جان کے لہزے میں شکوہ تھا..

.. انکی بات سن کر ردا چپ رہی وہ آخر کہ بھی کیا سکتی تھی یہ شکوہ تو اسکو بھی تھا مگر وہ کہتی بھی تو کس سے..

.. میری بات ہوئی ہے بی جان بھائی سے اور میں نے انکو اچھے سے ڈانٹ بھی دیا ہے کی میری پیاری بی جان آپکے لیے پریشان رہتی ہے ذرا کچھ انکے بارے میں بھی سوچے از لان سامنے سے آتے ہوئے بولا وہ بی جان کی باتیں سن چکا تھا..

تمہاری بات ہوئی ہے کیا کہ رہا تھا میرا بچہ بی جان کے لہزے میں بے چینی صاف جھلک رہی تھی..

.. وہ کہہ رہے ہیں ایک دودن میں جب آؤنگا تو بی جان کے سارے شکوے دور کر دوں گا اتنے آپ میرے حصے کا پیارا زلان کو دیتی رہے آخری بات اسنے شرارت سے ردائی طرف دیکھ کر کہی تھی.. اور وہ بھی مسکرا دی تھی..

.. اسکی پوری بات سن کر بی جان خوش ہو گئی تھی اور اسکی آخری بات سن کر کھل کر مسکرا دی اور انکو مسکراتا دیکھ کر زلان کو سکوں ملا تھا وہ انکے چہرے پر اداسی برداشت نہی کر سکتا تھا..

.. میرا پیارا تو تم تینوں کے لیے برابر ہے بس وہ اپنے کام کی وجہ سے دور رہتا ہے تو اس لیے اسکی فکر رہتی ہے..

.. بی جان مجھے بہت بھوک لگی ہے اور میں کب سے انتظار کر رہا تھا کی آپ لوگ اندر آؤ تو ہمے خانے میلے وہ بات بدلتے ہوئے بولا وہ نہی چاہتا تھا بی جان پھر سے اداس ہو..

.. ارے ہاں میں میں تو بھول ہی گئی میں بی جان کو کھانے کے لیے ہی بلانے آئی تھی رد اکو یاد زلان کی بات سن کر یاد آیا کی وہ کیوں بی جان کو تلاش کر رہی تھی..



.. لو اگر میں نہ آتا تو تم دو نو ساری رات یہاں باتیں کرنے میں گزار دیتی اور میں وہاں بھوک سے بے حال رہتا  
از لان بر اسامہ بناتے ہوئے بولا تو اسکی شغل دیکھ کر ان دو نو کو ہنسی آگئی از لان نے بی جان کا ہاتھ پکڑا اور انکو  
اندر کی طرف لے جانے لگا اور پھر ردابھی انکے پیچھے اندر کی طرف چل دی۔۔۔

آج وہ بہت خوش تھا اب وہ جیسا چاہ رہا تھا دھیرے دھیرے ویسا ہی ہو رہا تھا اور آج بھی ایسا ہی ہوا تھا یہ ڈیل  
بھی اسی کو ملی تھی یہ ڈیل اسکے لیے ضروری نہ تھی پر جب اسکو پتا چلا کی یہ دلاور خان کے لیے بہت ہی ضروری  
ہے تو آذان کے لیے یہ ڈیل اہم ہو گئی تھی وہ ہر چیز چھین لینا چاہتا تھا جو خان کو چاہیے تھی ابھی وہ اس وقت  
ہوٹل میں بیٹھا تھا جہاں آج مینٹنگ تھی اور سامنے بیٹھے دلاور خان کو دیکھ رہا تھا جو آج پھر اپنی ہار پر غصے میں بیٹھا  
تھا اسکو اس طرح دیکھ کر اسکو بڑا اسکو ملتا تھا۔۔۔

ایک دن ایسا بھی ہو گا خان جب میں تجھے تیرا سب کچھ چھین لوں گا اور تیرے پاس کچھ نہیں ہو گا اور تو اپنی موت  
کے لیے تڑپے گا آذان اسکو دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔۔

تمہیں خوش دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے آذان اب آگے کیا کرنا ہے اب تک تو وہ ہی ہو رہا ہے جیسا تم  
نے چاہا ہے حارث آذان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جھکا سارا دھیان تو سامنے بیٹھے خان کی طرف تھا۔۔۔



.. ابھی تو ہونا شروع ہی ہوا ہے جیسا میں چاہتا ہوں آگے ابھی بہت کچھ ہونا ہے اور جو میں نے تم سے بولا تھا اس کام کا کیا ہوا حارث اس بار اسنے حارث کی طرف دیکھا تھا اسکی آنکھیں ہمیشہ کی طرح لال تھی شاید وہ اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا یہاں بیٹھا ہوا..

.. وہ آچکی ہے اسکو آے کچھ ہی دن ہوئے ہے اور میں نے اپنے آدمی لگا رکھے ہے اس کام کے لیے بس تمہرے اشارے کا انتظار ہے حارث اسکی طرف دیکھتا ہوا بولا حارث سے اسکی دوستی زیادہ پرانی تو نہیں تھی مگر وہ آذان شاہ کا کچھ ہی دنوں میں بہت اچھا دوست بن گیا تھا اور وہ آذان کے ساتھ ہی رہتا تھا حارث ان لوگوں میں سے ایک تھا جو آذان شاہ کے لیے خاص تھے اور اسکی زندگی میں اہمیت رکھتے تھے..

.. ٹھیک ہے مجھے بس سہی وقت کا انتظار ہے جب کرنا ہو گا میں تمہیں بتا دوں گا اور تم ایسا کرو گاڑی نکالو تم اب یہاں سے چلنا چاہیے.. وہ اب مزید یہاں بیٹھنا نہیں چاہتا تھا اسکی بات سن کر حارث اٹھ کر چلا گیا تو وہ بھی ایک نظر خان کی طرف دیکھتا اسکے پیچھے پیچھے چل دیا۔۔۔

تم اس وقت کہاں سے آرہی ہو اور میں نے تمہیں منہ کیا ہے تم اکیلے کہیں کیا جایا کرو تم پھر بھی چلی گئی اگر جانا ہی تھا تو گاڑ کو اپنے ساتھ لے جاتی..

.. اسنے ابھی گھر میں قدم رکھا ہی تھا کی دلاور خان کی نظر اس پڑی تو وہ غصے سے بولا آج پھر ایک ڈیل اسکے ہاتھ سے نکل گئی تھی ایسا اکثر ہو رہا تھا ہر بار آذان شاہ ہی اس سے جیت جاتا تھا اب اسکی برداشت سے باہر تھا یہ سب اپر سے اسکو اکیلے آتے دیکھ کر اسکا غصہ مزید بڑھ گیا تھا..

.. میرا بھیا اس بڑے سے گھر میں دم گھٹ رہا تھا میرا دل کہیں باہر جانے کا تھا تو میں چلی گئی اسنے خان کی طرف دیکھا..

.. اگر اب آگے سے کہیں باہر جانا ہو تو کسی کو ساتھ لے کر جان اب جاو اپنے کمرے میں دلاور خان کی بات سن کر وہ اپر اپنے کمرے میں جانے لگی..

اور ہاں کل ایک پارٹی ہے شام میں تیار رہنا تمہیں وہاں جانا ہے میرے ساتھ اسکو روک کر پھر سے بولا..

.. پر مجھے کہیں نہیں جانا ہے میں یہیں گھر پر ٹھیک ہوں وہ بیزاری سے بولی تھی..

.. تمہیں کہاں جانا ہے کہاں نہیں یہ میں طے کرونگا تم دلاور خان کی بیٹی ہو آیت دلاور خان تو تم اس پارٹی میں ضرور جاؤ گی میں نہ سننا پسند نہی کرتا وہ اپنی بات پوری کر کے اپنے روم میں چلا گیا تو وہ بھی پھر سے اپریٹھیا چڑھنے لگی اسکو پتا تھا اسکے انکار کی کسی کو کوئی پرواہ ہی نہیں ہے کل نہ چاہتے ہوے بھی اسکو پارٹی میں جانا ہوگا

تم تیار ہو آذان ہم پارٹی کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں حارث اسکے کمرے میں آتے بولا اور اسکو دیکھ کر وہ ایک پل کے لیے روک گیا وہ اس وقت اتنا بیڈسم لگ رہا تھا اسنے دل میں ہی اپنی دوست کی نظر اتری تھی.. اچھا لمبا کد گوارا رنگ کالی آنکھیں جو اسکی خوبصورتی کو مزید بڑھاتی تھی اور بلیک تہری پیس سوٹ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک اچھا لگ رہا تھا..

.. ہاں میں تیار ہوں ویسے بھی جو پارٹی صرف میرے لیے رکھی ہو اسے میں لیٹ نہی ہونا چاہتا ظفر صاحب جو آذان کے اچھے دوست تھے انہونے صرف آذان کے لیے یہ پارٹی رکھی تھی اور یقینن اس پارٹی میں خان بھی اوائٹ تھا تو وہ ہاں جانے میں دیر نہیں کرنا چاہتا تھا اسکو یقین تھا وہ ضرور آے گا کیوں کی وہ کی سی کو یہ نہی دکھانا چاہتا ہے کی وہ اپنی ہار کی وجہ سے نہی آیا اور بس آذان کو بس اسکا چہرہ دیکھنے کی جلدی تھی...

چلیں پھر وہ خود کو آنے میں دیکھتا بولا اور حارث سے پہلے ہی اپنے کمرے سے باہر چل دیا اسکے پیچھے حارث بھی چل دیا

یہ ایک بہت ہی بڑا ہول تھا جسکو بڑی ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اسنے جیسے ہی اندر قدم رکھا ہر کسی کی نظر سے اس پر اٹھ رہی تھی پروہ شان بے نیامی سے چلتا ہوا ظفر صاحب کے پاس آکر رک گیا اسکو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے تھے وہ بھی انہی لوگوں میں سے تھے جو آذان شاہ کے ساتھ بزنس کرنا چاہتے تھے۔۔

.. پارٹی بہت ہی اچھی چل رہی تھی پر اسکو ابھی تک خان نظر نہی آیا تھا حارث سے اسکو پتا چلا تھا کی وہ آئے گا پروہ ابھی تک نہی آیا تھا آذان جانتا تھا وہ اسکو پسند نہی کرتا ہے وجہ اسکی ہار جو وہ اسکو ہر دن دے رہا ہے۔۔

.. اسنے جیسے ہی سامنے دیکھا اسکو دلاور خان آتے نظر آیا اسکے ہونٹھیں پر فتحہ مسکراہٹ تھی وہ لوگوں سے ملتا آگے بڑھائی اسکے پیچھے سے جو چہرہ نظر آیا اسکو دیکھ کر ایک پل کے لیے تو آذان کے مسکراتے ہونٹھ واپس روک گئے اتنا مکمل حسن اسنے شید پہلی بار دیکھا تھا وہ پوری پارٹی میں آذان شاہ کو سب سے الگ لگی تھی اور سب سے خوبصورت یہ اسنے دل میں عتراف کیا تھا آذان شاہ کے دل نے پہلی بار بیٹ مس کی تھی وہ ظفر صاحب کے پاس ان سے کچھ ہی فاصلے پر آکر روکھا تھا اور وہ بھی دھیرے دھیرے پاس ہی آرہی تھی۔۔

.. خان صاحب آپ نے کافی دیر کر دی آنے میں ظفر صاحب انکے پاس آتے ہی بولے پاس ہونے کی وجہ سے آذان شاہ اور حارث انکی بات آسانی سے سن سکتے تھے۔۔

.. ہاں ظفر صاحب بس کچھ کام تھا تو دیر ہو گئی آیت بیٹی ادھر آؤ انکل سے ملو۔۔ ظفر یہ ہے میری بیٹی آیت دلاور خان ابھی کچھ ہی وقت ہوا ہے لندن سے آئے ہوے خان نے پاس آتی آیت کو بولا۔۔

.. اسکی بات سکر جہاں حارث پریشان ہوا تھا وہیں آذان کو زور کا جھٹکا لگا تھا حارث سکو نہی پتا تھا کی خان اپنی بیٹی کو اس پارٹی میں لانے والا ہے اور اب آذان کی شکل دیکھتے ہوئے بولا.. آذان مجھے اگر خبر ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتاتا خان کے آنے کی خبر ملی تھی بس مجھے..

آگے سے خیال رکھنا غلطی دوبارہ نہ ہو آذان خود کو سمبھال چکا تھا ابی کچھ دیر پہلے جو لڑکی اسکو سب سے اچھی لگ رہی تھی اب وہ دنیا کی سب سے بری لڑکی لگی اسکو..

بہت مبارک ڈیل کے لیے خان آذان کے پاس آتے بولا وہ اس پارٹی میں آیا ہی اس لیے تھا کی کوئی یہ نہ سوچے کی اسکو اپنی ہار سے فرک پڑتا ہے.. یہ پارٹی تھی ہی آذان کی جیت کی..

.. بہت شکریہ خان صاحب مجھے بہت خوشی ہوئی کی آپ آئے ہار جیت تو چلتی ہی رہتی ہے آذان نے خان سے ہاتھ ملایا پر اسکی نظریں آیت پر تھی..

.. آیت کا دھیان اس پارٹی میں تھا ہی نہیں پر سامنے والے کی آواز سن کر اسنے جیسے ہی آذان کی طرف دیکھ تو وہ ایک پل کے لیے اسکو دیکھتی ہی رہ گئی پر آذان کی آنکھوں میں ایسا کچھ تھا کی وہ زیادہ دیر دیکھ نہ سکی اور ادھر اودھر دیکھنے لگی..

.. تم نے سہی کہا یہ سب چھوٹی بات ہیں میرے لئے اور دلاور خان کو ان چھوٹی باتوں سے کوئی فرک نہی پڑتا ہے خان نے آیت کا ہاتھ تھاما اور اسکو لیکر آگے بڑھ گیا..

.. یہ چھوٹی ہار ہی ایک دن بڑی ہار ہوگی دیکھ لینا تم خان آذان شاہ نے نفرت سے ان دونو کی بیٹہ دیکھتے ہوئے سوچا تھا..

حادث میں کل جا رہا ہو بی جان کے پاس وہاں مجھے ایک دو دن لگ سکتے ہیں اتنے میں آؤں تو کام ہو جانا چاہیے اس بار وہ حادث سے مخاطب تھا اسکی بات سنکر حادث نے ہاں میں سر ہلا دیا تھا

وہ اپنے بیڈ پر لیٹی تھی نیند اسکی آنکھوں سے قوسوں دور تھی وہ جب سے یہاں آئی تھی اسکو کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا ایک عجیب سی بیچینی تھی اسکی اسکی کچھ سمجھ نہی آ رہا تھا آج وہ پارٹی میں بھی نہیں جانا چاہتی تھی پر بابا کی وجہ سے جانا پڑا تھا پوری پارٹی میں اسکو ایسا لگتا رہا تھا کہ وہ کسی کی نظروں کے حصر میں ہے پر اس پاس دیکھنے کی بعد اسکو کوئی نظر نہی آتا تھا اور ایسا تو جب سے وہ آئی تھی تب سے لگ رہا تھا پر سے زید کی نگاہیں اسکو پریشان کر رہی تھی وہ اسکے بابا کے دوست کا بیٹا تھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی اسکو اس سے بات کرنی پڑی تھی..

جب وہ سوچ سوچ کر تھک گئی تو اسنے اپنی آنکھیں بند کی اور سونے کی کوشش کرنے لگی پر آنکھیں بند کرتے ہی ایک چہرہ اسکی بند آنکھوں کے سامنے آ گیا تھا اسنے گھبرا کر اپنی آنکھیں کھول لی تھی..

یا اللہ یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے میں کیوں آئی یہاں اس سے اچھا تو میں لندن ہی ٹھیک تھی وہ پریشان سی پھر سے آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی اور اس بار تھوڑی ہی دیر میں نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو گئی تھی

السلام علیکم بی جان کسی میں آپ وہ تینوں اس وقت ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب آذان نے پیچھے سے بی جان کو اپنی باہوں میں لیکر سلام کیا..

.. اسکی آواز اور اسکا لمس کو محسوس کر کے بی جان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا وہ ایک دم کر سی سے اٹھی اور اسکو اپنی باہوں میں بھر لیا تھا اسکی اچانک آمد سے از لان اور ردا دونو ہی بہت خوش ہوئے تھے ردا کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کی اسکی رات مانگی گئی دعا اتنی جلدی پوری ہو گئی تھی..

.. میرا بچہ آگیا تمہیں دیکھ کر مجھے کتنی خوشی ہوئی ہے میں بیان نہیں کر سکتی ہوں بی جان اسکو اپنے ساتھ لگایے بول رہی تھی آج پورے ایک ماہ بعد وہ آیا تھا اور بی جان اسکو کتنا یاد کر رہیں ہوگی اس بات کا اندازہ اسکو اچھے سے تھا..

.. معاف کر دیں بی جان اب دوبارہ کبھی ایسا نہیں ہو گا بس تھوڑی مصروفیت زیادہ تھی تو.. اسنے بات ادھوری چھوڑ دی تھی اور بی جان کو کر سی پر بیٹھا کر خود بھی انکے برابر بیٹھ گیا تھا..

اس بار معاف کر رہیں ہوں آگے نہیں کرونگی یاد رکھنا بی جان نے اسکو دھمکی دی تو انکی بات سن کر ردا اور از لان مسکراہنس دیے جبکی وہ صرف مسکرا دیا تھا..



.. بھائی آپنے اچھا سر پر اندیانی جان کو ہم تو سوچ رہے تھے آپکے آنے کا فحاحل کوئی ارادہ نہی ہے از لان شرارت سے بولا تھا وہ ایسا ہی تھا ہر وقت مذک کرنے والا ہسنے اور ہنسانے والا آذان سے بلکل الگ پردیکھنے میں تھا بلکل آذان کی کاپی..

.. میں نے سوچا بی جان کی ساری شکایات دور کر دیتا ہوں انکو سر پر اندے کر اسنے بی جان کا ہاتھ تھام کر کہا..

.. ہاں میری ساری شکایات دور ہو گئی ہیں تمہیں دیکھ کر بی جان محبت سے بولی تھی میں بھی کیا باتوں میں لگ گئی ہوں ردا جا و رانی سے بولو کی آذان کا ناشتہ تیار کرے میرا نہونے پاس بیٹھی ردا کو بولا تو وہ فورن ہی کچن کی طرف چلی گئی تھی..

.. ناشتہ کرنے کے بعد وہ کچھ دیر بی جان کے پاس بیٹھا رہا اور پھر آرام کرنے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا اور اس دوران اسنے ردا اور از لان کی پڑھائی کے بارے میں بھی بات کی تھی وہ از لان کی عادت کو اچھے سے جانتا تھا کی وہ اپنی اسٹڈی پر دھیان نہی دیتا ہے جبکی وجہ سے اس پر ہمیشہ ڈانٹ پڑتی تھی

www.urdu novelsmania.com

وہ آج پھر شام کے وقت اکیلی باہر واک کے لیے پارک آئی تھی اسکا اس بڑے سے گھر میں دل گھبرا تا تھا اس لیے وہ بنائی سی کو بتایے ہی واک کے لیے آجاتی تھی کچھ دیر تو وہ اچھے سے واک کرتی رہی پر اسکو کچھ عجیب سا لگنے لگا تھا ایسا کی کوئی اس پر نظر رکھے ہوئے ہے اس وقت بہت کم ہی لوگ آتے تھے ابھی بھی پارک سنسان تھا

ایک انجانے سے ڈر سے اس نے اپنے قدم تیز کیے اور پارک سے نکل کر گھر کی طرف چل دی تھی اسکے قدموں میں جتنی تیزی آرہی تھی اسکو لگ رہا تھا کوئی اتنی ہی تیزی سے اسکے پیچھے آرہا ہے اسے پیچھے مڑ کر دیکھنے کی بھی ہمت نہی تھی اب اس نے تقریباً بھاگنا شروع کر دیا تھا اسکا گھر پارک سے کافی دوری پر تھا اور باکی رات تھوڑا سناٹا تھا بھاگتے بھاگتے اسکو پسینہ آنے لگا تھا پر اب اسکا شق یقین میں بدل گیا تھا کی کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہے اس نے اپنی رفتار مزید تیزی کی تھی پر اچانک ہی اسکا ہاتھ کسی نے پکڑا اس سے پہلے کی وہ کچھ کر پاتی یا چیختی اسکے منہ پر رومال رکھ کر اسکی کوشش کو نہ کامیاب بنادیا تھا اور کچھ ہی دیر میں وہ ہوش سے بیگانہ ہوتی چلی گئی تھی

آذان کام ہو گیا ہے جیسا تم نے بولا تھا سب کچھ بالکل اسی طرح کیا ہے کسی کو کوئی شق بھی نہی ہوا ہے.. وہ اپنے کمرے میں بیٹھا فائل دیکھ رہا تھا جب حارث کی کال آئی اور اسکی بات سن کر بہت دنوں بعد اسکے ہونٹھس کے ساتھ ساتھ اسکی آنکھیں بھی مسکرا رہی تھی..

.. اس وقت کہاں رکھا ہوا ہے اسکو حارث کی بات سن کر اسکا اگلا سوال تھا..

.. جہاں تم نے بولا تھا تمہارے ہی گھر کے گیٹ روم میں رکھا ہوا ہے..

.. اس پر نظر رکھنا میں جلد آنے کی کوشش کرتا ہوں اسنے اتنا کہ کرفون کٹ دیا تھا.. بہت جلد تم اپنی زندگی کی سب سے بڑی ہار دیکھنے والے ہو دلاور خان وہ بھی اپنی ہی بیٹی کے ہاتھوں وہ اپنی سوچ میں اس سے مخاطب تھا آج ایک اور جیت اس نے اپنے نام لکھی تھی..

.. بھائی آپ اکیلے کیوں بیٹھے ہیں نیچے چلے نہ بی جان آپکو بلار میں ہے از لان اسکے کمرے میں آتے ہی بولا جبکی وہ اس سے پہلے اسکی فون پر ہونے والی گفتگو بھی سن چکا تھا پر وہ آذان سے اس بارے میں پوچھ نہیں سکتا تھا اسے پتا تھا کی وہ اسکو کبھی نہی بتائے گا پر وہ سب جانتا تھا کی اسکا بھائی کیا کرتا ہے ان لوگوں سے الگ رہ کر اور یہ سب اسکو حادث سے پتا چلتا رہتا تھا کیوں کی دونو میں کافی اچھی دوست تھی..

.. ہاں چلو وہ اسکے ساتھ نیچے ہی بی جان کے پاس آگیا اسکو نیچے آنا دیکھ رہا بی جان کے پاس سے اٹھ کر دوسرے صوفہ پر بیٹھ گئی اور بہت ہی محبت سے اسکو بی جان سے باتیں کرتا دیکھتی رہی تھی اسکو پتا تھا اسکے ایک طرفہ پیار کی کوئی منزل نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ اس راہ کی مسافر تھی..

ردا تمہارا کالج کیسا جا رہا ہے تمہیں کوئی پریشانی تو نہی ہے نہ اس بار آذان اسکی طرف معطجا ہوا تھا..

.. نہی کوئی پریشانی نہی ہے اور کالج بھی اچھا جا رہا ہے اسکے اچانک پوچھنے سے وہ گھبرا گئی تھی کچھ سمجھا کر بولی...

.. اگر کوئی پریشانی ہو تو بتا دینا اور از لان تو ہے ہی تمہارے ساتھ وہ اسکو جواب دے کر پھر سے بی جان کے ساتھ باتوں میں لگ گیا تھا اور اسکی اتنی سی بات کرنے پر ہی ردائی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہی تھا وہ خوش ہوتی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

اسکی جیسے ہی آنکھ کھلی تو اسکی کچھ سمجھ ہی نہی آئی وہ کہاں ہے سر میں بھی ہلکا سا درد محسوس ہو رہا تھا پر جب دھیرے دھیرے اسکے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو کل کا سارا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا تھا وہ ایک جھٹکے سے بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی اور کمرے کے چاروں طرف دیکھا یہ ایک بہت ہی شاندار کمرہ تھا پر اس پر اس وقت خوف سوار تھا وہ دروازے کی طرف گئی تو وہ لو کڈ تھا خوف اسکے پورے بدن میں پھیل چکا تھا اسکا پورا بدن پسینے میں نہایا ہوا تھا وہ سمجھ چکی تھی اسکو کڈ نیپ کیا گیا ہے..

کوئی ہے دروازہ کھولو مجھے یہاں کیوں بند کیا ہوا ہے آخر مجھے کیا چاہتے ہو کوئی ہے وہ زور زور سے دروازہ پیٹنے لگی تھی جب کوئی جواب نہی ملا تو وہ کمرے کے چاروں طرف دیکھنے لگی لیکن اسکے بھاگنے کا کوئی راستہ نہی تھا

اسکو ایک دروازہ دکھا مگر وہ واشر و م تھا اسکی سمجھ نہی آ رہا تھا وہ کیا کرے آنسو اسکی آنکھوں سے لگتا رہے تھے..

یا اللہ میری مدد فرما مجھے اس مشکل سے نکل دے وہ واپس بیڈ پر آکر روتے ہوئے اللہ سے دعا کرنے لگی تھی اسکی اب سمجھ آ گیا تھا کیوں اسکا دل بار بار گھبرا رہا تھا پر اب کچھ نہی ہو سکتا تھا وہ کچھ نہی کر پار ہی تھی

میں نے تم لوگوں سے کہا تھا کی ہمیشہ اسکے ساتھ رہنا اسکو اکیلے کہیں مت جانے دینا جب وہ جا رہی تھی تو تم سے کوئی اسکے ساتھ کیوں نہی گیا دلاور خان کا غصہ سے برا حال تھا آیت کو غایب ہوئے پوری رات بیت چکی تھی مگر اسکا کچھ پتا نہی چل رہا تھا اسنے اپنے آدمی اسکو ڈھونڈنے کے لیے لگا رکھے تھے مگر کچھ ہاتھ نہی لگا تھا.. وہ پولیس کے پاس نہی جانا چاہتا تھا اسے پولیس سے زیادہ خود پر بھروسہ تھا وہ آیت کو جلد سے جلد ڈھونڈ لہنا چاہتا تھا

وہ کسی کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا ہوا تھا اسکی واپسی رات کو ہوئی تھی جب وہ گھر واپس آتا تھا تو آیت اسکے پاس آکر ضرور بیٹھتی تھی جب وہ آیا تو کچھ دیر اسکا انتظار کرتا رہا تھا پر جب وہ نہی آئی تو ملازمہ سے پوچھنے پر پتا چلا کی وہ شام سے گھر ہی نہی آئی ہے ملازمہ کی بات سن کر اسکے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے اور اسکو جب پتا چلا کی وہ

ایکلی گئی ہے تب اسکا غصے سے برا حال ہو گیا تھا اسنے اپنے آدمیوں کو اسکو تلاش کرنے کے لیے بھیجا پر بہت اسکا کچھ پتا نہی چلا تھا اسکا غصہ اب مزید بڑھ گیا تھا اسکو کچھ غلط ہونے کا ڈر تھا اور اب پوری رات اسکو ڈھونڈھنے میں بیت گئی تھی پر اسکا کچھ پتا نہی چلا تھا

اسکو روتے ہوئے کتنا وقت بیت چکا تھا اسکو نہی معلوم تھا رو کر اسکا سر درد کرنے لگا تھا آنکھیں رو رو کر لال ہو چکی تھی وہ رونے میں اتنی مشغول تھی کی اسکو دروازہ کھلنے کی بھی آواز نہی آئی تھی..

.. رونے سے کچھ حاصل نہی ہو گا کیوں کی تمہاری جیسا سے آزادی ناممکن ہے کسی کی آواز آئی تو اسنے سر اٹھا کر سامنے دیکھا تو سامنے کھڑی شخصیت دیکھتی ہی رہ گئی..

.. ایسے کیا دیکھ رہی ہو اب رونا ہی ہے تمہیں ساری عمر وہ اسکی طرف قدم بڑھا رہا تھا اور اسکا لہزہ آگ برساتا ہوا تھا..

.. ت.. تم کیا چاہتے ہو اور کیوں لائیں ہو مجھے بھام.. میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا اسکا لہزہ لڑکھڑاتا ہوا تھا اسکی سمجھ نہی ا رہا تھا آخر یہ شخص اس سے کیا چاہتا ہے اسے اسکی لال ہوتی آنکھوں سے خوف آ رہا تھا..

.. بہت کچھ بگاڑا ہے تمہارے باپ نے اور اب تم تیار ہو جاؤ اپنے باپ کا فرض اترنے کے لیے ایک ایک کر کے سارے حساب برابر کرنے ہے مجھے اسنے اپنی لال ہوتی آنکھیں اسکی ڈری سہی بڑی بڑی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے کہا..

تم جھوٹ بول رہے ہو میرے بابا کسی کے ساتھ کچھ غلط نہی کر سکتے تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے وہ اب کانپ نے لگی تھی..

.. اسکی بات سن کر وہ زور سے ہنسا تمہاری یہ غلط فہمی بھی دور ہو جائیں گی کی تمہارا باپ کیا کر سکتا ہے اور کیا کر چکا ہے آذان اپنی آنکھیں اس پر رکھے ہوئے تھا..

.. پلیز مجھے جانے دو میرے بابا پریشان ہو رہے ہوں گے دیکھو میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گی بس مجھے جانے دو وہ اسکے آگے ہاتھ جوڑ کر اس سے اپنی آزادی مانگ رہی تھی..



.. یہ تم اب ہمیشہ کے لیے بھول جاؤ کی تم بھلا سے جاسکتی ہو تمہارے واپسی کے سارے راستے بند ہو چکے ہیں تمہارے لیے اور یہ راستے آذان شاہ نے بند کیے ہیں آج جس طرح تم مجھے رحم کی بھیک مانگ رہی ہو نہ ایک دن تمہارا باپ بھی ایسے ہی بالکل اسی طرح کھڑا ہو گا میرے سامنے وہ اسکی حالت کو دیکھ کر سکوں محسوس کر رہا تھا

کیا بگڑا ہے ہم نے تمہارا جانے دو مجھے بھلا سے آیت کو اب اپنے آنسو پڑ قابو کرنا مشکل لگ رہا تھا..  
کیا بگڑا ہے یہ جلد ہی تمہیں پتہ چل جائیگا اور بھلا سے اب تمہاری آزادی ناممکن ہے وہ ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھتا وہاں روکا نہیں تھا

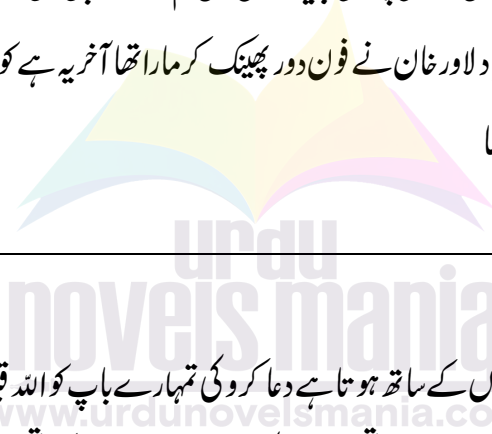
کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا اور وہ اس کے جانے کے بعد پھر سے روتے ہوئے دروازہ بجاتی رہی تھی

میرا سر پرائز کیسا لگا خان کہا تھا میں نے کی تیری بیٹی تیرے پاس نہیں رہنے دو نگا تو میڈ پے گا اسکی شکل دیکھنے کے لیے اور میں اسکو اتنا تڑپاؤنگا ہر دن ہر پل تو کچھ نہیں کر پائے گا اور پھر تو خود اپنے مرنے کی بھیک مانگے گا مجھے اسکی آواز سن کر خان کچھ پل تو خاموش ہی رہ گیا تھا وہ یہ آواز اور یہ بات تو کبھی بھولا ہی نہیں تھا جس کا اسکو ڈر تھا وہ ہی ہوا تھا اسکو بس جلد سے جلد آیت کا پتہ لگانا تھا اس سے پہلے کی سب ختم ہو جائے ..

.. کیا ہوا خان خاموش کیوں ہو میرا سر پر از پند نہی آیا تمہیں آذان کو اب اسکی حالت سوچ کر ہی سکوں مل رہا تھا..

.. تم آخر ہو کون اور کیا چاہتے ہو دلاور خان کو اب اپنا غصہ کنٹرول کرنا مشکل لگ رہا تھا..

.. میں کون ہوں اور کیا چاہتا ہوں جلد ہی پتہ چل جائیگا تمہیں بس تم دعا کرو اپنی بیٹی کے لیے آذان نے زور سے ہنستے ہوئے کہا اور فون کاٹ دیا دلاور خان نے فون دور پھینک کر مارا تھا آخر یہ ہے کون اور اتنے وقت سے کیا چاہتا ہے اسکا غصہ کم نہی ہو رہا تھا



بیٹا صبر کرو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے دعا کرو کی تمہارے باپ کو اللہ قبر میں سکوں دے مہلے کی ایک عورت اسکے سر پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی تھی آج اسکی پوری دنیا ہی ختم ہو گئی تھی اسکو کیسے صبر آجاتا آج اسکی ماں کے بعد آج اسکا باپ بھی اسکو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے اس دنیا سے چلے گئے تھے اسکا باپ بہت دنوں سے بیمار تھا گھر کے حالات اور تنگدستی کی وجہ سے انکی بیماری کا سہی سے علاج نہیں ہو پا رہا تھا بیماری کا سہی سے علاج نہ ہونے کی وجہ سے آج وہ اس دنیا سے ہی رخصت ہو گئے حیاتی تو آج ساری دنیا ہی ختم ہو گئی تھی اسکا اپنے ماں تو

اور باپ کے علاوہ اسکا اور کوئی اس دنیا میں نہیں تھا وہ اپنے ماں باپ کی ایکوٹی اولاد تھی اور آج اسکا کچھ بھی نہیں بچا تھا اسکو کیسے صبر آجاتا..

.. کیسے صبر کروں غالم میرے پاس تو کچھ بچہ ہی نہیں ہے کون ہے اس بھری دنیا میں میرا وہ انسے گلے مل کر زور زور سے رو دی تھی غالم اسکو چپ کرواتی رہی تھی مگر اسے ہوش ہی کب تھا..

.. دھیرے دھیرے کر کے سب اپنے گھر چلے گئے تھے اب وہ اس چھوٹے سے گھر میں اکیلے تھی رشتے دار بھی کوئی نہیں تھا وہ لوگ بہت غریب سے لوگ تھے انکی عام سی زندگی تھی وہ اٹھی اور اپنے ماں باپ کے کمرے میں آئی اور پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی..

میں کیسے رہو گی آپکے بغیر آپ کس کے سہارے چھوڑ کر گئے ہے مجھے.. وہ اپنے ماں باپ کی فوٹو کو سینے سے لگا کر روتی ہی جا رہی تھی.....

urdu  
novels mania  
www.urdu novels mania.com

وقت اچھا ہو یا برا وقت کا کام ہے گزرنا گزر ہی جاتا ہے اسکی زندگی اب پہلے جیسی نہیں تھی پر اسکو عینا تھا اور وہ جی رہی تھی اٹھارہ سال کی کم عمر میں ماں باپ کے بنا عینا بہت مشکل تھا پر وہ جی رہی تھیا سکے اسکے پڑوس کی جو بچہ تھی انہوں نے اسکو اپنے اسکول میں جاب دلوا دی تھی وہ ایک چھوٹے سے اسکول تھا جس وجہ سے اسکو آسانی سے جاب مل گئی تھی.. آج بھی وہ اسکول سے آکر سیدھا اپنے ماں باپ کے کمرے میں آکر بیٹھ گئی یہ اسکا روز کا

معمول تھا کی وہ جب بھی گھر آتی نہ جانے کتنے وقت وہ ایسے ہی بیٹھی رہتی تھی.. اور نہ جانے کتنے ہی آنسو اسکا چہرہ بھیگوں دیتے تھے..

.. کہاں سے آرہے ہو تم اور یہ کھانا کس کے لیے ہے حارث کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے دیکھ کر آذان نے اس سے پوچھا تھا..

.. آذان اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے ملازمہ دوبار کھانا لے کر گئی تھی پر وہ منا کر دیتی ہے حارث نے اسکو تفصیل سے آیت کے بارے میں بتایا تھا اسکو دکھ تھا کی وہ ایک بے قصور کے ساتھ غلط کر رہے ہیں پر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا..

www.urdu novelsmania.com

.. لاؤ مجھے دو یہ ایسے ہی مانے گی آذان اسکے ہاتھ سے ٹرے لے کر بولا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسکے کمرے تک پھونچا تھا حارث بھی اسکے پیچھے چلا تھا..

.. تمہارے یہ ڈرامے یہاں ہی چلے گئے یہ سب اپنے باپ کے گھر کرنا بیجا جو بولا گیا ہے صرف تم وہی کرو گی اگر کھانے کو بولا ہے تو چپ چاپ کھانا کھا لو سمجھی وہ روم میں آتے ہی غصے سے بولا تھاڑے بیڈ پر رکھ کر اسکو بازو پکڑ کر نیچے سے اٹھایا تھا..

.. مجھے نہی کھانا ہے مجھے صرف اپنے بابا کے گھر جانا ہے پلڑ مجھے جانے دو میں نے کیا بگاڑا ہے آخر تمہارا وہ اپنا بازو اس سے چھوڑا رہی تھی پر بے سود اسکی پکڑ مضبوط تھی..

.. تم نے شیدنا نہی میں نے تم سے کیا بولا ہے چپ چاپ کھانا کھا لو ورنہ مجھے برا کوئی نہی ہو گا اسکا لہزہ بنجیدہ تھا..

.. میں نے بولا نہ کی مجھے نہی کھانا تو نہی کھانا مجھے بس اپنے بابا کے پاس جانا ہے جانے دو مجھے اس نے آذان کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا.. اور بھی کہنا اسکے لیے اچھا نہی رہا آذان کا ہاتھ اٹھا اور اسکے گال پر اپنے نشان چھوڑ گیا تھا اور تھپڑ اتنی زور کہ تھا کی وہ زمین پر جا کر گری تھی..

.. میری کوئی بات نظر انداز کرے مجھے بالکل برداشت نہی ہے تمہاری سمجھ نہی آتا جو میں بول رہا ہوں وہ کرنا ہے اگر نہی کیا تو وہ پھر سے اسکی طرف بڑھا تھا کی حارث نے آکر اسکا بازو تھام لیا...

.. آیت تو اسکے ابھی ایک تھپڑ سے ہی نہیں سمجھ سکی تھی اسکو دوبارہ ہاتھ اٹھاتا دیکھ اسنے اپنی زور سے آنکھیں بند کر لی تھی

.. یہ کیا کر رہے ہو آذان چھوڑو اسے حارث اس کو آیت سے دور کرتے ہوئے بولا تھا..

.. سمجھا دو اسکو حارث اسکو اب وہی کرنا ہو گا جو میں کہو نگا ورنہ انجام یہ خود جانتی ہے وہ ایک غصیلی نظر اس پر ڈالتا چلا گیا تھا اور حارث بھی اسکے ساتھ نکل گیا تھا اس وقت وہ آیت کو اکیلے رہنے دینا چاہتا تھا..

.. ان دونوں کے جانے کے بعد وہ نیچے ہی بیٹھی بیٹھی زور زور سے رونے لگی تھی.....

بی جان کیا ہوا آپ اتنی چپ کیوں ہے.. از لان بی جان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا.. نہیں ایسا کچھ نہیں ہے میرے سچے... بی جان نے مسکرانے کی نہ ممکن سے کوشش کی.. بی جان آپ جانتی ہے کی آپ مجھے کچھ نہیں چھپا سکتی ہے تو اسلئے جلدی سے بتایہ کی آپ کیوں پریش ہے اور آپ نے آج کھانا بھی نہیں کھایا ہے.. از لان نے انکے ہاتھ تھامتے ہوئے فکر مندی سے انکی طرف دیکھا.

ایسا کچھ نہیں ہے بیٹا اور آج میرا دل نہیں تھا کھانا کھانے کا بس اسلیہ نہیں کھایا... بی جان نے اسکو ٹالنا چاہا...

.... بی جان میں جانتا ہوں کوئی بات تو ہے جو آپکو پریشان کر رہی ہے اور آپ یہ بھی جانتی ہے کی جب تک آپ مجھے نہیں بتائیگی کی کیا بات ہے جو آپکو پریشان کر رہی ہے تب تک میں یہاں سے نہیں جاؤنگا.. ازلان نے ضدی لہزے میں کہا اور انکے بیڈ پر اچھی ترہ بیٹھ گیا جسے وہ اپنی بات کا انکو یقین دلارہا تھا کی جو وہ کہ رہا ہے کریگا بھی..

... ازلان مجھے اذان کی بہت فکر رہتی ہے.. بی جان نے ہار مانتے ہوئے اسکو اپنی پریشانی بتائی جبکی انکی آواز سن کر رداجو بی جان کے لئے کھانا لارہی تھی اذان کا نام سون کر دروازے پر ہی روک گئی..

.. کیوں کیا ہوا بھائی کو بی جان.. ازلان کو بھی اب فکر ہونے لگی تھی..

.. اللہ نہ کرے اسکو کچھ ہو.. مجھے بس اسکی فکر رہتی ہے وہ بالکل اپنے باپ کی طرح ہے بہت ضدی اور غصے والا ہے وہ غصے اور ضد میں اچھا اور براسب بھول جاتا ہے.. بی جان نے اپنے دل کی پریشانی ازلان کو بتائی جسے سون کر ازلان بھی پریشان ہو گیا تھا لیکن پھر سنبھل کر بولا...

.. بی جان آپ بھائی کی فکر مت کرے وہ اپنا اچھا اور برابانتے ہے.. ازلان نے انکو تسلی دی..



.. میں جانتی ہوں لیکن میں کیا کرو مجھے بس ایک ڈر ہی کھایہ جاتا ہے کی  
جو کچھ ہمارے ساتھ ہوا ہے ..

... دیکھ بی جان میں آپکے لئے کھانا لائی ہوں اور آپکو کھانا پڑیگا... اس سے پہلے کے بی جان کچھ کہتی ردا خانے کی  
ٹرے لیکر انکے روم میں آتی ہوئی بولی...

ارے میرے بیٹی منے کہا نہ کی مجھے بھک نہیں ہے.. بی جان نے مسکراتے ہوئے ردا کی طرف دیکھا..

ہمیں پتا ہے کے آپکو بھوک نہیں ہے پر پھر بھی ہمارے لئے تھوڑا سا تو کھالیں.. ردا نے کھانا انکی پلیٹ میں نکالا  
اور پھر انکو کھانے کو کہا جس پر بی جان مسکراتے ہوئے کھانا کھانے لگی.. جبکی از لان بی جان کی بات سن کر سہی  
میں پریشان ہو گیا تھا کیوں کی وہ اپنے بھائی کو بہت اچھے سے جانتا تھا وہ جو ایک بار سوچ لیتا ہے تو پھر کچھ بھی ہو  
جائے کوئی اسکو نہیں روک سکتا تھا...

کیسے ہو میری جان تم تو ہمیں بھول ہی گئی ہو اسلئے ہم نے سوچا کیوں نا ہم خود ہی مل لے تم سے آکر وہ اسکول سے  
گھر واپس آرہی تھی جب فرقان اسکا راستہ روک کر کینگی مسکراہٹ کے ساتھ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا  
... حیا جو جلدی جلدی میں گھر جا رہی تھی اسکا اس طرح راستہ روکنے سے گھبرا کر دو قدم پیچھے ہٹ گئی تھی..

ارے میری جان ہم سے کیسا شرمنا.. اس نے ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا اسکا لہزہ اور آنکھ دبانے سے وہ اور بھی ڈر گئی تھی.. اور ایسا ہمیشہ ہوتا تھا فرقان اسی طرح سے اسکے ساتھ ایسی حرکتیں کرتا تھا کبھی اسکا راستہ روک کر تو کبھی کوئی غلط بات بول کر اور وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پاتی تھی کئی بار اسنے اپنے بابا سے اسکے بارے میں بات کرنے کی کوشش کی تھی پر انکی بیماری کی وجہ سے چپ رہی تھی اور اسکا چپ رہنا ہی اسکو نکسان دے سکتا تھا اور اسکو اس بات کی خبر نہیں تھی... بہت افسوس ہوا تمہارے باپ کے بارے میں سن کر پر تم پریشان مت ہو تم اکیلی نہیں ہو اب میں ہوں نہ تمہارے ساتھ وہ ایک بار پھر بولا تھا اور.. اس نے کہنے کے ساتھ ساتھ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا تھا...

.. میرا راستہ چھوڑو مجھے جانے دو بلز وہ اسکا ارادہ بھانپ کر اس سے دو قدم اور دور ہوتے ہوئے بولی تھی اسکی نظر سے ادھر ادھر کسی کو اپنی مدد کے لئے تلاش کر رہی تھی پر اس وقت گلی سنسان ہونے کی وجہ سے کوئی اسکو اپنی مدد کے لئے نظر نہیں آ رہا تھا...

.... کیسے چھوڑ دوں میری جان ابھی تو راستے صاف ہوئے ہے میری جان ویسے اچھا ہوا جو تمہارا باپ جلدی ہی ختم ہو گیا کیوں کی اب مجھ سے اور انتظار نہیں ہوتا اسکا جملہ ابھی پورا بھی نہیں ہوا تھا کی ایک تھپڑ کی آواز گونجی تھی اور اسکی چلتی زبان رک گئی تھی...

... تمہاری... ہمت... کیسے... ہوئی... میرے... بابا... کے... بارے... میں ایسا... بولنے... کی... اس نے  
 ڈرتے ڈرتے اسکی طرف دیکھا جو اسکو خوں غار نظروں سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا.. اپنے بابا کے بارے میں ایسی  
 بات سن کر اسے اتنی ہمت کہا سے آگئی تھی یہ وہ خد بھی نہیں جانتی تھی.. جبکی وہ اب اس سے ڈری ہوئی تھی..

تیری اتنی ہمت سالی کی تو نے مجھے پرہاتھ اٹھایا.. فرقان نے اسکو بالوں سے پکڑا اور دھاڑتے ہوئے کہا...

مو.. مجھے... جا... جانے... دو... پلز.. حیا نے روتے ہوئے اپنے بالوں کو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن اسکی  
 پکڑ مضبوط تھی...

جانے دو تجھے ہاں تجھے تو اب میں بتاؤنگا.. تیرا تو میں وہ حال کرونگا کی تو کیا تیری تو روح بھی مجھے پناہ مانگیں گی  
 اور اپنے اس تھپڑ کی وجہ سے بہت پچھتے گی.. اسنے اسکو ایک جھٹکے سے چھوڑا تھا اور اسکے چھوڑنے سے حیا بنا اسکی  
 طرف دیکھے اپنے گھر کی طرف بھاگی تھی.... اب تجھے مجھے کوئی نہی بچا سکتا میری جان وہ اسکی پیٹھ دیکھتے ہوئے  
 بولا تھا اور شیطانی مسکراہٹ اسکے ہونٹھوں پر تھی

پلیز مجھے جانے دو میرے بابا پریشان ہو رہے ہوں گے پلیز میں تم سے معافی مانگتی ہوں انکو معاف کر دو مجھے جانے دو وہ جیسے ہی روم میں آیا وہ اسکے سامنے آکر اس سے ہاتھ جوڑ کر فریاد کرنے لگی تھی..

اسکا غصہ دیکھ کر وہ اس سے ڈرنے لگی تھی اور اسکو یہ ہی بہتر لگا کی وہ اس گناہ کی معافی مانگ لے جو اسنے کیا ہی نہیں ہے..

.. میرے سامنے یہ ناک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم جتنی معصوم بن رہی ہو نہ اتنی معصوم ہو نہی تم گھٹیا باپ کی گھٹیا اولاد ہو اور تمہارا باپ ایک گرا ہوا انسان ہے اسکے جیسا کمینا انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا آذان کو اسکی یہ ساری باتیں ناک لگی تھی اور اسکا اپنے باپ کے لئے مافی ممکن سے اسکا غصہ مزید بڑھ گیا تھا..

بس چپ ہو جاؤ گھٹیا وہ نہیں تم ہو تم نے ایک لڑکی کو زبردستی اپنے گھر میں بند کر کے رکھا ہے اور اس سے بڑی گھٹیا حرکت اور کیا ہوگی اور بابا نے جو تمہارے ساتھ کیا ہے نہ بہت سہی کیا ہے تم اسی لایق ہو۔ اس بار وہ بھی اپنی ہمت جمع کر کے بولی تھی... ایک تو وہ اس سے معافی مانگ رہی تھی منت کر رہی تھی اس سے پروہ تھا اسکے بابا کے لیے غلط الفاظ استعمال کر رہا تھا وہ اور بھی کچھ بولتی کی..

چٹاخ کی آواز پورے کمرے میں گنجی تھی اور اسکی چلتی زبان ایک تھپڑ نے بند کر دی تھی..  
.. تمہاری اتنی ہمت کی تم میرے سامنے زبان چلاؤ گی.. اسنے دھاڑتے ہوئے کہا...

ہاں چلاؤ گی زبان تم جسے مرد اپنی ہوس مٹانے کے لئے معصوم لڑکیوں کو اٹھاتے ہو اور.. اس سے پہلے وہ کچھ  
اور کہتی اذان کا ہاتھ ایک بار پھر اسکے گال پر اپنے نشان چھوڑ گیا تھا..

کیا کہا تم نے ہوس مٹانے کے لئے میں تمہیں یہاں لے کر آیا ہوں... اذان نے اسکو بالو سے پکڑ کر کھڑا کیا  
جو اسکے تھپڑ کی وجہ سے نیچے گر گئی تھی..

حوس کہانہ تم نے تو حوس ہی سہی اور اب جو تمہارے ساتھ ہو گا وہ بھی سا ہی ہو گا تم اسی لالیت ہو اسنے اسکا ہاتھ پکڑ  
کر اسکو بیڈ پر گر ادیا تھا اس اچانک آفت کے لیے وہ بالکل تیار نہی تھی اسنے اٹھنا چاہا پر اذان اس کے اپر جھکا اور  
اسکے دونوں ہاتھوں کو سختی سے اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیا..

.. یہ.. یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے پلیز ایسا مت کرو اذان کی اس حرکت سے آیت کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس  
ہو رہی تھی...

.. تم نے حوس کہا تھا نہ مجھے اب میں تمہیں بتاتا ہوں کی ہوس ہوتی کیا ہے .. آیت کی باتیں سن کر اسکا غصہ مزید بڑھ گیا تھا ..

.. وہ خود کو اس سے آزاد کرانے کو شش کر رہی تھی لیکن اسکی مضبوط پکڑ کے آگے وہ کچھ نہ کر سکی تھی

.. مو.. مجھے معاف کر دو پلیر ایسا مت کرو تم ٹھیک نہی کر رہیں ہو بہت پچھتاؤ گے تم رک جاؤ خدا کے لیے جب اسکی پکڑ سے خود کو آزاد نہ کر اسکی تو وہ اس سے روتے ہوئے گزارش کر رہی تھی لیکن سامنے والے کو اس سے کوئی فرق نہی پڑ رہا تھا وہ روتی رہی فریاد کرتی رہیں لیکن آذان نے اسکی ایک نہ سنی تھی ..

آیت کی بات سن کر اسکا غصہ مزید بڑھ گیا تھا وہ اس وقت سب کچھ بھول گیا تھا اسکو تو بس اتنا یاد تھا کی وہ گنہگار کی بیٹی ہے اور اسکے کیے کی سزا وہ اسکو دے رہا تھا اور وہ اپنے غصے میں سہی اور گلت سب بھول گیا تھا ...

آج پتا نہیں کیوں بی جان کا من بہت گھبراہتا تھا اور پتا نہیں کیوں کچھ بیچینی سی تھی انکے اندر جو وہ خود بھی نہیں سمجھ پارہی تھی انکو بس آذان کی فکر ہو رہی تھی اس ہی فکر میں وہ چلتی ہوئی آذان کے روم میں جیسے ہی ای تو وہ چوک گئی ..

تم یہاں کیا کر رہی ہو.. رد اس وقت آذان کے کمرے میں اسکے بیڈ پر بیٹھی اسکی خوشبو کو محسوس کر رہی تھی اسکا روز کا معمول تھا کالج سے آکر وہ کچھ دیر اسکے روم میں بیٹھ کر وقت بیتاتی تھی اور آج بھی وہ اسکے کمرے میں تھی جب بی جان کی آواز سن کر گھبرا کر بیڈ سے کھڑی ہو گئی..

کچھ نہی بی جان میں دیکھ نے آئی تھی کی اس کمرے کی صفائی ہوئی ہے یا نہی وہ اپنی گھبراہٹ پر کاہل پاتے ہوئے بولی تھی...

اسکی بات سن کر بی جان مسکرا دی اور پھر چلتے ہوئے اسکے پاس آئی اور اسکو لیکر بیڈ پر بیٹھ گئی..

.. تم پوری دنیا سے چھپا سکتی ہو لیکن اپنی بی جان سے نہیں بچ سکتی ہوں تمہیں کیا لگتا ہے تمہری آنکھیں نہی پڑھی میں نے وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولی تھی.. انکی یہ خواہش تو ہمیشہ سے تھی.

.. انکی بات سن کر رد کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا تھا بی جان ایسا کچھ نہی ہے آپ غلط سوچ رہیں ہے وہ اپنی شرم اور گھبراہٹ پر کاہل پاتے ہوئے بولی..



.. میں نے ابھی تم سے کیا کہا کی تم سب سے چھپا سکتی ہی ہو مگر اپنی بی جان سے نہیں آنے دو آذان کو اس بار بات کرونگی اس سے کی اب مجھے اسکی جلد سے جلد شادی کرنی ہے لڑکی تو میں کب کی دیکھ چکی ہوں بی جان شرارت سے بولی تو وہ اپنا ہاتھ بی جان سے چھوڑا کر بھاگتی ہوئی وہا سے چلی گئی تھی اور پیچھے بی جان اسکو آواز ہی دیتی رہ گئی تھی... بی جان ردا سے بات کرنے کے بعد اپنی پریشانی بھول گئی تھی اور ایک خوشی تھی جو وہ اپنے اندر محسوس کر رہی تھی.. اذان اور ردا کے لئے...

وہ نیچے زمین پر گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی رورو کر اسکے اب آنسو بھی سکھ چکے تھے اسکی ذات پوری طرح بکھر کر رہ گئی تھی کتنا رونی تھی کتنا تڑپتی تھی وہ اس ظالم شخص کے سامنے پرانے اسکی ایک نہ سنی تھی اسکو اس غلطی اس گناہ کی سزا دے گیا تھا جو اسنے کیا ہی نہیں تھا اسکا درد تھا جو کم ہونے میں ہی نہیں لے رہا تھا..

.. آخر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا میں نے کیا بگاڑا تھا کسی کامیری کیا غلطی تھی جبکی سزا مجھے ملی ہے جب سے اسکو ہوش آیا تھا بس وہ خود سے ایک یہ ہی سوال کیے جا رہی تھی رونے کی وجہ سے اسکی آنکھیں بھی سوج چکی تھی ایک عزت ہی تو تھی اسکے پاس جواب اسکے پاس نہیں رہی تھی اس ستمگر نے اسکا سب کچھ اس سے چھین لیا تھا لیکن وہ کچھ نہیں کر پائی تھی اسکو اس ہی حالت میں بیٹھے نہ جانے کتنا وقت بیت گیا تھا یہ وہ بھی نہیں جانتی تھی جب کچھ سمجھ نہی آیا تو وہ پھر سے زور زور سے رونے لگی تھی....

وہ پچھلے تین دنوں سے فرقان کے ڈر کی

وجہ سے اسکول نہیں جا رہی تھی لیکن ایسا بھی کب تک چلتا اسکو کبھی نہ کبھی تو گھر سے بھر تو جانا ہی تھا کب تک وہ اسکے ڈر کی وجہ سے گھر میں بیٹھی رہتی اسلیے آج اسکو اسکول جاتے ہوئے تھوڑا ڈر لگ رہا تھا پر اگر وہ اس طرح ڈر کر رہیگی تو کیسے چلیگا یہی سوچتے ہوئے وہ اسکول جانے کے لیے تیار ہو گئی تھوڑا ڈرتے ڈرتے وہ باہر نکلی تھی پار کچھ دور چل کر اسکا ڈر ختم ہو گیا تھا ابھی اسکو خوش ہوئے کچھ چل ہی ہوئے تھے کی ایک کار اسکے پاس آ کر رکی اور اسکو کچھ بھی کرنے کا موقع دے بغیر ایک آدمی نے اسکے منہ پر رومال رکھا اور اسکو گاڑی میں ڈال کر گاڑی آگے بھگلے گیا...

.. اسکی جب آنکھ کھلی تو خود کو ایک کمرے میں بیڈ پر لیٹا پایا اسکا دماغ ابھی ٹھیک سے بیدار نہی ہوا تھا سر میں بھی درد تھا اسنے جیسے ہی دماغ پر زور تو ایک دم سب یاد آنے پر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی..

.. اٹھ گئی میری جان میں کب سے تمہارے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا کسی کی آواز سن کر اس نے جیسے ہی گردن موڑ کر دیکھا تو سامنے فرکان کو سامنے بیٹھا پایا اسکو دیکھ کر اسکے ہاتھ پیر کا پنے لگے تھے اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا..

.. ت.. تم کیوں لایہ ہو مجھے یہاں کیا چاہتے ہو آخر اسکی آواز بھی ڈر سے کانپ رہی تھی..

.. کیا چاہتا ہوں جلد ہی تمہیں بتا دوں گا میری جان اتنی بھی کیا جلدی ہے وہ کینگی سے مسکراتا اسکے قریب بڑھنے لگا تھا..

.. دور رہو مجھ سے میرے قریب مت آنا ورنہ اچھا نہیں ہو گا اسکو اپنے قریب آتا دیکھ کر آیت کی جان نکل رہی تھی..

.. اچھا تو تم نے نہیں کیا تھا مجھے تھپڑ مار کر اب اسکا بھی تو حساب دینا ہو گا نہ اسنے ایک جھٹکے سے اسکا بازو پکڑ کر اسکو اپنے قریب کھینچ کر بیڈ پر بیٹھ تھا..

.. اسکے زور سے پٹخنے سے اسکا سر بہت زور سے بیڈ کے اوپر سے لگا تھا پر وہ پھر بھی ہمت کر کے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی جب اسنے پھر سے اسکو بیڈ پر گرادیا تھا..

.. کہاں چلی ابھی تو سارے حساب باقی کرنے ہے تمہیں فرقان اس پر جھکتے ہوئے بولا تھا...

... آیت کے آنسوؤں آنکھوں سے بہ رہے تھے وہ خود کو اس کی پکڑ سے آزاد کرانے لگی تھی کی اسکو بیڈ کے پاس رکھی میز پر کانچ کا واس نظر آیا اسنے ہمت کر کے اسکو زور سے دھکا دیا اور اس اٹھا کر زور سے اسکے سر پر مار دیا.. واس اتنی زور سے لگا تھا کی فرقان کے سر سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا پر اسکے پاس وقت کم تھا وہ جلد سے جلد بھاگ بھاگ جانا چاہتی تھی اس سے پہلے کی اسکے آدمیوں کو خبر ہو وہ جلدی سے دروازے کی طرف آئی اور اسکو کھول کر وہاں سے بھاگتی چلی گئی تھی.

تم لوگوں سے ایک کام ٹھیک سے نہیں ہوتا ہے آج تیسرا دن ہے اور تم لوگ پتا نہیں لگاسکے ہو کی میری بیٹی کہاں ہے آج آیت کو اغوا ہوئے آج تیسرا دن تھا اور دلاور خان ابھی تک کچھ پتا نہیں لگاسکا تھا اسکی سمجھ نہیں آ رہا تھا آخر

وہ شخص ہے کون اور اس سے کیا چاہتا ہے اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کی وہ کوئی عام شخصیت نہیں ہے دلاور خان کی بیٹی کو اغوہ کرنا اتنا آسان نہیں تھا اس لیے وہ ابھی تک پولیس کے پاس بھی نہیں گیا تھا اسکو اپنی اذت کھونے کا بھی بہت ڈر تھا.. اور اوپر سے وہ اسکا نام تک نہیں جانتا تھا.. واسے بھی وہ جب بھی کال کرتا تھا تو اسکو اپنا نام نہیں بتاتا تھا.. اگر اسکو اسکا نام پتا ہوتا تو وہ پھر بھی کچھ کر لیتا.. یا پھر وہ اسکے بارے میں کچھ جانتا ایک انجان شخص سے اسکی کیا دشمنی ہو سکتی ہے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا...

.. خان بے اتنا تو پتا چلا ہے کی بی بی جی گھر کے پاس والے پارک سے اغوہ ہوئی ہے آپ بے کچھ وقت اور دے وہ آدمی ڈرتے ہوئے بولا تھا..

.. ٹھیک ہے دو دن اور دے رہا ہوں اگر ان دو دن میں تم نے کچھ پتا نہیں کیا تو وہ تمہارا آخری دن ہو گا اب جاؤ یہاں سے اپنا کام کرو جا کرو وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا اسکا حقم سنتے ہی آدمی وہاں سے چلا گیا تو دلاور خان نے پاس رکھی میز پر زور سے ٹھوکر مار کر اپنے غصے کو کم کرنا چاہا تھا.. آخر کون ہو تم وہ اپنی سوچ میں اس سے مخاطب تھا...

www.urdu novels mania.com

.... وہ آنے کے سامنے کھڑا اپنی ٹائی بندہ رہا تھا اسکے چہرے سے کبھی سے بھی یہ نہیں لگ رہا تھا کی جو کل رات وہ کرچکا ہے اسکو اسکا ذرا سا بھی دکھ ہے بلکی وہ اپنی پہلی کامیابی پر خوش تھا ویسے بھی وہ دلاور خان کو برباد کرنا چاہتا تھا اسکو تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا اسکو اپنی دولت اور اپنی بیٹی صرف دو ہی چیز سے پیاری تھی اور وہ اس سے یہ دو نو چیز

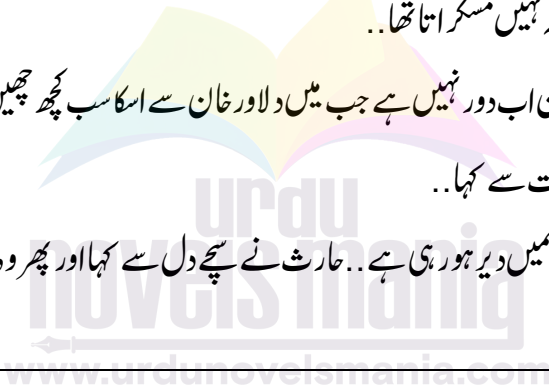
چھین لینا چاہتا تھا اور آج اسکی بیٹی کو تڑپتا ہوا دیکھ کر اسکو بہت سکون محسوس ہو رہا تھا.. دلاور خان جو اسکے ساتھ کرچکا تھا اسکی نظر میں جو اسنے آیت کے ساتھ کیا وہ کچھ بھی نہیں تھا..

تم رڈی ہو اذان ہم مینٹنگ کے لئے لیٹ ہو رہے ہیں... وہ اپنی سوچوں میں گم تھا جب حارث کی آواز سن کر وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلا تھا..

ہاں میں رڈی ہوں چلو.. وہ اپنے اوپر پرفیوم چھڑک کر مسکراتے ہوئے بولا..  
کیا بات ہے آج بہت خوش لگ رہے ہو.. حارث اسکو کھوجتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا.. کیوں کی وہ جانتا تھا کی اذان کبھی بھی بے وجہ نہیں مسکراتا تھا..

ایسا ہی سمجھ لو کیوں کی وہ دن اب دور نہیں ہے جب میں دلاور خان سے اسکا سب کچھ چھین لوں گا.. اذان نے گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے نفرت سے کہا..

انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا اچھا چلو ہمیں دیر ہو رہی ہے.. حارث نے سچے دل سے کہا اور پھر وہ دونوں روم سے نکل گئے



تم سچ کہہ رہے ہو حارث بھائی ایسا کر سکتے ہیں میں سوچ بھی نہیں سکتا ہوں تم نے انکو روکا کیوں نہیں حارث کی بات سن کر ازلان کو شاک لگا تھا حارث اس وقت ازلان کے پاس آیا تھا وہ اکثر اس سے ملنے آتا رہتا تھا اور دونوں میں بہت اچھی دوستی بھی تھی جب حارث نے اسکو بتایا کی کیسے اذان نے دلاور خان کا بدلہ لینے کے لئے آیات کو

اغوا کروا کر اپنے گھر رکھا ہوا ہے تو حادث کی بات سن کر تو اسکو یقین ہی نہیں ہوا تھا وہ یہ تو جانتا تھا کہ اسکا بھائی دلاور خان کو برباد کرنا چاہتا ہے پر وہ کسی لڑکی کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا..

.. تم جانتے ہو تمہارے بھائی کو روکنانہ ممکن ہے اور وہ غلط نہیں ہے پر اسکا تریک غلط ہے میں نے کتنی بار اسکو سمجھانا چاہا ہے پر آگے وہ اور کچھ کہتا کی سامنے سے آتی رد اکو دیکھ کر چپ ہو گیا تھا۔ وہ ان لوگوں کے لیے کافی بنا کر لائی تھی.. آج بہت دن بعد اسکو دیکھ کر اس کے دل کو سکوں ملا تھا کام میں بیڑی رہنے کی وجہ سے وہ ازلان کے پاس بھی نہیں آسکا تھا اور نہ ہی اسے دیکھنے کا موقع ملا تھا وہ نہیں جانتا تھا کب اور کیسے وہ اس کے لیے اتنی عزیز ہو گئی تھی وہ اسکو بتانا چاہتا تھا کہ اسنے اس کے دل پر اپنا کبڑہ کر لیا ہے پر اسکو سہی وقت کا انتظار تھا..

.. ارے ردا تم بھی بیٹھو نہ جب وہ جانے لگی تو ازلان نے اسکو روکا حادث کی نظریں بھی اسی پر تھی..

نہی ازلان میں بی جان کے پاس جا رہی ہوں انکی دوائی کا وقت ہو چکا ہے تم لوگ باتیں کرو اگر کچھ چاہیے تو آواز دے دینا کیوں کی رانی اس وقت اپنے قواڑ میں چلی گئی ہوگی اسنے ایک نظر حادث کو دیکھا پھر بی جان کے کمرے کی طرف چل دی پتا نہیں کیوں وہ حادث کے سامنے بیٹھ نہیں سکتی تھی اسے اسکی نظروں سے بے چینی سی ہوتی تھی جب بھی وہ آتا تھا تو وہ کوئی کام کا بہانہ بنا کر وہاں سے چلی جاتی تھی..

.. چلی گئی ہے وہ واپس یہیں آجا حارث کی نظریں ابھی بھی وہی تھی جہاں سے وہ ابھی گئی تھی از لان کی آواز سن کر وہ کھل کر مسکرایا تھا از لان جانتا تھا کی وہ ردا کو پسند کرتا ہے اور اسکی نظر میں ردا کے لیے حارث سے اچھا اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا..

.. تو کہیں تو میں ردا سے بات کر لوں اب از لان شرارت کے موڈ میں آچکا تھا وہ بھول گیا تھا کی وہ تھوڑی دیر پہلے کیا بات کر رہے تھے..

... نہیں میں اس سے خود بات کرونگا تو خود کو تکلیف مت دیں اور ابھی ہم کس بارے میں بات کر رہے تھے اور بات کو کہاں لے کر چلا گیا ہے حارث سنجیدگی سے بولا تھا از لان بھی خاموش ہو گیا تھا اور پھر دو نو دیر تک آذان کے بارے میں باتیں کرتے رہے تھے پھر جب کافی رات ہو گئی ہو گئی تو حارث اس سے اجازت لیتا چلا گیا

وہ کب سے بس ڈورتی ہی جا رہی تھی اور

بھاگتے بھاگتے اسکے پیر بھی دکھنے لگے تھے اسکو سمجھ نہی آرہا تھا کی وہ کہاں جائے یہ ایک سن سان جگہ تھی دور دور تک کوئی گھریا سڈک نہی دکھائی دے رہی تھی اور کچھ رات کا وقت ہونے کی وجہ سے اسکو راستہ بھی سمجھ نہی آرہا تھا پروہ ان لوگوں کی پہنچ سے دور جانا چاہتی تھی اپنی اذت کو وہ کیسے بچا کر آئی ہے یہ بس وہی جانتی تھی اب بھاگتے بھاگتے اسکی ساس بھی پھولنے لگی تھی پراسکو بھاگنا تھا وہ جیسے ہی تھوڑا سا لینے کے لیے رکی تو اسکو قدموں کی

آواز قریب آتی سنائی دی وہ پھر سے اپنی عزت بچانے کے لیے پھر سے بھاگنے لگی اور اپنی اذت کی حفاظت کی دعا کرنے لگی اسکو سمجھ نہیں آ رہا تھا کی کیا کرے کہاں جایے بس وہ بھاگتی ہی جا رہی تھی اسکے پیر سے خوں بھی نکلنے لگا تھا پھر اچانک بھاگتے بھاگتے اسکو سڑک نظر آئی وہ اللہ کا شکر ادا کرنے لگی اسکو یقین تھا یہاں سے کچھ مدد ضرور ملیگی وہ سڑک پر آتے ہی زور زور سے بھاگنے لگی اور پیچھے دیکھنے کی اسنے ہمت بھی نہیں کی تھی اور وہ اپنی دھن میں بھاگتی ہی جا رہی تھی کی سامنے سے آتی کار سے وہ بری طرح ٹکرا گئی اور ٹکرا کر زمین پر گر گئی اسکے سر سے خوں نکل رہا تھا کچھ تو زخم کا درد اور کچھ سر کی چوٹ کا درد اسے اب ہمت بھی نہ بچی تھی کی وہ خود کو ہوش میں رکھ سکے اسکی آنکھیں دھیرے دھیرے بند ہوتی چلی گئی ایک آخری احساس جو ہوا تھا اسکو دو ہاتھوں کے اٹھانے کا تھا...

ردا تمہیں حارث کیسا لگتا ہے وہ دونوں اس وقت لاؤنج میں بیٹھے کافی پی رہے تھے دوپہر کا وقت تھا بی بی جان اس وقت اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی اور سبھی ملازم اپنے اپنے کام میں بیزی تھے

.. یہ تم تمہیں اچانک حارث کیوں یاد آگیا اور ویسے بھی حارث تمہارے اور آذان کے اچھے دوست ہیں تو ظاہر ہے اچھے ہے اسے سمجھ نہ آیا تھا کی وہ اس سے حارث کے بارے میں کیوں پوچھ رہا تھا..



..ہاں یہ تو پتا ہے وہ میرا دوست ہے پروہ تمہیں کیسا لگتا ہے تمہری کیا رائے ہے اسکے بارے میں..

..حارث اچھے انسان ہے جتنا تم سے سنا ہے انکے بارے میں اور جتنا میں جانتی ہو تو اس لحاظ سے وہ ایک اچھے انسان ہے اور بی جان بھی انکو بہت پسند کرتی ہے اسنے کھلے دل سے اسکی تعریف کی تھی جو سچ تھی.. ویسے تم کیوں پوچھ رہے ہو اسنے آخر اپنے من میں آیا سوال پوچھ ہی لیا تھا..

..ارے نہی بس ایسے ہی کوئی خاص وجہ نہی تھی اسکے اچانک پوچھنے پروہ تھوڑا گڑبڑا گیا تھا اگر حارث کو پتا چل جاتا اسکی اس حرکت کے بارے میں تو وہ اچھی خاصی اسکی کلاس لے لیتا..

..اچھا ارداتھیں میں کیسا لگتا ہوں اس بار اسنے شرارت سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا..  
..تم مجھے بالکل فالتو لگتے ہو میرا دماغ خراب کر دیا ہے سوال پوچھ پوچھ کر اگر اپنے بارے میں جاننے کا اتنا ہی شوک ہے تو اپنی یونی کی لڑکیوں سے پوچھو جا کر اس بار وہ اسکے سوال جواب سے چڑ کر بولی تھی..

..میری یونی کی ساری ہی لڑکیاں میری دیوانی ہے مجھے انسے پوچھنے کی ضرورت نہی ہے تم اپنے بارے میں سوچو  
جھکو کوئی پوچھتا ہی نہی ہے وہ اسکا مذاک بناتے ہوئے بولا تھا.. اور یہ بات سچ بھی تھی اسکی یونی کی لڑکیاں اس پر مارتی تھی.. کیوں کی وہ دیکھنے میں بالکل اذان جیسا بینڈ سم تھا..

اب تم نہی بچو گے مجھے از لان کے بچے کبے بول بول کر میرے سر میں درد کر دیا ہے تم نے.. اسکی بات سن کر ردا نے ایک کوشن اٹھایا اور پھر اس سے زور زور سے از لان کی پٹائی کرنے لگی تھی وہ بھی بہت تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور باہر لوں کی طرف بھاگتا تھا تو وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے پیچھے بھاگی تھی.. وہ دونو ایسے ہی تھے ان دونو میں عمر کا زیادہ فرق نہیں تھا وہ از لان سے صرف تین سال چوٹی تھی... جس وجہ سے انکی بہت ہمتی تھی..

یا اللہ میری مدد فرما میں کیسے یہاں سے نکلویہ کیسی آزمائش ہے میں کیا کروں کچھ سمجھ نہی آرہا ہے میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا یہ سب ہونے سے پہلے میں مریوں نہی گئی جب میں اپنی اڈت کو بچا ہی نہ سکی بابا ماما آپ کیوں چلے گئے مجھے اس دنیا میں تنہا چھوڑ کر کاش میں بھی آپ کے ساتھ مر گئی ہوتی دیکھ نہ اپنی اڈت بچانے کے لیے میں کہاں سے کہاں لگتی لیکن پھر بھی اپنی اڈت کی حفاظت نہ کر سکی اسکا رورو کر برا حال تھا اسنے دودن سے کچھ نہی کہا یا تھا اور پھر بھوک ہی کیسے تھی اپنی عزت اور اپنا سب کچھ کھونے کے بعد پر اب اسکی ہمت جواب دینے لگی تھی..

.. جب اذان نے سنائی اسنے دودن سے کچھ نہیں کہا یا ہے تو وہ اسکے پاس آ رہا تھا پر اسکی آواز سن کر دروازے میں ہی روک گیا تھا اور پھر اسنے جو سنا اسکو لگا کی اسکے پاس کسی نے دھماکہ کیا ہوا اسکو یقین نہی آیا تھا کی جو اسنے سنا وہ سچ تھا...

.. کون ہو تم وہ اپنی حالت پر قابو پاتے ہی ایک دم اندر آیا اور چہرے پر غصہ لیے اس سے پوچھ رہا تھا..

.. اسکی آواز سن کر وہ ایک دم ڈر کر کھڑی ہوئی تھی اسکو دیکھ کر ہی اسکے سارے زخم پھر سے ہرے ہو گئے تھے..

.. میں نے پوچھا کون ہو تم اور اس آدمی کی بیٹی کی جگہ پر کیوں تھی اس بار اسنے سختی سے اسکا بازو اپنی گرفت میں لیا تھا اور اتنی سختی سے پکڑا تھا کی درد سے اسکی آنکھوں میں آنسو بہ نکلے تھے..

.. میں آ... آیت... ہو... ہوں اسکی سخت پکڑ سے خود کو آزاد کراتے ہوئے وہ کانپتی آواز میں بولی تھی..

.. مجھے جھوٹ بلکل پسند نہی ہے سچ سننا ہے مجھے ایک زوردار تھپڑ اسکے گال پر رسید کرتے ہوئے وہ بولا تھا اور تھپڑ اتنی زور کا تھا کی وہ زمین پر گر پڑی تھی..

.. سنا نہی کیا کہا میں نے اسے اس بار اسکو بالوں سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا.. درد سے اسکی چیخ بکل گئی تھی اسکی آواز سنکر حارث بھی اندر آگیا تھا جو اذان کو آیت کے روم میں جاتا ہوا دیکھ کر اسکے پیچھے آیا تھا..

اذان یہ کیا کر رہے ہو اسکو درد ہو رہا ہو گا.. اسے اذان کو روکنا چاہا پر اذان نے اشارے سے اسکو منا کر دیا تھا..

.. اسکی نظروں کا اشارہ سمجھتے ہی حارث اپنی جگہ پر رک گیا تھا اس وقت اذان کی نظروں میں جنوں سوار تھا غصے سے اسکی آنکھیں بھی لال ہو رہی تھی وہ اسکو چاہ کر بھی روک نہی سکا تھا ایک نظر اسکی پکڑ میں مچلتی آیت کو دیکھا اور وہی دروازے پر کھڑا ہو گیا تھا..

سنا نہی تم نے کیا کہا میں نے کون ہو تم سچ سچ بتاؤ ورنہ تمہارے لیے اچھا نہی ہو گا اس بار اسکی آواز پہلے سے بھی زیدہ تیز ہوئی تھی ایک پل کے لیے تو حارث بھی ڈر گیا تھا اور اسکی گرفت میں موضوع آیت اب کا پینے لگی تھی..

مے... میں.. اگر اب جھوٹ بولا تو وہ حال کرونگا کی تم زندگی بھر یاد رکھو گی... اس سے پہلے آیت کچھ کہتی اذان نے اسکا منہ دبوچتے ہوئے کہا..

...مے... میں... ح... حیا... احم... احمد... ہو... ہوں... میں... دلاور... خان... کی... بیٹی... نہیں... ہوں... پر  
...قسم... سے... میں... نے... کچھ... غلط... نہیں... کیا... ہے... پلینز... مجھے... جانے... دو... میں... کچھ... نہیں  
...جانتی... ہوں... بے قصور ہوں... میں... وہ روتے ہوئے اس سے خود کو چھوڑا رہی تھی حارث کو اسکی حالت پر  
رحم آ رہا تھا پروہ کچھ نہیں کر سکتا تھا...

.. آذان چھوڑ دو اسے وہ جھوٹ نہیں بول رہی ہے اسکی حالت نہیں دیکھی تم نے آخر کار اسکو بولنا ہی پڑا تھا حارث کی  
بات سن کر اسنے آیت کو آزاد کیا اور ایک نظر اس پر ڈالتا روم سے باہر چلا گیا تھا...

... حارث نے نیچے بیٹھی آیت کو اٹھایا اور بیڈ پر بیٹھا دیا پھر اسکے لیے پانی کا گلاس لایا اسکو دیا..  
.. آیت نے اسکے ہاتھ سے گلاس لیا اور ایک ہی سانس میں پورا گلاس ختم کر گئی تھی.. وہ اس وقت بہت بری تارہ  
کا پ رہی تھی حارث کو اسکی حالت دیکھ کر بہت ترس آ رہا تھا.. کی وہ اپنے بدلے لینے کے وجہ سے ایک معصوم  
کی ساتھ بہت گلت کر چکے تھے...

دیکھو تم مجھے سب کچھ سچ بتا دو ہو سکتا ہے میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں ہماری تم سے کچھ دشمنی نہیں ہے تمہیں  
کوئی نکسن نہیں پھونچا گا حارث اس سے نرمی سے بات کر رہا تھا اور اسکی بات سنتے ہی حیا اور بھی شدت سے رو پڑی  
تھی.

دیکھو میری بات سنو میں وعدہ کرتا ہوں تمہارے ساتھ اب کچھ غلط نہیں ہو گا بس تم سب سچ بتا دو میری بات کا یقین کرو حارث کو اس وقت اس پر بہت ترس رہا تھا وہ اس معصوم سی لڑکی کا درد کم کرنا چاہتا تھا..

.. حارث کی بات سن کر ایک پل کے لیے آیت نے اسکی طرف دیکھا اور پھر جب بولی تو اسکی آواز میں بہت درد تھا.. حیانے اس سے کچھ نہیں چھپایا تھا اس نے اسکو سب سچ بتا دیا تھا.. وہ ایک بار پھر کسی انجن پر بھروسہ کر رہی تھی.. جبکی حارث کے دل میں اسکے لئے ہمدردی اور بھی بڑھ گئی تھی..



اسکو جب ہوش آیا تو پہلے تو اسکی کچھ سمجھ نہی آئی وہ کہاں ہے کچھ تو سر میں چوٹ لگنے کی وجہ سے بھی کافی درد بھی محسوس کر رہی تھی جب دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو اسکو سمجھ آئی وہ ہسپتال کے روم میں ہے..

.. اٹھ گئی تم اب کیسا محسوس کر رہی ہو...

.. کسی کی آواز اسکو اپنے بہت ہی قریب سنائی دی تھی.. اسنے اپنے بیڈ کے برابر گردن موڑ کر دیکھا تو ایک شخص کو بیٹھے پایا..

.. تم کل رات میری کار سے ٹکرا گئی تھی میں ہی تمہیں ہسپتال لے کر آیا ہوں تم کل سے بے ہوش تھی اب جا کر تمہیں ہوش آیا ہے اس شخص نے تفصیل سے اسکو بتایا.. وہ اسکی آنکھوں میں اپنے لئے سوالات دیکھ چکا تھا اس لئے اسکے پوچھنے سے پہلے ہی اسکو سب کچھ بتانا ضروری سمجھا تھا..

.. اس شخص کی بات سن کر اسنے سکوں کا سانس لیا تھا یانی وہ خود کو بچانے میں کامیاب ہو گئی ہے اپنے اذت بچانے میں اسنے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا تھا.. اور کتنے ہی آنسو اسکی آنکھوں آنسو بہ نکلے تھے....

.. تم کون ہو اور رات کے اس وقت جنگل میں کیا کر رہی تھی اور جہاں تک مجھے لگتا ہے تم کسی سے اپنی جان بچا کر بھاگ رہی تھی... وہ شخص اسکو جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا.. اسکی حالت کو دیکھ کر وہ پہلے ہی سمجھ چکا تھا بس اس سے سننا چاہتا تھا...

... نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے میں بس جنگل میں گم ہو گئی تھی اور کچھ رات کا وقت بھی تھا حیا نے جھوٹ بولا تھا وہ اپنے بارے میں بتاتے ہوئے ڈر رہی تھی اگر اسنے یہ بتا دیا کی وہ کسی کا قتل کر کے آئی ہے تو شخص اسکو غلط نہ سمجھ لے...

دیکھو جہاں تک مجھے لگ رہا ہے تم گم نہ ہوئی تھی تم کسی سے بچ کر بھاگ رہی تھی مجھے جھوٹ مت بولو سب بچ بتادو ہو سکتا ہے وہ لوگ پھر تمہیں دوبارہ پریشان کر سکتے ہیں... ہو سکتا ہے میں کچھ مدد کر دوں تمہاری وہ شخص سہی ہی تو کہہ رہا تھا اگر اسکے لوگ پھر اسکو مل گئے تو وہ کیا کریگی اور اسکی کون مدد کریگا.. اس شخص کی بات سن کر اسکی آنکھ سے آنسو بہنے لگے تھے اور پھر وہ ساری بات اسکو بتاتی چلی گئی تھی اسکو اس بات کا اندازہ بالکل نہیں

تھا کی وہ اپنی کمزوری کس آدمی کو بتا رہی ہے پر وہ کیا کرتی بہت معصوم تھی وہ اسکو سہارے کی ضرورت تھی اور اس وقت اسکو وہ شخص اپنے لیے سہارے سے کم نہی لگا تھا...

... بہت افسوس ہوا تمہاری بات سن کر اور اب سے تم اکیلی نہی ہو میں ہوں تمہارے ساتھ تم میرے ساتھ چلو... حیا کی بات سن کر وہ شخص اس سے بولا..

میں آپکے ساتھ کیسے جاسکتی ہوں میں تو آپکو جانتی بھی نہیں ہو اور مجھے تو اپکا نام بھی نہیں پتا ہے... حیا نے بہت معصومیت سے اس سے پوچھا... جبکی حیا کی بات سن کر وہ شخص مسکراتے ہوئے بولا.. دلاور خان.

اور پھر اسکی زندگی کا ایک نیا سفر شروع ہو گیا تھا وہ اس شخص کے ساتھ اسکے گھر چلی آئی تھی جس نے اپنا نام دلاور خان بتایا تھا اس نے بہت ہی چالاک سے حیا کو اپنی باتوں میں فرمایا تھا اور وہ اسکی باتوں میں آتی گئی ایک دن اس نے حیا کو بتایا کی کچھ لوگ اسکی بیٹی کی جان کے پیچھے پڑے ہے اور وہ چاہتا ہے کی وہ اسکی بیٹی کی جگہ لے اسکی بیٹی کا نام آیت ہے اور وہ لندن رہتی تھی وہ چاہتا تھا کی حیا اسکی بیٹی بن کر سبکے سامنے رہے جس سے اسکی بیٹی کو کوئی نقص نہ ہو اور اس نے حیا سے وعدہ کیا تھا کی وہ اسکی بھی حفاظت کریگا دلاور نے بڑی ہی چالاک سے حیا کو اپنی باتوں میں فساد کیا تھا اور وہ معصوم اسکی باتوں میں آتی چلی گئی تھی یہ جانے بنائی اسکا یہ سب کرنے کے پیچھے کیا مقصد تھا

..



.. حیا کو تو بس یہ لگتا تھا کی اس شخص نے اسکی جان بچائی ہے اور بدلے میں بس وہ اس سے تھوڑی سی مدد ہی تو مانگ رہا تھا اپنی بیٹی کے لئے اور پھر اسکے احسن کا سوچ کر اسنے حامی بھر لی تھی یہ جانے بغیر کی اسکو اس سے کتنا نقصان ہونے والا تھا..

.. پھر وہ دو سال تک لندن رہی تھی دلاور کی بیٹی کے پاس اسنے اپنی بیٹی سے حیا کے بارے میں جھوٹ بولا تھا کی وہ اسکے دوست کی بیٹی ہے اور حیا کو بھی آیت کو کچھ بھی بتانے سے منا کیا تھا کی وہ اپنے بارے میں اسکو کچھ بھی نہ بتائیں کی وہ کون ہے اور کیوں دلاور نے اسکو اپنے ساتھ رکھا ہے اور وہاں کچھ وقت آیت کے ساتھ رہ کر ہی حیا کو لگا تھا کی وہ بہت ہی معصوم ہے اور وہ حیا کو اپنی عمر کی لگی تھی دونوں میں کافی اچھی دوستی بھی ہو گئی تھی اس سے ہی حیا پتا لگا تھا کی دلاور اچھا آدمی نہیں ہے سب غلط کام کرتا ہے جسکی وجہ سے وہ اپنے باپ کو خاص پسند نہیں کرتی تھی اسکی بات سن کر ایک بار پھر اسکو خود پر بہت رونا آیا تھا کی وہ پھر سے غلط لوگوں میں پھنس گئی ہے۔ پر دلاور خان کا اسپر احسان تھا جو اسکو اترنا تھا۔ وہ دوبارہ واپس نہیں آنا چاہتی تھی پر اسکو آنا پڑا تھا اور پھر اسکے ساتھ واپس آکر جو ہوا وہ اسکے لیے برداشت کرنا مشکل تھا اسکو لگ رہا تھا قسمت نے اسکو پھر وہیں لا کر کھڑا کر دیا تھا جہاں سے وہ بچ کر بھاگی تھی پر اس بار وہ اپنی اذت اپنی آبرو کو نہ بچا سکی تھی.. جب آذان غصے میں دلاور خان کے لیے غلط الفاظ استعمال کر رہا تھا اسکو لگا وہ اسکے بابا کو بول رہا ہے بس یہی وجہ تھی کی ایک دم اسکو غصہ آگیا تھا اور اسنے غصے میں آذان کو وہ سب بول دیا تھا جو شید اسکو بولنا نہی چاہیے تھا اور یہ غلطی اس پر بہت بھاری پڑی تھی اس غلطی کی قیمت اسے اپنی اذت گوا کر چکانی تھی..

... اسکی آنکھوں سے لگاتار آنسو جاری تھے اور حارث صرف اسکی شغل دیکھ جا رہا تھا اسکی داستان سن کر اسے اس وقت حیا پر بہت رحم آ رہا تھا جو بیس سال کی ایک چوٹی سی لڑکی تھی اور کتنی مشغلوں میں اسکی زندگی گزری تھی اور جانے انجانے میں وہ بھی اس پر ظلم کر چکا تھا اسکے پاس معافی کے لیے لفظ بھی نہیں تھے... اسنے حارث کو آذان کی زبردستی والی بات نہیں بتائی تھی اس میں بتانے کی ہمت ہی نہیں تھی..

... ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا یہ تم بھی جانتی ہو کی یہ نہیں ہوتا اگر ہمیں پتا ہوتا کی تم کون ہو.. حارث کی آواز میں گہرا دکھ تھا...

.. میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں اب کوئی تکلیف نہیں ہوگی یہ ایک بھائی کا وعدہ ہے تم سے حیا کو خاموش دیکھ کر.. وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا اور ایک نظر اسکے جھوکے سر کو دیکھتا روم سے چلا گیا.. میں مانتی ہوں اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے پر میں اس ظالم کے ظلم کو کیسے بھول جاؤں جو اسنے مجھ پر کیا ہے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا ہے.

اسکو اگر بدلہ لینا تھا تو دلاور خان سے لیتا ایک لڑکی کے ساتھ یہ سب کرتے ہوئے اسکو ذرا بھی رحم نہیں آیا وہ اسکے ظلم کو یاد کر کے پھر دوبارہ سے زور ستمار رونے لگی تھی

ہمیشہ کمزور لوگوں کے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے آخر بتائیں مجھے جواب دے نہ خاموش کیوں ہیں آپ...

وہ اپنے سامنے خاموش بیٹھے شخص سے پوچھ رہی تھی..

.. کیوں کی کمزور لوگوں کے پاس اتنی طاقت نہیں ہوتی کی وہ مضبوط اور طاقتور لوگوں کا مقابلہ کر سکے اسنے بے بسی سے جواب دیا تھا..

.. جب سے حادثہ اسکو حیا کے بارے میں سب بتا کر گیا تھا جب سے بس یہ دو آوازے اسکے کانوں میں گج رہی تھی..

.. سہی تو تھا ظلم ہمیشہ کمزور لوگوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے اور وہ بھی انجانے میں ایک کمزور اور بے قصور کے ساتھ ظلم کر چکا تھا..

...حادث نے اسکو حیا کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا کی کیسے دلاور نے اسکا استعمال کیا اور اسکی بے بسی کا فائدہ اٹھایا اپنے کام کے لیے پر ایک بات تھی جو اسنے آذان سے چھپالی تھی اور یہ بات اسکو بتانا ضروری بھی نہیں سمجھا تھا..

..نہی اگر وہ پہلے ہی سب کچھ بتا دیتی تو اسکے ساتھ ایسا نہیں ہوتا وہ ایک طرح سے اسکی مدد کر رہی تھی اسکے دل نے خود کو سہی سبط کرنا چاہا تھا وہ اپنی غلطی ماننے کے لیے تیار نہیں تھا...

...اسکو یہ جان کر غصہ تو بہت آیا تھا کی وہ دلاور کی بیٹی نہیں ہے پروہ اسکو اپنی بار بھی نہیں سمجھ رہا تھا کیوں کی اسکو لگ رہا تھا دلاور کا حیا کو اپنی بیٹی بنا کر یہاں لے کا کوئی مقصد ضرور ہے اور وہ یہ جان بھی لگا جلد ہی اتنا تو وہ لوگ جان ہی گئے تھے کی حیا دلاور کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہے اور اب وہ اسکو چھوڑ بھی نہیں سکتا کیوں کی حیا کا انکے ساتھ رہنا بھی ضروری تھا اور شاید کچھ اور وجہ بھی تھی۔ کچھ سوچ کر اسنے حادث کا نمبر ملایا تھا

کون ہے آخر اور اب تک سامنے کیوں نہیں آیا ہے دلاور خان کا سوچ سوچ کر برا حال تھا اور اسکو ڈر بھی تھا کی حیا اپنے منہ سے سچ نہ اگل دے ویسے بھی اب سب کو پتا چل چکا تھا کی وہ دلاور خان کی بیٹی ہے اور وہ نہیں چاہتا تھا کی اسکا بنانا پلان خراب ہو سب کچھ سہی چل رہا تھا پھر سب اچانک سب کچھ غلط ہو تا جا رہا تھا اب تک وہ حیا کا پتا بھی نہیں لگا پایا تھا فون کی آواز نے اسکے سوچوں کا سیلسلا توڑا تھا..

.. سوچ لو جتنا سوچنا ہے تو کبھی پتا نہی لگا سکتا کی میں کون ہوں اور تیری پیاری بیٹی کہاں ہے اسے پیاری پر زور ڈالتے ہوے کہا تھا...

.. تو خود کو اتنا سمارٹ سمجھتا ہے تو سامنے کیوں نہی آتا یوں چھپ کر رہنے کا مطلب خان اب اس کھیل سے تانگ آچکا تھا..

... تو فکر مت کر خان آؤنگ ایک دن تیرے سامنے اور وہ دن تیری بربادی کا دن ہو گا اور وہ دن بہت جلد آنے والا ہے اتنا کہ کر آذان زور سے حسا ہوا تھا...

.. یہ تیری بھول ہے کی تو دلاور خان کو برباد کر سکتا ہے تو دلاور خان کو چھو بھی نہی سکتا ہے برباد کرنا تو دور کی بات ہے دلاور نے جیسے اسکی بات کا مذاک بنایا تھا پر آذان پر اسکا کوئی اثر نہی ہوا تھا...

www.urdu novelsmania.com

.. میں کیا کر سکتا ہوں اور کیا کر چکا ہوں جلد ہی تجھے پتا چل جائیگا اور یہ تیری بھول ہے کی میں تجھے برباد نہی کر سکتا تیری یہ غلط فہمی جلدی دور ہو جائے گی.. آذان نے اسکو یاد دلانا ضروری سمجھا تھا.. اور فون کٹ کر دیا تھا آذان کی بات سن کر دلاور کا ایک بار پھر غصے سے بر حال تھا پر ایک بات کا اطمینان ضرور تھا کی حیانے اپنا منہ نہی

کھولا تھا اب اسکو جلد سے جلد حیات تک پھوپھتا تھا اس سے پہلے کی اسکا بننا یا پلان غارب ہو جائے اب اسکو آگے کیا کرنا ہے وہ اس بارے میں سوچنے لگا تھا

تم نے کیوں نہیں بتایا کی تم سب کچھ جان چکے ہو اسکی بات ختم ہونے پر حارث نے اس سے سوال کیا تھا.. جو اسکے پیچھے ہی کھڑا اسکی ساری باتیں سن رہا تھا اسکی سمجھ نہی آیا تھا کی اسنے دلاور کو کیوں نہیں بتایا کی وہ حیا کے بارے میں سب جان چکا ہے آخر وہ اب کرنا کیا چاہتا ہے..

.. کیوں کی میں چاہتا ہوں کی وہ سوچتا رہے کی وہ جیت رہا اور ہم بیٹھا اسکی بیٹی تک پہنچ جائینگے اور اس بار کوئی غلطی نہی ہوگی وہ حارث کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اور اپنا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا تھا...

www.urdu novelsmania.com

.. اور تم نے اس معصوم کے بارے میں کیا سوچا ہے جس پر نہ حق ہم ظلم کر بیٹھے ہے وہ کب تک یوں قید رہیگی جب کی ہم سب اسکے بارے میں جان چکے ہے اور اب اسکو اس طرح رکھ کر ہم اس پر اور ظلم کرینگے اس معصوم کے ساتھ حارث آذان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا جاب کی آذان کی نظریں ابھی بھی لیپ ٹاپ پر ہی جمی ہوئی تھی...

.. میں تم سے ہی بات کر رہا ہوں اذان جب سب کلیر ہو چکا ہے تو جانے دو اس معصوم کو حارث کچھ دیر اذان کے جواب کا انتظار کرتا رہا پر جب وہ کچھ نہ بولا تو اسکو دوبارہ پھر بولنا پڑا تھا...

.. حارث کی بات سن کر اسکی لیپ ٹاپ پر تیزی سے چلتی انگلیاں رک گئی تھی اپنا نک اسکی آنکھوں کے سامنے اسکا روتا ہوا چہرہ آیا تھا اور کانوں میں اسکے کہے الفاظ گنج رہے تھے ایک پل کے لیے اسکو افسوس ہوا تھا کی انجانے میں غلط تو ہو گیا تھا اس سے..

.. نہیں وہ کہیں نہیں جائے گی تم اچھی طرح جانتے ہو حارث کی اسکے یہاں رہنے سے ہمیں ہی فائدہ ہو گا وہ بارہ حارث کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا اسکے لہزہ سے لگ رہا تھا جیسے اسے حیا سے کچھ ہمدردی میں نہیں تھی جبکی اسکے اندر کیا چل رہا ہے کوئی نہیں جانتا تھا..

... پر اذان یہ تو اسکے ساتھ غلط ہو گا نہ ہم ایسے کیسے اسکو یہاں رکھ سکتے ہیں اذان کی بات سن کر حارث سمجھ نہیں پارہا تھا کی اذان کے دماغ میں کیا چل رہا ہے..

.. حارث ایک کام کرو سب سے پہلے جا کر نکاح خواہ کو لے آؤ اور ایک دو گواہ کی بھی ضرورت ہے جتنی جلدی ہو یہ کام کرو ابھی اور اسی وقت اسنے ایک فیصلہ کرتے ہوئے حارث کو حتم دیا تھا..

.. یہ کیا کہ رہے ہو تم آذان کی بات سن کر حارث کو جیسے شاق لگا تھا اسکی خیال میں بھی نہی تھا کی آذان ایسی بات کریگا...

... تم نے جو سنا ہے میں نے وہ ہی کہا ہے جاؤ جا کر جلدی سے سارے انتظام کرو آذان اس بار کھڑے ہوتے ہوئے بولا تھا..

.. آذان تم غلط کر رہے ہو اسکے ساتھ اپنے بدلے میں تم اسکی زندگی خراب کر دو گے حارث کو حیا کی فکر ہوئی تھی..

.. حارث میں کسی کی زندگی خراب نہی کر رہا ہوں بس تم یہ سمجھ لو یہ کرنا میرے لئے بہت ضروری ہے حیا سے شادی کرنے کی دوسری وجہ وہ حارث کو نہی بتانا چاہتا تھا...

... پروہ ماں جاے گی حارث نے اپنا خدشہ ظاہر کیا تھا حارث پہلے تو حیران ہوا تھا اسکی بات سن کر پروہ اتنا تو جانتا تھا کی آذان کسی بے گناہ کے ساتھ کبھی غلط نہی کر سکتا ہے اس لیے اسکی بات مانتے ہوئے بولا تھا پروہ نہی جانتا تھا کی اسکی سوچ غلط سبٹ ہو چکی ہے..



.. یہ میں دیکھ لو نگا تم جا کر سب انتقام کرو وہ روم سے باہر جاتے ہوئے بولا تھا اسکا رخ اب حیا کے روم کی طرف تھا جبکی حارث وہیں کھڑا آذان کے بارے میں سوچتا رہا تھا

میں یہ نکاح نہی کرونگی اور کتنی بار بولوں میں.. اس بار وہ حلق کے بل چلہ کر بولی تھی اور اسکی اس حرکت سے آذان کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے وہ کب سے اسکو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا پیرہ سن نے کو تیار ہی نہی تھی اور نہ ہی اسنے حیا سے اپنی غلطی کی معافی اب تک نہی مانگی تھی۔ اور شاید اسنے ضروری بھی نہی سمجھا تھا.. اسکی نظر میں حیا سے نکاح کرنا اپنی غلطی سدھار نہ تھا

.. میں تم سے آخری بار کہ رہا ہوں کچھ ہی دیر میں نکاح خواہ آنے والے ہے اور مجھے اپنی ایک بات بار بار دوہرانا پسند نہی ہے آئی بات سمجھ آذان نے اس بار اسکا بازو سختی سے اپنی گرفت میں لیا تھا...

.. اور میں بھی آخری بار کہ رہی ہو مجھے یہاں نہی رہنا ہے مجھے آزاد کر دو تم.. وہ اپنا بازو اس سے آزاد کرانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی کیوں کی آذان کی پکڑ بہت مضبوط تھی..

..اگر تم سیدھی طرح نہیں منی تو میں تمہارے ساتھ بہت برا کرونگا.. آذان نے ایک جھٹکے سے اسکو خود سے بہت قریب کیا تھا..

جتنا برا تم میرے ساتھ کر چکے ہو وہ کافی نہیں ہے کیا جواب تم میرے ساتھ اور برا کرنے جارہے ہو... حیانے بھرائی ہوئی آواز میں کہا...

اس سب میں میری کوئی غلطی نہیں تھی غلطی صرف تمہاری تھی اگر تم مجھے بتا دیتی تم کون ہو تو وہ سب نہ ہوتا... اذان نے بہت اطمینان سے سارا الزام اسکے اوپر ڈال دیا تھا..

...اسکی بات سن کر حیانے زخمی نظروں سے اسکی طرف دیکھا... اس شخص نے کتنی آرام سے اپنا گناہ اسکے سر پر ڈال دیا.. اسکو ذرا سے بھی ندامت نہیں تھی اپنے کیے پر...

کتنے برے ہو تم لیکن شاید ہی کوئی تم جیسا ہو گا اب میں اپنے ساتھ اور برا نہیں ہونے دوں گی میں یہ نکاح نہیں کروں گی سمجھے تم وہ اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد کرواتی اور اس سے تھوڑا دور ہوتی بولی تھی.. حیا کی انکھوں میں آنسو لڑیوں کی طرح بہ رہے تھے اسکو اذان سے ڈر بھی لگ رہا تھا جو اسکو خوار نظروں سے گھر رہا تھا...

.. کہاں جاؤ گی یہاں سے نکل کر پھر سے اس شخص کے پاس جاؤ گی وہ پھر سے تمہیں استمال کریگا اگر وہاں نہی تو کہاں جاؤ گی بولو.. وہ اسکے تھوڑا قریب ہوا.. اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا.. اور اسکی بات سن کر حیا نے بھی اسکی طرف دیکھا تھا دو نو بہت ہی قریب کھڑے تھے اور ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے..

.. تمہیں اس سے کوئی مطلب نہی ہے میں کہیں بھی جاؤں وہ اس سے نظرے فہرتی ہوئی بولی تھی ایک تو اسکو اس سے ڈر لگ رہا تھا اوپر سے وہ اسکے بہت قریب کھڑا تھا..

.. کتنا ظالم تھا یہ شخص ظلم کر کے پھر سے اس پر ظلم کرنے جا رہا تھا.. اور وہ سہی بھی تو کہ رہا تھا اسکا اس بڑی دنیا میں تھا ہی کون وہ کہاں جاتی اسکو بھی نہی پتا تھا..

.. تھوڑی دیر میں تمہاری ضرورت کی ساری چیزے آجائیں گی اور تمہارے کپڑے بھی تم تیار ہو کر نیچے آجانا اور اس بار میں نہ نہی سنو گا اور اگر تم نے کوئی حرکت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا وہ اسکو وارن کرتا ایک نظر اسکی طرف دیکھتا چلا گیا تھا..

.. تم سے برا کوئی ہے بھی نہ اور کوئی ہو گا بھی نہ آذان شاہ وہ اسکی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جبکی باہر جاتے آذان نے اسکا یہ جملہ سن لیا تھا

یہ ازلان کہاں ہے جب سے یونی سے آیا ہے نظر ہی نہیں آیا ہے بی جان نے ردا سے پوچھا جو انکے پاس صوفہ پر ہی بیٹھی ٹیوی دیکھ رہی تھی...

.. بی جان سو رہا ہے جب سے یونی سے آیا ہے میں کتنی بہار جا چکی ہوں اسکے روم میں اٹھانے کے لیے پر نہیں اٹھا ردا نے ٹیوی بند کرتے ہوئے کہا تھا...

... اچھا تم رانی کو بولو کی وہ اٹھا کر آئیے ورنہ رات میں اسکو نیند نہیں آئے گی اگر ایسے ہی سوتا رہا تو بی جان نے فکر مندی سے کہا تھا..

.. ٹھیک ہے بی جان وہ اتنا کہہ کر جانے لگی تھی جب فون کی گھنٹی پر اسکو رسنا پڑا تھا..

.. ہیلو اسنے جیسے ہی بولا اسکی آواز پہچان کر حارث کو خوشی سی محسوس ہوئی تھی اسنے تو سوچا بھی نہیں تھا کی وہ اسکی کال پک کریگی..

.. السلام علیکم کیسے ہیں آپ حادثہ نے اسکو جواب میں سلام کیا تھا اور اسکی خیریت معلوم کی تھی...

... وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں اسکی آواز سن کر ایک پل کے لئے ردا گھبرا گئی تھی...

... کچھ کام تھا آپکو ردانے اسکے فون کرنے کا مقصد پوچھا تھا وہ جلد سے جلد فون رکھنا چاہتی تھی اسنے گردن موڑ کر دیکھا تو بی جان کوئی کتاب پڑھنے میں مگن تھی...

... ہاں میں کب سے از لان کو فون کڑ رہا ہوں پر وہ پک نہی کر رہا ہے اس لیے میں نے سوچا گھر پر کر کے پوچھ لوں کہاں ہے وہ حادثہ نے اپنی بات تفصیل سے بتائی تھی سچ تو یہ تھا جس پریشانی میں وہ از لان کو فون کر رہا تھا ردا کی آواز سن کر وہ اپنی پریشانی جیسے بھول ہی گیا تھا..

www.urdu novels mania.com

.. جی وہ اپنے روم میں سو رہے ہیں میں ابھی جا کر اسکو اٹھاتی ہوں اور آپکے کال کا بتاتی ہوں ردا جلدی جلدی بات ختم کار کے فون رکھنا چہ رہی تھی..

.. اچھا ٹھیک ہیں اور... اسکی پوری بات سن نے پہلے ہی ردانے فون رکھ دیا تھا اور اسکا اس طرح سے کرنا حادثہ کو اس پریشانی میں بھی مسکرا نے پر مجبور کر گیا تھا...

.. کیوں کرتی ہو تم میرے ساتھ ایسا وہ اپنی سوچ میں ردا سے مخاطب تھا..

.. کیا ہوا بیٹا کس کا فون تھا اسکے فون رکھنے کے بعد بی جان نے اس سے پوچھا تھا..

.. بی جان حارث کا فون تھا وہ از لان سے بات کرنا چہ رہے تھے ردا نے بی جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا...

... اچھا آذان کے بارے میں کچھ نہیں کہا اسنے انہونے اس سے ایک اور سوال پوچھا تھا..

.. نہی بی جان بس از لان سے بات کرنی تھی انکو وہ خود بھی آذان کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی پر ایسا کر نہی  
سکتی تھی آذان روز ہی بی جان کے پاس کال کرتا تھا اور ان سے ہی اسکو آذان کی خیریت کے بارے میں پتا چل  
جاتا تھا جو اسکے لئے کافی تھا...

... جاؤ جا کر تم ہی اسکو اٹھا کار آجاؤ کیا پتا حارث کو کوئی ضرورت بات کرنی ہو بی جان اسکو وہیں کھڑا دیکھ کر بولی تھی  
انکی بات سن کر ردا اپنی سوچوں سے باہر نکلی تھی اور پھر از لان کے روم کی طرف چل دی تھی..

اور چند لوگوں کی موجودگی میں اسکا نکاح ہوا وہ حیا احمد سے حیا آذان شاہ ہو گئی تھی کتنا کچھ ہو گیا تھا اسکے ساتھ وہ روئی چٹنی خود کو بچانے کی کوشش کی پر کہتے ہے نہ جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے اور وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا....

... وہ اسی کمرے میں بیٹھی اپنی اب تک زندگی میں آچکی مشقوں کے بارے میں سوچ رہی تھی اس وقت اسنے ریڈ کلر کا بہت ہی خوبصورت سا سوٹ پہنا ہوا تھا آخر وہ آذان شاہ کی بیوی بن چکی تھی کھانا اسکے سامنے ایسے ہی رکھا ٹھنڈا ہو رہا تھا...

.. اور وہ کھاتے بھی کیسے جب انسان کا دل ہی اٹھ جائے ہر چیز سے تو بھوک بھی محسوس نہیں ہوتی ہے وہ اپنی سوچوں میں اس قدر گم تھی کی اسکو اپنے اپر جی آذان کی نظریں بھی محسوس نہیں ہوتی تھی...

... یہ تمہارے کھانے کے لیے بھیجا تھا اسکو دیکھنے کے لیے نہیں وہ کب سے دروازے میں کھڑا حیا کو دیکھ رہا تھا وہ خوبصورت تو تھی ہی پہلی بار اسکو دیکھتے ہی اسکے دل نے عتراف کیا تھا اپنی تیس سالہ زندگی میں اسکے دل نے اگر کسی کے لیے اپنی بیٹ مس کی تھی تو وہ ہی تھی اگر وہ اسکو کہیں اور ملتی تو حالات کچھ اور ہوتے اسنے اس سے شادی اپنی غلطی سدھارنے کے لیے کی تھی اور اسکے ذریعے وہ دلاور کی بیٹی تک آسانی سے پہنچ سکتا تھا..

.. مجھے بھوک نہی ہے اور تم اس میں بھی مجھ سے زبردستی نہیں کر سکتے ہو وہ بے رخی سے کہتی ہوئی رخ موڑ گئی تھی.. اور ایک بار پھر آنکھیں نمکن پانی سے باہر گئی تھی...

.. تم چاہتی ہو میں اس میں بھی تم سے زبردستی کروں وہ قدم قدم چلتا اسکے پاس آ رہا تھا اسکو پاس آتے دیکھ حیا کو گھبراہٹ ہونے لگی کچھ دیر پہلے بندھے زبردستی کے بندھن کا احساس ہوا تھا اسکو..

.. مجھے جب بھوک ہوگی میں کھانا کھا لوں گی اسکو اپنے قریب آتا دیکھ وہ گھبرا کر بولی تھی وہ اسکی گھبراہٹ صاف محسوس کر سکتا..

چلو میں جب تک یہیں بیٹھا ہوں جب تک تمہیں بھوک نہی لگتی وہ اسکے برابر ہی آکر بیٹھ گیا تھا اسکے پاس بیٹھتے ہی وہ تھوڑا دور خشک گئی تھی..

... کچھ دیر تو وہ اسکے جانے کا انتظار کرنے لگی جو اسکو ایک ٹک بس دیکھ ہی جا رہا تھا حیا کی ہتھیلی پسینے سے گلی ہونے لگی تھی... اسکو آذان کا بٹھانا عجیب لگ رہا تھا..



.. جبکی دوسری طرف آذان کو اس بات سے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا وہ تو ایسے بیٹھا تھا جیسے انکے بیچ سب نارمل ہو...

.. کچھ دیر تو وہ اسکے جانے کا انتظار کرتی رہی اور جب اسکو لگا کی وہ نہیں جاے گا تو اسکی نظروں سے پھکنے کے لئے جلدی سے حیا نے پلیٹ ہاتھ میں لے کر کھانا کھانے لگی تھی اسکی جلد بازی پر ایک پل کے لیے آذان کے ہونٹھوں پر مسکراہٹ آئی تھی وہ بھی بس ایک پل کے لئے جسکو حیا دیکھ نہی سکی تھی..

.. اسنے جلدی جلدی اپنا کھانا ختم کیا اس نے اتنے دن میں پیٹ بھر کر کھانا کھایا تھا اور یہ بات آذان جانتا تھا اس لیے وہ جان بوجھ کر اسکے پاس بیٹھ گیا تھا ورنہ وہ ایسے ہی بیٹھی رہتی اسکے کھانا ختم کرتے ہی وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی اٹھ کر چلا گیا تھا..

.. یہ نائک کی کیا ضرورت تھی کی تمھیں میری بہت فکر ہے بلکی حقیقت تو یہ ہے کی تم جیسے لوگ جو صرف بدلہ لینا چاہتے ہیں انکو لوگوں کے احساسات کی کوئی فکر نہی ہوتی ہے اسنے غصے سے آذان کے بارے میں سوچا اور پھر اپنے آنسو صفت کے جو اپنی بے بسی پر آرہے تھے....

از لان میری بات سن نازرہ از لان باہر جا رہا تھا جب بی جان کی آواز سن کر انکے پاس چلا آیا اور انکے ساتھ ہی صوفہ پر آکر بیٹھ گیا تھا

.. تم کہاں جا رہے ہو اس وقت کہیں نہیں بی جان بس ذرا اپنے دوستوں کے پاس جا رہا تھا آپکو کچھ کام تھا کیا.. اسنے بی جان کو بتایا ساتھ ہی اسنے اسکو روکنے کی وجہ بھی پوچھ لی تھی..

.. کام تو نہیں تھا بس مجھے تم سے اور آذان سے ایک بات کرنی تھی آذان تو اب پتا نہیں کب آے گا اور وہ بات میں تم دونوں کے سامنے کرنا چاہتی ہوں بی جان بولی..

.. تو آپ ایسا کریں کی آپ ابھی بھائی سے فون پر کر لیں اس طرح مجھے بھی پتا چل جائے گی آپکی بات اس نے بی جان کو ملے کا حل بتایا تھا..

.. نہی از لان وہ بات فون پار کرنے والی نہیں ہے میں اس کے سامنے کرنا چاہتی ہوں بی جان سنجیدہ تھی..

.. کوئی پریشانی والی بات ہے کیا بی جان انکی بات سن کر از لان اس بار تھوڑا پریشان ہوا تھا..

.. ارے نہی بیٹا کوئی پریشانی والی بات نہی ہے بس کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں کی انکو فون پر نہی کیا جاتا بی جان اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تھی..

.. آپنے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا انکی بات سن کر وہ کچھ پرسکون ہوا تھا..

.. اس سے پہلے کی بی جان اسکی بات کا جواب دیتی کی بی جان کا موبائل بجنے لگا تھا سکرین پر آذان کا نمبر دیکھ کر مسکرا دی تھی جبکی ازلان انکی مسکراہٹ کو دیکھ کر سمجھ گیا تھا کی کس کی کال ہے..

.. السلام علیکم بی جان کسی ہیں آپ کال ریسیو کرتے ہی آذان نے سلام کیا تھا..

.. وعلیکم السلام میری جان میں ٹھیک ہوں اور ابھی ازلان سے میں تمہاری ہی بات کر رہی تھی بی جان ہمیشہ ہی اسکی آواز سن کر خوش ہو جاتی تھی..

.. میری بات کیوں آپکو پھر سے کوئی شکایات ہے مجھ سے آذان انکی بات سن کر بولا تھا..

.. نہی بیٹا میں آذان کو بول رہی تھی کی پتا نہی آذان اب کتنے دن میں آسے گا بیٹا پہلے کی طرح زیادہ دن مت لگانا وہ فکر مندی سے بولی تھی..

.. نہی بی جان میں نے اس لیے ہی آپکو کال کی تھی میں کل آرہا ہوں آپکو کسی سے ملوانا ہے مجھے آذان نے جلدی سے اپنی بات کہی تھی..

.. تم سچ کہہ ہو کل آرہے ہو تم بی جان کو یقین نہی آیا تھا کی وہ اتنی جلدی آنے کا کہ رہا ہے ورنہ وہ دس یا پندرہ دن میں صرف ایک دن کے لیے آتا تھا..

.. جی بی جان کل آرہا ہوں میں اور باقی باتیں کل ہوگی انشا اللہ اب میں فون رکھتا ہوں آپ آرام کریں اور اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ اسنے جلدی سے کہ کڑفون رکھ دیا تھا اسکو لگا تھا بی جان یہ نہ پوچھ لے کی وہ کس سے ملوانے کی بات کر رہا ہے..

چلو کل بھائی آرہے ہیں تو آپ کل ہی وہ بات کر لینا بی جان از لان بھی خوش ہوا تھا اسکا آنے کا سن کر..

.. ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو اب کل ہی میں اس سے بات کرونگی بی جان مسکرا کر بولی تھی اس بات سے بے خبر کی کل جو وہ سوچ رہی ہے کل اس سے بالکل الگ ہونے والا تھا

وہ اپنے کمرے میں بیڈ سے نیچے بیٹھی آنسو بھاری تھی شاید اب یہ ہی سب تو تھا اسکی قسمت میں اور اب وہ آنسو بہانے کے صوا اور کر بھی کیا سکتی تھی اسکا روز کا یہ ہی معمول تھا گھنٹو بیٹھ کر روتی رہتی تھی جب رونے سے دل نہی بھرتا تھا زور زور سے چیخنے لگتی تھی یہ جانے بغیر کی دو معصوم آنکھیں اسکے دیکھتی رہتی تھی اسکے درد اور تڑپ دیکھ کر وہ دو آنکھیں بھی روتی تھی پر وہ بھی بے بس تھی کچھ نہی کار سکتی تھی صرف اسکا درد اپنے اندر اتارتی رہتی تھی...

... وہ اب بھی بیٹھی اپنی قسمت پر رور ہی تھی جب کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا تھا.. اور چل کر اسکی اسکی برابر میں ہی بیٹھ گیا تھا..

.. اس آنے والی ہستی کو دیکھ کر اسکے رونے میں مزید روانگی آگئی تھی کیوں کی وہ بھی اسی کی طرح بے بس تھی..

... مجھے بتائیں ناصرف کمزور اور بے بس لوگوں کے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے ہر بار ایک کمزور کی ہی ہار ہوتی ہی آخر ایسا کیوں ہوا ہم نے تو آج تک کسی کا برا نہی کیا تو ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہوا مجھے جواب چاہیے اب بقایہ رونے سے اسکی سہجی بند گئی تھی اور وہ روتے روتے اس ہستی کے گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی...

... یہ تو دنیا کی ریت ہے کی غلم تو بے بس اور کمزور پر ہی ہوتا آیا ہے اور یہ دنیا بھی بس طاقتور لوگوں کا ساتھ دیتی ہے اور ہم اتنے طاقتور نہیں ہے کی دنیا ہمارا ساتھ دے ہم جیسے کے پاس غلم سہنے کے علاوہ اور کوئی راستہ بھی تو نہیں ہے چپ رہینگے تو اپنی اور اپنے گھر والوں کی حفاظت کر پائینگے وہ اور مجھے معاف کر دو میری جان میں تمہارے لئے کچھ نہیں کڑسا اس دنیا کی غلط نظروں سے تمہیں بچا نہیں سکا وہ بھی اسکے ساتھ ساتھ رونے لگے تھے اور ہر بار کی طرح اس بار بھی دو آنکھیں یہ منظر دیکھ رہی تھی اور اسکی آنکھوں سے بھی آنسو بہ رہے تھے...

... نہی آپ کیوں مافی مانگ رہے ہیں اپنے آج تک جو کچھ ہمارے لئے کیا ہے وہ کم نہیں ہے یہ تو میری قسمت میں لکھا تھا وہ انکے آنسو صفت کرتی ہوئی بولی تھی..

... اسکی بات سن کر وہ بھی چپ ہو گئے تھے اور کہتے بھی کیا کچھ تھا ہی نہیں کہنے کو انکے پاس بس دعا تھی جو وہ اسکے لئے کر سکتے تھے

www.urdu novelsmania.com

حادثہ نے پتہ لگایا ہے کی نہیں جس کام کا میں نے تم سے بولا تھا وہ اپنے کمرے کی گلاس وال کے پاس کھڑا لان میں بیٹھی حیا کو دیکھ رہا تھا اسکے روم سے پورا لان نظر آتا تھا...

.. تھوڑی دیر پہلے حارث ہی اسکو زبردستی لان میں لیکر آیا تھا اسکا من نہی تھا کہیں بھی جانے کا پر اسکو حارث کی بات مانتی ہی پڑی تھی کیوں کی حارث کی اور اسکی ایک دو بار بات ہو چکی تھی اور اس سے بات کرنے کے بعد حیا کو کافی اچھا لگا تھا...

باہر کا موسم کافی اچھا ہو رہا تھا اور وہ اس موسم کی دیوانی تھی اس لیے لان میں آکر بیٹھ گئی تھی کچھ دیر حارث اسکے پاس بیٹھا رہا پھر آذان سے بات کرنے کے لئے اسکے روم میں آگیا تھا.. جب کی آذان کب سے کھڑا ان دونو کو ہی دیکھ رہا تھا..

... اس وقت وہ آذان کو گرین کمر کے سوٹ میں بہت ہی نکہری نکہری سی اور اسی ماحول کا ایک حصہ لگی تھی

...

.. ہاں پر ابھی کچھ پتا نہی چلا ہے لیکن میں پوری کوشش کرونگی جلد سے جلد یہ کام ہو.. حارث نے آذان کی بات کا جواب دیا جو آذان کے پیچھے ہی کھڑا تھا..

.. کوشش نہی تمہیں یہ کام کرنا ہے اور کم وقت میں سمجھ گئے وہ بات حارث سے کر رہا تھا پر اسکی نظریں باہر اسی کو دیکھ رہیں تھی جو اس وقت آسمان میں دیکھتی پتا نہی کیا تلاش کر رہی تھی..

.. ٹھیک ہے.... وہ آذان تم بی جان کو کب بتاؤ گے یہ بات کیوں کی یہ بات چھپانے والی نہیں ہے.. حارث اسکی بات کا جواب دے کر کچھ سوچتے ہوئے اس سے بولا تھا....

.. حارث کی بات سن کر اسنے اب اپنا رخ اسکی طرف کیا تھا...

.. ہاں میری بی جان سے کل بات ہوئی تھی اور میں تمہیں یہ ہی بتانے والا تھا کی میں آج ہی جا رہا ہوں بی جان کے پاس آیت کو لے کر اسنے اپنا فیصلہ سنایا تھا میں جانتا ہوں بی جان کو دکھ تو ہو گا مگر میں انکو سمجھا دوں گا اور ہاں حارث بی جان کو اسکے بارے میں کچھ پتہ نہ چلے تم سمجھ رہے ہونہ..

.. اسکی بات پر حارث نے ہاں میں گردن ہلا دی تھی وہ جانتا تھا اگر وہ نہ بھی کہتا تو بھی وہ اپنی زبان بند ہی رکھتا.. پر حارث تم نے حیا سے بات کی حارث نے اپنے من میں آیا سوال آذان سے پوچھا تھا...

... مجھے کسی سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے حارث وہ وہی کریگی جو میں بولوں گا آذان کا لہزا سخت تھا اسکی بات سن کر حارث چپ ہو گیا تھا وہ کہ بھی کیا سکتا تھا...



..میں جا رہا ہوا اگر تم نے آنا ہے تو آجانا وہ اسکو بتا کر لان کی طرف چل دیا تھا جبکی حارث صرف اپنی گردن ہلا کر  
رح گیا تھا

اس وقت کار میں بالکل خاموشی تھی آذان کار ڈرائیو کرتے وقت اس پر ایک نگاہ بھی ڈال رہا تھا وہ کھڑکی کے بہار  
دیکھ رہی رہی تھی...

...جب آذان نے اسکو اپنے ساتھ چلنے کے لئے بولا تو پہلے تو اسنے سوچا منہ کر دے پر آذان کی آنکھوں میں غصہ  
دیکھ کر اپنے انکار کو اسنے اپنے اندر ہی دبا دیا تھا...

آذان نے اسکو وہا پر کسی کو کچھ بھی بتانے سے منہ کیا تھا جس پر وہ صرف خاموش ہی رہی تھی..

پورا سفر خاموشی سے گنا تھا انکی گاڑی ایک بہت ہی بڑے بنگلو کے پورچ میں آکر رکی تھی وہ حیرت سے اس  
خوبصورت منزل کو دیکھ رہی تھی اسکا یہ گھر بھی اس گھر جتنا ہی بڑا اور خوبصورت تھا جس میں وہ رہتا ہے.. اسکا یہ

گھر شہر سے باہر بنا ہوا تھا جب کی دوسرا گھر اسنے شہر میں بنایا تھا

..وہ اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر باہر آیا اتنے میں وہ بھی کار سے نکل چکی تھی اسکو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا وہ

آگے بڑھ گیا تو وہ بھی اسکے پیچھے چل دی تھی.. یہ گھر اندر سے بھی اتنا اچھا تھا جتنا باہر سے تھا ڈرائنگ روم میں

آکر وہ رکا اور اسکو ایک صوفہ پر بیٹھنے کا کہہ کر وہ چلا گیا..

.. جب واپس آیا تو اسکے ساتھ ایک بزرگ سی خاتون تھی وہ خوش ہوتے ہوئے اسکے ساتھ آرہی تھی پر اسکو دیکھ کر ایک پل کے لیے رکی تھی..

.. اور انکے پیچھے آتی رد اور از لان نے سوالیہ نظروں سے آذان کی طرف دیکھا تھا.. اسنے پہلے ہی فون کر کے بی جان اور باقی سب کو بتا دیا تھا کی وہ سب کو کسی سے ملاوانا چاہتا ہے..

.. تم اس سے ہمیں مل وانا چاہتے تھے پر کون ہے یہ سوال بی جان کی طرف سے آیا تھا...

... یہ حیا آذان شاہ ہے بی جان کچھ پل خاموش رہنے کے بعد وہ بولا تھا اس وقت وہ بی جان سے نظریں نہی ملا پارہا تھا..

www.urdu novels mania.com

.. اسکی بات سن کر وہاڈر انگ روم میں کچھ پل کے لیے خاموشی چھا گئی تھی...

تم نے ہمیں بن بتایے شادی کر لی اپنی بی جان کو کچھ بھی بتانا ضروری نہی سمجھا بی جان کی آواز میں گہرا دکھ تھا وہ گرنے کے انداز میں صوفہ پر بیٹھی تھی وہ تو آج خود آذان سے اسکی شادی کے بارے میں بات کرنے والی تھی پر

انکو کیا خبر تھی کی آذان انکے سامنے ایک انجن لڑکی کو لا کر کھڑا کرے گا اور کہیگا کہ وہ اسکی بیوی ہے... انکو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا.. آذان انکے قدموں میں آ بیٹھا تھا..

.... اور ایک طرف.. ردا کے لیے یقین کرنا مشکل لگ رہا تھا ابھی تو اسے لگنے لگا تھا کی اسکے ایک طرفہ پیار کو منزل مل جائے گی ابھی تو اسکو یقین ہو چلا تھا کی اسکا خواب پورا ہونے والا ہے اسکے لیے خود کو سمبھالنا مشکل تھا مگر اسکو سمبھالنا تھا ابھی کے لیے جب تک وہ یہاں کھڑی تھی جبکی ازلان سب جانتا تھا اسکو خوشی بھی تھی اور غم بھی اس لڑکی کے لیے...

.. بی جان یہ سب اتنا جلدی ہو اگو میں خود بھی سمجھ نہیں سکا تھا میں حیا کو بہت چاہتا ہوں بی جان اور اسکا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اور جہاں یہ رہتی تھی وہ لوگ حیا کو پریشان کرنے لگے تھے تو بس مجھے جلدی جلدی میں یہ سب کرنا پڑا مجھے معاف کر دیں بی جان آپکو بتانے کا موقع نہیں ملا آذان نے بہت اچھے سے بات سمبھالی تھی... جبکی اسکی جھوٹی کہانی سن کر حیا کو اسکی چالاکئی پر بہت غصہ آیا تھا خود کو بچانے کے لیے کیسے جھوٹی کہانی بنا رہا ہے اپنے گھر والوں کو ظالم انسان وہ دل ہی دل میں اسکو سنار ہی تھی..

.. ردا کو اسکے منہ سے محبت لفظ سن کر وہاں کھڑے رہنا مشکل لگ رہا تھا.. اسکو لگ رہا تھا اگر وہ کچھ دیر ایسے ہی کھڑی رہی تو اپنے بندھے گئے آنسو بہنے لگے گے..

.. آپ ہی بتائیے بی جان کیا میں نے غلط کیا اپنی محبت کی حفاظت کر کے اس نے بی جان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا...

.. حیا کے لیے اس کی باتیں سننا برداشت سے باہر ہو رہا تھا پر کیا کر سکتی تھی چپ چاپ کھڑی رہی..

.. اس کی بات سن کر بی جان نے اس کی طرف دیکھا تھا پھر کچھ ہی فاصلے پر کھڑی حیا کو دیکھا گرین کلر کے خوبصورت سے سوٹ میں سر پر صلیکے سے لیا گئے دوپٹے میں وہ بہت ہی خوبصورت لگی تھی انکو آذان کی پسند پر فخر ہوا تھا... اس نے کچھ غلط نہی کیا تھا اپنے پیار کی حفاظت کر کے پر اس نے حیا کے بارے میں ان سے چھپا کر رکھا تھا اس بات کا انکو بہت افسوس تھا پر وہ اسکو کہنا نہی چاہتی تھی...

... اور... تبھی انکی نظر پاس کھڑی رد اپر پڑی جو خود کو سمجھا لے کھڑی تھی اسکو دیکھ کر انکو بہت ہی افسوس ہوا تھا لیکن وہ کیا کر سکتی تھی وہ مجبور تھی.. اپنے جان سے پیارے پوتے کا بھی دل نہی توڑ سکتی تھی..

.. رانی جاؤ جا کر بڑی بیگم کو آذان صاحب کے کمرے میں لے کر جاؤ بی جان نے ملازمہ کو آواز دے کر کہا تو وہ حیا کو اپنے ساتھ اپر آذان کے کمرے کی طرف لے کر چلی گئی...

.. تم نے جو کیا ٹھیک کیا تھا پر تمہارا طریقہ غلط تھا خیر اب جو ہو گیا ہے اسکو ہم بدل تو نہیں سکتے ہے ہمیں خوشی ہے کی تم نے اپنے بارے میں سوچا ہم تمہری شادی بڑی دھوم دھام سے کرنا چاہتے پر اللہ کو جو منظور اب تم شادی تو کر ہی چکے ہو پرولیمہ ہم ضرور کرینگے آخر ہمارے پوتے کی شادی ہوئی ہے آخر میں وہ مسکرا کر بولی تھی اور آذان کو اپنے برابر میں بیٹھایا تھا انکی بات سن کر آذان کو کچھ پرسکوں ہوا تھا اور نہ اسکو لگا تھا بی جان اس سے ناراض نہ ہو جائے اس لیے وہ اب ہلکا فلکا ہو گیا تھا....

.. بی جان آپ میری ایک اور آخری بات ماننے گی وہ ان سے التجا کرتے ہوئے بولا تھا..

.. ہاں بولو میری جان انکے لہزے میں پیار ہی پیار تھا..

.. بی جان میں چاہتا ہوں آپ بڑا نہیں بس چوٹا سا فنکشن کرے بس کچھ خاص لوگ وہ بڑا فنکشن نہیں چاہتا تھا حیا کو ابھی سب کے سامنے ہی لانا چاہتا تھا وہ..

.. ٹھیک ہے بیٹا جیسی تمہاری مرضی بس مجھے تمہاری خوشی کرنی ہے چھوٹی ہی سہی وہ راضی ہوتے ہوئے بولی تھی..

.. تھنک یو بی جان آپ بہت اچھی ہے وہ انکے گلے لگتے ہوئے بولا..

.. آج میں بہت خوش

ہو کم سے کم گھر میں ایک ممبر کا تو اضافہ ہوا ہے بہت دیر سے چپ کھڑا از لان بولا تھا اسکی بات سن کر بی جان مسکرا دی تھی جب کی ردابنا کچھ کہے وہاں سے چلی گئی تھی بی جان نے اسکو جاتے دیکھا تو وہ افسوس کر کے رہ گئی تھی.. وہ مجبور تھی وہ آذان کی محبت اس سے نہی چھین سکتی تھی وہ جانتی تھی اس سے رد اکو بہت تکلیف ہوگی پر انکے ہاتھ میں کچھ نہی تھا انہوں نے تو بس اپنے بچپن کی خوشی چاہی تھی پر انجانے میں ایک کا دل بھی ٹوٹ گیا تھا..

رانی اسکو گیٹ پر چھوڑ کر چلی گئی تھی اس نے دروازہ کھول کر جیسے ہی روم میں قدم رکھا تو ایک پل کے لئے دیکھتی ہی رہ گئی تھی یہ کمرہ گھر سے بھی زیادہ خوبصورت تھا سامنے ہی کنگ سائز بیڈ تھا اسکے علاوہ ایک ٹوسیٹر صوفہ کے ساتھ ایک چوٹی سی ٹیبل رکھی تھی دو دروازے اور تھے ایک تو واشروم تھا دوسرا کھول کر دیکھا تو وہ ڈرینگ روم تھا...

... اسنے آج تک اتنا خوبصورت روم نہی دیکھا تھا..

... بی جان کل ایک چھوٹا سا فنکشن رکھ رہی ہے ہماری شادی کی خوشی میں اور میں انکو اسکے لیے منہ نہی کر سکتا ہوں..

... وہ یہ روم دیکھنے میں اتنی مگن تھی کی اسکو آذان کے آنے کی خبر نہی ہوئی تھی کی کب وہ روم میں داخل ہوا اور اسکے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا تھا..

.. اسکی آواز سن کر وہ ایک دم مڑی تھی آذان اسکے قریب ہی کھڑا تھا حیا نے خود کو اس سے ٹکرانے سے بچایا تھا اور بنا اسکی بات کا جواب دیے اسکے سامنے سے ہٹ گئی تھی..

.. تم نے سنا نہی میں نے تم سے کیا کہا اپنی بات کا انگور ہونا اسکو ذرا بھی پسند نہی آیا تھا.. آذان نے غصے میں اسکی کلائی پکڑتے ہوئے کہا تھا پکڑ سخت تھی جبکی وجہ سے حیا کو تکلیف ہو رہی تھی...

.. فنکشن بڑا ہوا چھوٹا مجھے اس سے کوئی فرق نہی پڑتا ہے کیوں کی یہ شادی ایک سمجھوتا ہے اور اس طرح کی شادیوں کی نہ کوئی خوشی ہوتی ہے نہ ہی کوئی فنکشن ہوتا ہے وہ تلخی سے بولی تھی... اپنی بات کہنے کے بعد وہ اس سے ڈر بھی رہی تھی پر اسنے یہ کیسے بول دیا وہ خود بھی نہی جانتی تھی.. یا پھر نیچے وہ اسکے جھوٹ برداشت کر رہی تھی یہ اسکا ہی اثر تھا...

.. اسکی بات سن کر آذان کچھ پل کے لیے تو خاموش ہو گیا تھا اسے امید نہی تھی وہ اتنی بڑی بات بھی کہ دیگی... تمہاری باتوں سے لگتا نہی ہے کی تم کم عمر ہو وہ اسکے جواب پر چوٹ کرتے ہوئے بولا تھا..

.. وقت انسان کو سب سکھا دیتا ہے اب وہ چاہے عمر کے کسی بھی حصے میں ہو وہ اسکی بات کا جواب دے کر روم سے باہر جانے لگی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی...

... بڑی بیگم بی جان آپ کو نیچے بلار ہی ہیں اسنے دروازہ کھولا تو سامنے رانی کھڑی تھی اسکی بات سن کر حیا بنا آذان کی طرف دیکھ رانی کے ساتھ نیچے چلی گئی تھی

جبکی وہ ہاکھڑا اسکی باتوں کے بارے میں سوچتا رہا تھا...

.. نیچے آکر وہ بی جان کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی ان سے بات کر کے اسکو بہت اچھا لگا تھا وہ اس سے اچھے سے باتیں کر رہی تھی اب وہ انکے پوتے کی پسند تھی تو وہ قبول کیوں نہ کرتی ازلان تو اپنی عادت کے مطابق شروع ہو چکا تھا اور کچھ ہی دیر میں حیا کو ہسانے نے کامیاب بھی ہو گیا تھا...

... جبکی ردا کے بارے میں سن کر اسکو ہمدردی محسوس ہوئی تھی بی جان نے اسکو بتایا تھا کی ردا آذان کی غالہ کی بیٹی ہے اسکے ماں باپ کا انتقال ہو چکا ہے اور وہ اس لئے انکے ساتھ رہتی ہے جب حیا نے اسکو دیکھا تھا تو وہ اسکو آذان کی بہن سمجھی تھی..

رات کے کھانے کا وقت ہوا تو سبھی ٹیبل پر موجود تھے..

.. بی جان حیا کی پلیٹ میں بار بار کچھ نہ کچھ ڈال رہی تھی اور وہ بس نانا ہی کرتی رہ جاتی تھی..

.. بی جان آپ بھابھی کے آتے ہی ہم لوگوں کو بھول گئی ہے ازلان رونی سی شقل بنا کر بولا تو بی جان اور حیا مسکرا دی تھی اور آذان نے اسکو پہلی بار مسکراتے ہوئے دیکھا تو دیکھتا ہی رہا وہ مسکراتے ہوئے بہت ہی معصوم سی سچی لگی تھی اسکو جبکی اس دوران ردا غاموش ہی رہی تھی اسنے بس ایک دوبار حیا سے بات کی تھی..

.. کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ کچھ دیر تو بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے پھر سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تو وہ بھی آذان کے کمرے میں آئی اور آتے ہی بیڈ پر لیٹ گئی تھی اسکو کیا وہ کہیں بھی لیٹے اور وہ جانتی بھی تھی کی وہ نہیں آئے گا اس لئے وہ آرام سے لیٹ گئی تھی اور کچھ ہی دیر بعد وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی



وہ آج پھر بری طرح رونے میں مشغول تھی لیکن وہ آج اپنے غم میں نہی رو رہی تھی بلکہ وہ تو اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے دادا جان کے لئے رو رہی تھی جو اسکو آج ہمیشہ کے لئے تنہا چھوڑ کر چلے گئے تھے وہ اسکا غم برداشت نہی کر پائے تھے جس وجہ سے وہ آج اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے اور انکی موت کا زمردار وہ خود کو مان رہی تھی اگر اسکے ساتھ ایسا نہی ہوتا تو وہ آج اسکے ساتھ ہوتے اور بار بار یہ ہی بات سوچتے ہوئے اسکے رونے میں اور شدت آرہی تھی اسکی زندگی میں کچھ ہی لوگ تھے جو اسکے لئے سب کچھ تھے.... پران میں سے ایک اسکو چھوڑ کر چلا گیا تھا... اب روتے روتے وہ اپنے بال بھی نوچنے لگی تھی اسکی حالت ایک پاگل کی طرح لگ رہی تھی... اور ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ دو آنکھیں اسکو دیکھ رہی تھی اسکا اس طرح رونا اسکو اور دکھ میں مبتلہ کر رہا تھا ہر بار اسکے ساتھ کوئی نا کوئی ہوتا تھا اسکو سمبھالنے کے لئے پر آج وہ اکیلی تھی اور اسکی ایسی حالت دیکھنا اسکے لیے برداشت سے باہر ہو گیا تھا....

... ایسا مت کرو نور خود اسکو تکلف مت دو ایک دم سے اسنے آکر اپنے بالوں کو نوچتی نور کے دونو ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا.. آج اسنے ہمت کی تھی اسکے روم میں آنے کی ورنہ وہ اسکی باہر سے ہی روتے دیکھتا رہتا تھا اور اسکے ساتھ ساتھ خود بھی روتا تھا....

... کسی کی آواز اور ہاتھوں کے لمس کو محسوس کر کے اسنے اپنا سراپر اٹھایا تھا اور اسکو دیکھنے لگی پر بولی کچھ نہی تھی...

... مت کرو ایسا تمہیں ایسے دیکھ کر ہم سب کو تکلیف ہوتی ہے مجھے تمہارا رونابرداشت نہی ہوتا ہے وہ چھوٹا تھا پار اسکے ساتھ ہوئے ظلم کے بارے میں سب جانتا تھا پروہ کچھ نہی کر سکتا تھا سب کی طرح اور اب وہ معصومیت سے اسکو سمجھا رہا تھا اور نور آنکھوں میں آنسو لئے بس اسکو دیکھ کر جا رہی تھی جبکی آنکھوں سے بھی آنسو بہ رہے تھے...

... ہاں سب کے تکلیف کی وجہ میں ہی ہوں مجھے ہی مر جانا چاہیے تھا میں کیوں زندہ ہوں اسکو اچانک کیا ہوا کی اسنے اپنے ہاتھ اسکے ہاتھوں سے آزاد کروالئے تھے اور ذور زور سے چیخ کر بولنے لگی تھی..

.. اسکا اس طرح سے کرنے پر وہ بھی ایک دم گھبرا گیا تھا اسکی سمجھ میں نہی آ رہا تھا کی وہ اسکو کیسے سمجھالے وہ اسکی طرف اسکو روکنے کے لئے بڑھا تو نور نے زور سے اسکو دھکا دیا تھا جس سے وہ زمین پر گرتے گرتے بچا تھا...

... نور نور ایسا مت کرو میری بات سنو وہ روتی ہوئی نور کے پاس دوبارہ آتے ہوئے بولا تھا پروہ تو کچھ سننے کو تیار ہی نہی تھی ایک پاگلپن تھا جو اس پر سوار تھا...

... جاؤ تم یہاں سے میں سمجھال لوں گی روم میں ایک اور آواز گونجی تھی جسکو سنکر اسنے اپنا رخ اسکی طرف کیا تھا..

.. میں تو سمجھالنے آیا تھا پروہ کچھ سننے کو تیار ہی نہی ہے اسنے آنے والی ہستی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا...

... تم جاؤ میں میں سمجھال لوں گی انہونے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا تو وہ انکی بات سن ایک نظر نور کی طرف دیکھ کر روم سے چلا گیا تھا

اسکی آنکھ دروازے پر ہونے والی دستک سے کھلی تھی پہلے تو اسکے کچھ سمجھ نہی آیا کی وہ کہاں جب دروازے سے دوبار دستک ہوئی تو اسکی نیند پوری طرح سے کھل گئی تھی حیا نے اٹھ کر ادھر ادھر دیکھا تو اسکو یاد آیا کی وہ اب اس وقت کہاں ہے اسنے سائیڈ سے اپنا دوپٹا اٹھایا اور اسکو اچھی طرح سے لے کر دروازہ کھولا تو سامنے رانی کھڑی تھی..

.. بڑی بیگم جی یہ بی جان نے آپکے لیے بھیجا ہے اور بولا ہے کی آپ اس سوٹ کو پہن کر تیار ہو کر نیچے آئیں رانی اسکو ایک خوبصورت سا سوٹ دیا تھا اور اسکو بی جان کا پیغام بھی سنایا تھا..

.. ٹھیک ہے تم جاؤ میں کچھ دیر میں آتی ہوں اس نے رانی کو بولا اور دروازہ بند کر کے فریش ہونے کے لیے واشروم کی طرف بڑھ گئی تھی..

ابھی وہ دروازے تک ہی پھوچی تھی کی آذان واشروم سے نکلا حیا کو اسکی واشروم میں موجودگی کا نہی پتا تھا اور اسکے اچانک سامنے آجانے سے دونوں کی زور سے ٹکرائی ہوئی تھی اس سے پہلے کی آیت زمین پر بوس ہو جاتی آذان نے بڑی ہی فرتی سے حیا کو تھامتا تھا...

... اس کو اپنا نک اپنے سامنے دیکھ کر وہ چوکی تھی یہ کب آئے سب سے پہلا سوال جو اسکے من میں آیا تھا وہ یہ ہی تھا.. جب کی اسکو اس بات کا احساس ہی نہیں تھا کی وہ آذان کی باہوں میں موجود ہے...

... جب کی آذان بس اسکو دیکھ رہا تھا جو اسکو اس طرح اپنا نک سامنے پا کر حیران ہو گئی تھی وہ اسکی حیرانگی کو سمجھ چکا تھا اسکو حیا کالوں دیکھنا پتا نہی کیوں بہت اچھا لگا تھا اپنی بڑی بڑی آنکھیں وہ اور بڑی کر کے اسکو دیکھ رہی تھی وہ ابھی صبح ہی گھر واپس آیا تھا اور جب روم میں داخل ہوا تو حیا کو اپنے بیڈ پر آرام سے سوتا پایا تھا...

... وہ دونو ایک دوسرے کو دیکھنے میں اتنے کھو چکے تھے کی ان دونو کو احساس ہی نہیں ہوا تھا کی وہ دونوں ایک دوسرے کے بہت ہی قریب کھڑے تھے آذان نے اپنا ایک بازو اسکی کمر میں ڈال کر اسکو تھام رکھا تھا جبکی حیا نے خود کو گرنے سے بچانے کے لیے اسکا بازو کو سختی سے پکڑ رکھا تھا..

... جب حیا کو اپنی پوزیشن کا خیال آیا تو وہ ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی اور اسکی طرف بنا دیکھ واشروم میں جانے لگی تھی اسکی اس حرکت سے آذان کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے اسکو حیا کا اسکو انگور کر کے جانا بالکل پسند نہی آیا تھا..

.. دس منٹ میں تیار ہو کر آؤ نیچے بی جان ہم دونو کا ہی انتظار کر رہی ہے اسنے اپنے لہزے کو نار مل بناتے ہوئے کہا تھا ورنہ اسکی اس حرکت سے غصہ تو بہت آیا تھا اسکو..

.. وہ ابھی بھی بنا کچھ جواب دیے و اشروم میں گھس گئی تھی اور آذان شاہ کو ایک اور بار پھر سے غصہ دلا گئی تھی وہ غصے میں بیٹھا اسکے تیار ہو کر آنے کا انتظار کرنے لگا تھا

تھی کم وقت میں بہت ہی اچھی تیاری کی گئی تھی آذان کے مطابق بہت ہی کم لوگوں کو انوائٹ کیا گیا تھا... اسلئے دوات کا انتظام لان میں کیا تھا..

... بی جان کچھ مہمانو سے بات کر رہی تھی جب انکی نظر آذان پر پڑی وہ آذان کی خوشی میں بہت خوش تھی آخر انکا پوتا آج زندگی میں آگے بڑھ گیا ہے ورنہ انکو ہمیشہ ہی اسکی فکر رہتی تھی اب وہ مطمئن تھی کی کوئی تو ہو گا جو آذان کے اکیلے پن میں اسکے ساتھ ہو گا...

... تبھی انکی نظر سامنے سے حیا کے ساتھ آتی ردا پڑی تھی تو انکی یہ خوشی ایک پل میں کم ہوئی تھی انکے لئے اپنے تینو بچے ہی پیارے تھے اور وہ جب سب خوش ہو ایک نہی تو انکے لئے یہ بہت ہی دکھ کی بات تھی انہونے افسوس بھری نظروں سے ردا کی طرف دیکھا تھا...

.. جب وہ ردائی ہمارہی اسٹیج تک آئی تو حارث اور از لان سے بات کرتے آذان کی نظر اس پر پڑی تو آذان کو اس پر سے نظریں ہٹانہ مشقل ہو گیا تھا ریڈ اور گولڈن کلر کی خوبصورت سی ڈریس میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی لگ رہی تھی وہ خور بھی بلیک ڈنر سوٹ میں پوری محفل پر چھایا ہوا تھا...

... صبر رکھے بھائی وہ آپ ہی کے پاس آئے نگی از لان شرارت بھری آواز اسکو ہوش کی دنیا میں واپس لائی تھی..

.. اس نے گھور کر از لان کی طرف دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا...

.. تم آج کل کچھ زیادہ ہی بکواس کرنے لگے ہو میری خاموشی کا غلط فائدہ اٹھا رہے ہو آذان اپنی چوری پکڑے جانے پر سنجیدگی سے بولا تھا... جبکی اسکی بات سن کر حارث اور از لان دونو ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دیے تھے...

.. بھائی آپ ہمیشہ ایسے کیوں رہتے ہے کبھی کبھی تو موقع ملتا ہے آپکو تنگ کرنے کا از لان اسکا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر منہ بسورتے بولا تھا..

... اور جبھی حارث کی نظریں حیا کے ساتھ آتی ردا پر گئی تھی حارث کو وہ آج اور دنوں سے بالکل الگ لگی تھی...

.. اس سے پہلے کی آذان اسکی بات کا جواب دیتا ردا نے حیا کو لا کر آذان کے برابر بیٹھا دیا تھا..  
 .. اسکے بیٹھنے کے بعد آذان نے حارث اور از لان کو آنکھ کے اشارے سے کچھ بھی کہنے سے مانا کیا تھا جرح کا مطلب سمجھتے ہی وہ دونو ہا سے ہٹ گئے تھے..

ردا کو حیا نے اپنے پاس روکا ہوا تھا پر وہ کچھ دیر تو کھڑی رہی پھر کچھ دیر بعد ان دونو کے پاس سے چلی گئی تھی اسکو وہاں اپنی موجودگی اچھی نہی لگ رہی تھی..

.. حیا کو آذان کے پاس بٹھانے کے بعد ہر کسی نے انکی جوڑی کی تعریف کی تھی اور یہ سچ بھی تھا دونو اس وقت لگ بھی بہت اچھے رہے تھے ایک ساتھ بی جان نے جا کر ان دونو کی نظر اتاری تھی...

... ردا دور کھڑی ان دونوں کی جوڑی کو دیکھ رہی تھی انکو دیکھ کر کوئی بھی کہہ سکتا ہے کی وہ ایک دوسرے کے لیے ہی بنے تھے اسکو اپنے خوابوں کے ٹوٹ جانے کا بہت دکھ تھا لیکن وہ کسی کو کیا کہتی غلطی تو اسکی تھی نا محبت تو اسنے کی تھی اس میں آذان یا حیا کا کیا قصور تھا..

.. دونوں ساتھ اچھے لگ رہے ہیں اس کے اپنے بالکل پاس سے حادث کی آواز سنائی دی تو اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو وہ اسی کو دیکھ رہا تھا..

.. بہت ہی خوش قسمت ہے حیا اس کو آذان جیسا اتنا پیار کرنے والا شخص ملا.. اس کے لہزے میں حد تھی.. جس کو حادث محسوس کر سکتا تھا..

.. اس کی بات سن کر وہ خاموش ہو گیا اب وہ اس کو کیا بتاتا.. کی دونوں اچھے تو لگ رہے تھے پر حیا خوش قسمت ہے یا نہیں یہ وہ نہیں کہہ سکتا تھا..

.. سب کی زندگی میں ایسا کوئی ضرور ہوتا ہے جو اس کو پیار کرتا ہے بس سامنے والے کو اس کے پیار کو سمجھنے اور پہچانے کی کوشش کرنی چاہیے حادث نے اس کی طرف دیکھ کر دو معنی بات کہی تھی...

.. اس کی بات سن کر اردا خاموش ہو گئی تھی اور ایسے ہی کھڑی ان دونوں کی دیکھتی رہی تھی...  
.. کچھ وقت تو وہ اس کا بولنے کا انتظار کرتا رہا تھا پر جب وہ کچھ بولی نہیں تو حادث مایوس ہو کر جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا تھا..



... اور میں وہ پیار سمجھنا نہی چاہتی ہوں اور نا ہی پہچاننا چاہتی ہوں وہ حارث کو دور جاتا ہوا دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی..

... جب مجھے تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے محبت نظر آگئی حارث تو پھر آذان تم کیوں میری آنکھوں میں اپنے لیے پیار کیوں نہی دیکھ سکے اسنے بہت ہی دکھی ہو کر سوچا تھا وہ شروع سے ہی جانتی تھی کی حارث اسکو پسند کرتا ہے پر اسکے دل میں تو آذان تھا تو وہ کیسے اسکی محبت کا جواب محبت سے دے دیتی اور اس لئے وہ اس سے بچتی رہتی تھی..

فنکشن کافی دیر تک چلا پھر نبی نے حیا کو کمرے میں بھجوا دیا تھا روم میں آتے ہی اسنے سب سے پہلے اپنے سارے زیور اتارے تھے پھر ڈرینگ روم میں جا کر ہلکا سا سوٹ پہن کر نکلی اپنا سارا میکپ اتار کر وہ سونے کے لیے لیٹ گئی کیوں کی اسنے سوچا تھا کل کی طرح آذان آج بھی نہی آگیا کچھ وہ تھک بھی گئی تھی لیٹتے ہی سو گئی تھی..

... آج اسکو اپنے روم میں جاتے ہوئے کچھ الگ ہی احساس ہو رہا تھا اسنے دروازہ کھول کر بند کیا روم میں نائٹ بلب کی روشنی پھیلی ہوئی تھی اسنے جیسا سوچا تھا بالکل ویسا ہی ہوا تھا وہ ڈرینگ روم میں گیا اور چیلنج کر کے واپس

آیا اور سیدھا آکر بیڈ کے دوسری سائیڈ لیٹ گیا تھا ہلکی روشنی میں وہ حیا کو آرام سے دیکھ سکتا تھا وہ کروٹ لیے ہوئے سو رہی تھی آذان اسکی طرف کی کروٹ کے بل لیٹ گیا اور آنکھیں بند کر لی۔

.. اسکی آنکھ کسی کی موجودگی کے احساس سے کھلی تھی نیند میں ہونے کی وجہ سے پہلے تو اسکو کچھ سمجھ نہی آیا پر جب اپنے برابر میں آذان کو لیٹے دیکھا وہ اسکی طرف ہی کروٹ کے بل لیٹا تھا اسکو دیکھتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور بیڈ سے اترنے لگی۔

.. اس روم سے جانے کے بارے میں سوچنا بھی مت اسنے ایک جھٹکے سے حیائی کلائی کو تھام کر سرد آواز میں کہا تھا... وہ سویا ہوا نہی تھا بس ایسے ہی آنکھیں بند کر کے لیٹا ہوا تھا۔

... اسکی سرد آواز اور اپنی کلائی اسکے مضبوط ہاتھوں میں دیکھ کر حیا کو ایک پل کے لیے کچھ سمجھ نہی آیا تھا کی وہ کیا کرے وہ تو سوچ رہی تھی کی آذان سو رہا ہے اور اسکے تو وہم گمان میں بھی نہی تھا کی وہ اس روم میں آجایگا اور آکر آرام سے لیٹ بھی جایگا۔

... تم یہاں کیا کر رہے ہو وہ آذان کی طرف بنا دیکھ بولی تھی اور اس میں اتنی بھی ہمت نہی تھی کی وہ اپنی کلائی اس سے آزاد کروالے۔

... شاید تم بھول گئی ہو یہ گھر اور یہ روم بھی میرا ہے اور یہ روم میرا ہے تو مجھے اس وقت اپنے روم میں ہی ہونا چاہیے آذان اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا وہ ابھی بھی اسکی کلائی تھامے لیٹا ہوا تھا...

... آذان کی بات سن کر حیا نے ایک نظر اسکو دیکھا پر بولی کچھ نہی تھی وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا وہ اب کیا کریگی وہ یہ ہی سوچ رہی تھی جب اسکی نظر سامنے رکھے صوفہ پر پڑی تھی... اسکو اپنی مشکل کا حل مل گیا تھا...

.... وہاں جانا بھی بھول جاؤ کیوں کی وہ تمہارے لئے بھی چھوٹا ہے آذان اسکی نظر و کا مطلب سمجھتے ہوئے اسکی کلائی چھوڑتے ہوئے بولا تھا...

... اسکی بات سن کر حیا ایک پل کے لئے حیران ہوئی تھی وہ کیسے سمجھ گیا کی وہ وہاں جانا چہ رہی تھی پھر اسنے سامنے رکھے صوفہ کو دیکھا وہ ٹھیک کہہ رہا تھا وہ واقعی اتنا بڑا نہی تھا اسکو مایوسی ہوئی تھی اور خود پر ترس بھی آ رہا تھا کتنا ظالم تھا یہ شخص اسکو یہاں سے جانے بھی نہی دے رہا تھا اب وہ کرے تو کیا کرے وہ اسی سوچ میں بیٹھی رہی تھی....

.. اب پوری رات ایسے ہی بیٹھی رہنے کا ارادہ ہو تو وہاں بیٹھ سکتی ہو اسنے صوفہ کی طرف اشارہ کیا تھا اور اگر سونا ہے تو لیٹ جاؤ اور یہی لیٹنے کی عادت بھی ڈال لو وہ اسکو حقم دیتا سیدھا ہو کر لیٹا تھا..

... حیا کو اسکا اس طرح حقم چلانا بالکل بھی پسند نہی آیا تھا پر کیا کر سکتی تھی...

.. وہ کچھ دیر تو بیٹھی رہی جب کوئی اور راستہ نہی ملا تو بالکل کونے میں کروٹ سے لیٹ گئی تھی... اسکی موجودگی میں اسکو اب نیند تو نہی آنے والی تھی وہ پھر بھی آنکھیں بند کیے لیٹی رہی..

.. اسکے اس طرح سے کرنے پل آذان کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے پر برداشت کر کے لیٹا رہا..  
.. تم لندن کتنے سال رہی تھی کچھ دیر بعد اسکے کانوں میں آذان کی آواز آئی تھی وہ جانتا تھا کی وہ کتنے وقت تک وہاں رہی تھی پر وہ پھر بھی اس سے پوچھ رہا تھا...

.. پر حیا نے جواب دینا ضروری نہی سمجھا تھا وہ ایسے ہی لیٹی رہی تھی..

.. کچھ دیر تو وہ اسکے جواب کا انتظار کرتا رہا کیوں کی وہ جانتا تھا کی وہ سوئی نہی ہے جب اسنے جواب نہی دیا تو آذان نے غصے سے اسکا بازو پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کیا تھا..

... حیا اس حملے کے لیے تیار نہی تھی اسکے ایسا کرنے سے وہ اسکے بلکل پاس ہی آگئی تھی..

... تمہیں سنائی نہی دیا میں نے کیا پوچھا ہے آذان نے اسکے بازو پر اپنی گرفت سخت کی تھی جبکی وجہ سے حیا کے منہ سے کرہ نکلی تھی..

... آذان اسکی صبح والی بات نہی بھولا تھا جب اور اب بھی اسکی بات کا انگور کرنا اسکو مزید غصہ دلا گیا تھا.....

.. دو سال تکلف کی وجہ سے وہ صرف اتنا ہی بول پائی تھی اور اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد کروانے لگی..

.. میری بات ابھی ختم نہی ہوئی ہے اسکو ایسا کرتے دیکھ آذان نے مزید بازو سے اسکو قریب کیا تھا اب وہ اتنے قریب تھے کی دونو کی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے کو چھو رہی تھی..

.. مجھے نیند آرہی ہے حیا ابھی اس سے اپنا بازو چھڈوا رہی تھی پر اسکی گرفت سخت سے سخت ہوتی جا رہی تھی جس سے اسکو بہت تکلف ہو رہی..

.. آذان نے اسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا ایسے ہی لیٹا اسکی کاروائی دیکھ رہا تھا اور وہ اپنی پوری کوشش کر رہی تھی اس سے خود کو آزاد کرانے میں جب تقلف برداشت سے باہر ہو گئی تو اسکی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے تھے پر اسنے اپنی زبان سے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا..

اور بس یہ ہی وہ لمحہ تھا جب آذان کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی تھی اسنے آیت کا بازو چھوڑ دیا تھا اور کروٹ بدل کر لیٹ گیا تھا کل اور آج حیا نے جس طرح اسکی بات کو انگور کیا تھا یہ اسی کا غصہ تھا جواب وہ اس پر نکل رہا تھا پر اسکے آنسو دیکھ کر اسکو اپنی سختی کا احساس ہوا تھا وہ اسکو سزا دیکر بے سکون کرنا چاہتا تھا پر اب خود بے سکون ہو گیا تھا..

آیت بہت دیر تک لیٹی بے آواز روتی رہی تھی اسکی اس حرکت سے وہ اور بد غمان ہو گئی تھی.. وہ ہر بار اسکو نیا درد دیتا تھا جو آیت کے لئے برداشت کرنا مشکل ہوتا تھا.. اور آج بھی بنا کسی وجہ اور بنا کسی غلطی کے وہ اسکو سزا دے گیا تھا..

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو سب سے پہلے اسنے اپنے برابر میں دیکھا تو وہ جگہ خالی تھی وہ اسکے جاگنے سے پہلے ہی روم سے چلی گئی تھی وہ اٹھ بیٹھا اور رات والی بات یاد کرنے لگا تھا وہ اس پر سختی نہیں کرنا چاہتا تھا پر اسکی ضد اور اسکی

بات کا جواب نہ دینا آذان کے لیے ناقابل برداشت تھا وہ آذان شاہ تھا لوگ اس سے بات کرنے اسکے ساتھ کام کرنے کے لیے ترستے تھے اور ایک وہ تھی جو ہر بار اسکی بات کا جواب دینا بھی پسند نہی کرتی تھی جو اسکے غصے کو مزید بڑھا دیتی تھی ابھی وہ اسی کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا جب اسکا موبائل بجھا حارث کی کال تھی..

.. آذان تمہیں ایک بہت ہی ضروری چیز دکھانی ہے تم آسکتے ہو آج بھیا حارث نے اسکے کال پک کرتے ہی اپنی بات شروع کی تھی.. حارث آذان کی غیر موجودگی میں اسکا کام سمبھال لیتا تھا جس وجہ سے اسکورات ہی واپس جانا پڑا تھا..

.. اگر زیادہ ضروری ہے تو تم خود آجاؤ بی جان مجھے جانے نہی دینگے تم تو جانتے ہی ہو..

.. ٹھیک ہے میں شام میں آجاؤنگا آذان کی بات سن کر وہ بولا تھا بی جان کو وہ بھی اچھی طرح سے جانتا تھا کل ہی تو آذان کا ولیمہ ہوا تھا اور آج واپس جانا اسکے لیے ممکن نہی تھا...

.. حارث سے بات کرنے کے بعد وہ فریش ہونے کے لیے گیا اور کچھ دیر بعد واپس آکر نیچے چلا گیا تھا نیچے آکر وہ سیدھا لاؤنج میں آیا تھا اسکی سوچ کے متنبک سب اسکو اس وقت وہیں میل تھے از لان سنگل صوفہ پر بیٹھا تھا جبکی بی جان کے پاس حیاتی ٹیٹی تھی وہ دونوں از لان کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی..

.. حیا کی نظر اس پر پڑی تو اسکے مسکراتے ہوئے ایک دم سکڑ گئے تھے اسکے ایسا کرنے سے آذان کو اچھا نہی لگا تھا..

.. بھائی آپ وہا کیوں کھڑے ہے یہاں آئے نازلان کی اس پر نظر پڑی تو وہ بولا تھا..

.. پیٹا تم اٹھ گئے میں ابھی حیا کو تمہیں اٹھانے کے لئے بھیجنے ہی والی تھی بی جان کی بات سن کر آذان نے حیا کی طرف دیکھا تھا جو بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی..

.. بس بی جان ابھی ہی اٹھا ہوں اور بہت تیز بھوک لگی ہے ناشتہ لگوادیں وہ بات بی جان سے کر رہا تھا پر اسکی نظریں حیا کو ہی دیکھ رہیں تھی جو اسکو ایسے اگتور کر رہی تھی جیسے وہ بیٹھا ہو نہی نہی..

.. ہاں روکو میں رانی سے کہتی ہوں کی تمہارے لیے ناشتہ لگوادیں انہوں نے رانی کو آواز دی اور اسکے لیے ناشتہ لگانے کا حقم دیا تھا..

... حیا آذان کی نظریں خود پر جمی محسوس کر رہی تھی پر وہ اسکی طرف دیکھنا نہی چاہتی تھی...  
.. آپ لوگ نہی کر رہے ہے اس بار اسنے سبکی طرف دیکھا



تھا...

.. ہم نے آج اپنے بھابھی کے ساتھ ناشتہ کر لیا ہے اور ردانے اپنے روم میں تو بس اب آپ اکیلے رہ گئے ہیں  
اس بار جواب از لان کی طرف سے آیا تھا اتنے میں رانی نے آکر ناشتے کے لیے اسکو بلایا تو وہ اٹھا اور ایک نظر  
اس پر ڈالتا چلا گیا تھا وہ جانتا تھا رات والی بات کی وجہ سے وہ ایسا کر رہی ہے اور آذان کو اس بار اسکا ایسا کرنا برا نہیں  
لگا تھا...

ردایٹا میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں کی تم آؤ میرے پاس پر تم نہیں آئی تو میں نے سوچا میں خود ہی جا کر  
اپنی بیٹی سی مل لیتی ہوں کل کے بعد سے تم نیچے ہی نہیں آئی ہو بی جان ردا کے روم میں آکر اس سے شکایت کر  
رہی تھی جب سے آذان کی شادی کا پتا چلا تھا وہ کم ہی روم سے باہر نکلتی تھی..

.. بی جان میں آنے ہی والی تھی مجھے لگا آپ بھی تھکی ہوئی ہونگی اس لیے سوچا آپکو تھوڑا آرام کرنے دوں وہ بی  
جان کا ہاتھ پکڑ کر انکو بیڈ پر بیٹھایا اور انکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر بیٹھ گئی تھی..

... جبکی بی جان اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی اسی آنکھیں دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کی وہ رات کو روتی رہی ہے....

.. بس میں آگئی میں نے سوچا اپنی بیٹی سے اس بہانے معافی بھی مانگ لوں گی میں تمہارا خواب پورا نہیں کر سکی میری بیٹی مجھے معاف کر دینا بی جان باقیدہ رونے لگی تھی..

... بی جان آپ روئے مت اور آپ معافی کیوں مانگ رہی ہے اس میں آپکی تو کوئی غلطی نہیں تھی بلکی اس میں تو کسی کی بھی کوئی غلطی نہیں ہے آذان میرے نصیب میں نہیں تھا بی جان تو اسے کسی کی کیا غلطی بلکی غلط تو میں تھی جس نے بنا سوچے سمجھے آذان کے خواب دیکھ اس وقت ردائی آواز میں گہرا دکھ تھا..

.. میری بچی غلطی تو کسی کی نہیں ہے بس وقت اور حالات غلط ہے تم خود کو سمجھا لو دیکھنا تمہیں بہت ہی چاہنے والا شوہر ملیگا انشاء اللہ بی جان نے اسکو اپنی باہوں میں بھر لیا تھا..

.. بی جان میں سمجھل جاؤں گی بس تھوڑا وقت لگے گا آپ میری فکر نہ کرے اور اپنی صحت کا خیال رکھے میرے لیے بس بھی ضروری ہے.. اور اگر آپ چاہتی ہے کی میں خوش رہو تو میرے لیے دعا کرے کی میں خود کو سمجھا سکوں آنسو اسکے چہرے کو بھگور رہے تھے..

فکر کیوں ناکروں میری جان ماں بن کر پلا ہے تمہیں میں نے اور جب ماں کے بچے ہی خوش نہ ہو تو فکر تو ہوگی ہی.. بی جان نے اسکے آنسو صاف کیے تھے..

.. سب خوش ہیں بی جان اور رہی میری بات تو میں بھی بہت خوش ہوں کیوں کی آذان خوش ہے جس طرح انہوں نے اب تک ہم سب کو سمبھالا ہے خود کی زندگی کو بھول کر ہم سب کا خیال کیا ہے اب ان کا حق تو بنتا ہے نا خوشیوں پر میری دعا ہے بی جان وہ ہمیشہ ایسے ہی خوش رہے ردا کی آواز میں دکھ تھا کچھ کھونے کا جسکو باہر کھڑی حیانے بہت اچھے سے محسوس کیا تھا وہ صبح سے ردا سے نہی ملی تھی تو اس سے ملنے کا سوچ کر وہ اسکے روم کی طرف آئی تھی پر اندر سے آتی بی جان کی آواز سن کر اسکو وہیں روکنا پڑا تھا اسکو یہ جان کر بہت دکھ ہوا تھا انجانے میں وہ کسی کے خوابوں کو توڑ چکی ہے وہ چپ چاپ وہاں سے اپنے روم میں آگئی تھی اسکے اندر آگے اور کچھ سن نے کی ہمت ہی نہی تھی...

خوش رہنے کا حق تو سبکو ہی ہوتا ہے میری جان تمہیں بھی ہے اور دیکھنا اللہ نے تمہارے لیے کچھ بہتر ہی سوچ کر رکھا ہو گا اور تم دیکھنا ایک دن تم بھی آذان کی طرح خوشی سے رہو گی اپنے ہمسفر کے سہ بی جان نے اسکے لیے دعا کی تھی ہر بی جان کی بات سن کر ردا ہلکے سے مسکرا دی تھی اب وہ اور بی جان کو رورو کر پریشان نہی کرنا چاہتی تھی اسکے چہرے پر مسکان دیکھ کر بی جان کو کچھ سکوں ملا تھا وہ خود کو اسکا گناہ گنما بگر مان رہی تھی انکو پہلے آذان سے بات کرنی چاہیے تھی پر وہ نہی کر سکی تھی اگر انکو پتا ہوتا تو وہ ردا کو امید کی روشنی نادکھاتی پر کیا کر سکتے ہے کبھی کبھی انسان کے ہاتھ میں کچھ نہی ہوتا اور وہ بس بے بس ہو کر رہ جاتا ہے

ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ حیا سے شادی کیسے کر سکتا ہے یہ سب کر کے آخر کیا سبٹ کرنا چاہتا ہے اور میں اتنی بڑی غلطی کیسے کر گیا وہ میری نظروں کے سامنے رہا اور میں اسکو پہچان نہی سکا..

.. اسکے ہاتھ میں حیا اور آذان کے ولیمہ کے فنکشن کی تصویر تھی جو آج ہی اسکے آدمی نے لا کر دی تھی جنکو اس نے اس کام کے لیے لگا رکھا تھا..

.. میری سمجھ نہی آرہا ہے آخر یہ آذان شاہ مجھے چاہتا کیا ہے اسکو جب رانگ کال آتی تھی تو وہ یہ ہی سمجھتا تھا کی کوئی پیسو کے لیے یہ سب کر رہا ہے اور جب اس نے اسکی بیٹی کو اٹھانے کی بات کی تھی تو پہلی بار اسنے اس کال کے بارے میں غور کیا تھا اور یہ بھی ایک وجہ تھی حیا کو اپنی بیٹی بنا کر دنیا کے سامنے لانے کی پر آذان شاہ کو اس سے کیا چاہیے یہ بات وہ سمجھ نہی پا رہا تھا..

www.urdu novels mania.com

.. اسکو آذان شاہ تو شروع سے ہی پسند نہی تھا آج آذان کی وجہ سے اسکی کتنی ہی ڈیل ہاتھ سے نکل گئی تھی وہ یہ بھی جانتا تھا کی آذان جان بوجھکر بھی ایسا کرتا تھا پر وہ اسکی بیٹی کو بیچ میں کیوں لایا اور آخر وہ اس سے چاہتا کیا ہے اب یہ سب اسکی برداشت سے باہر تھا اور پولیس میں جانا نہی چاہتا تھا اسکو سب سے بڑھ کر اپنی اذت پیاری تھی..

... بتنی جلدی ہو سکے مجھے حیا کو اس کے پاس سے آزاد کرانا ہو گا اگر اس نے سچ اس کے سامنے اگل دیا کی وہ آیت نہیں حیا ہے تو میرا سارا بنایا پلان خراب ہو جائیگا اور اس کام کے لیے میرے پاس وقت بھی بہت کم ہے.. دلاور خان کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا...

تمہیں پکا یقین ہے یہ فاعل غلط نہیں ہے تم اچھے سے جانتے ہو کی میں اپنے کام میں غلطی پسند نہیں کرتا ہوں آذان اپنے ہاتھ میں موجود فاعل کو دیکھتے ہوئے بولا تھا..

..ہاں میرے آدمی کبھی غلط کام نہیں کرتے ہے اور یہ ریل فاعل کی ایک کاپی ہے اس فاعل کو حاصل کرنا اتنا آسان نہیں تھا پر تم تو جانتے ہو تمہارا حقم میرے لیے سر آنکھوں پر ہوتا ہے حارث سنجیدہ سا چہرہ بناتے ہوئے بولا پر اسکی آنکھوں میں شرارت تھی..

..میں مذاک کے موڈ میں نہیں ہوں حارث اور تم جانتے ہو یہ سب مذاک نہیں ہے وہ سنجیدگی سے بولا تھا...

..میں جانتا ہوں یہ سب مذاک نہیں ہے اور اس فاعل میں جو ہے بالکل سچ ہے اس بار کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے میرا یقین کرو حارث اسکو یقین دلاتے ہوئے بولا تھا اسکی بات سن کر آذان خاموش ہو گیا تھا..

.. جتنا جلدی ہو سکے ہمے لندن جانا ہو گا ہم اس میں کامیاب ہو گئے تو یہ ہماری سب سے بڑی جیت ہو گی کیوں کی اس کے بعد دلاور خان بالکل برباد ہو جائیں گا فائل کو ریڈ کرنے کے بعد آذان بولا تھا اسکو یقین تھا یہ ہار دلاور خان کی آخری بار ہو گی..

.. ہاں اور تم یہ بھی جانتے ہو کی اس کام کے لئے ہمیں حیا بھابی کو بھی اپنے ساتھ لے جانا ہو گا حارث نے اسکو یہ بات بھی بتانا ضروری سمجھا تھا..

.. ہاں میں جانتا ہوں اور اسکو ہمارے ساتھ جانا ہی ہو گا کیوں کی انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے اس کے لہزے میں سختی تھی جسے حارث نے باخوبی محسوس کیا تھا..

.. آذان میری ایک بات مانو گے حارث کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا

.. میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا حارث تم میرے دوست ہی نہیں میرے بھائی بھی ہو تم مجھے کچھ بھی کہہ سکتے ہو آذان کی بات سن کر حارث مسکرا دیا تھا..

.. اگر بھائی سمجھتے ہو تو میری ایک بات ماننا حیا بھابی بہت معصوم اور بہت ہی اچھی لڑکی ہے اسے کبھی دکھ اور  
تقلق مت دینا اس نے بہت کچھ سہا ہے زندگی میں حادث کے لہزے میں حیا کے لئے فکر تھی..

.. تم جانتے ہو حادث میں بنا وجہ کسی کو کوئی تقلق نہیں دیتا ہوں آگے وہ خود سمجھدار ہے اسے اتنا کہ کربات ختم کر  
دی تھی اور حادث اس کی بات کا مطلب سمجھ کر چپ ہو گیا تھا

.. تو پھر کب سوچا ہے جانے کا حادث نے اس سے حیا کے بارے میں اور بات کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا شاید وقت  
کے سہ وہ خود ہی بدل جائے اسکے ساتھ..

.. بی جان اجازت دے تو ایک دو دن میں نکلتے ہے پھر.. اور ہاں جو میں نے بولا تھا وہ کام ہو گیا.. آذان نے کچھ  
یاد آنے پر پوچھا..

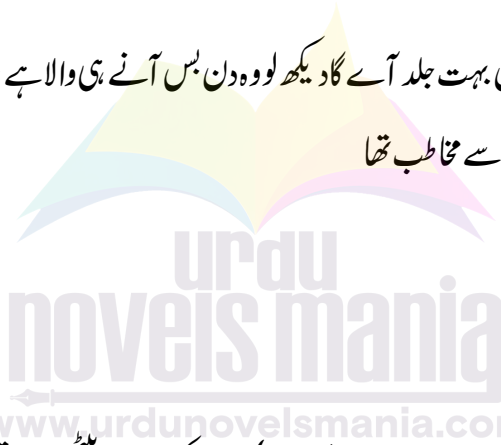
.. ہاں میں نے فوٹو اپنے ایک آدمی کے ہاتھ اسکے آدمیوں تک پہنچا دیے تھے اب تک تو وہ دیکھ بھی چکا ہو گا

..

.. دیکھنے دو اور تھوڑا دماغ لگانے دو اسکو وہ سوچتا رہیگا کی مجھ سے اسکی کیا دشمنی ہے اور میں وہاں اسکو ہار کے اور قریب لے جاؤنگا آذان کے لہزے میں پھر سے نفرت اور غصہ آگیا تھا...

.. ٹھیک ہے میں پھر بی جان سے مل لوں اسکے بعد جلا جاؤنگا اور مجھے خبر کر دینا میں تیاری رکھوں گا حارث اس سے اجازت لیتا نیچے چلا گیا تھا وہ پھر سے فائل کو دیکھنے لگا..

.. میں نے کہا تھا نہ خان وہ دن بہت جلد آے گا دیکھ لو وہ دن بس آنے ہی والا ہے جب میں اپنا کہا پورا کر کے دکھاؤنگا وہ اپنی سوچ میں خان سے مخاطب تھا



گھر میں اتنے سارے لوگوں کے موجود ہونے کے بعد بھی تم اکیلے کیوں بیٹھی ہو یا تمہیں اکیلے رہنے کا شوق ہے وہ لان میں لگے پودہ کو دیکھتی کسی گہری سوچ میں گم تھی جب اسے اپنے پیچھے سے کسی کی آواز آئی اسنے پلٹ کر دیکھا تو حارث کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا..



..نہی ایسی بات نہی ہے بس کبھی کبھی انسان کا اکیلے رہنے کا دل کرتا اور نہ اپنوں کو چھوڑ کر کون اکیلا رہنا پسند کرتا ہے.. اسنے حارث کی بات کا جواب دے کر گردن پھر سے موڑ کر پود ہو کو دیکھنے لگی تھی شام کا وقت تھا اور اس وقت ہر ابھر الاں بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا..

..اور اگر کوئی آپکے اکیلے پن کا ساتھی بننا چاہے اور آپکے اس کبھی کبھی کے اکیلے پن کو بھی دور کر دے پھر آپکو کبھی اکیلا پن محسوس ہی نا ہونے دے تو..

...اس بار حارث اسکے سامنے آکر اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا...

..اسکی بات سن کر ردانے ایک پل کے لیے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا اور اسکو کیا کچھ نہی نظر آیا تھا ان آنکھوں میں اپنے لیے پیارا ذات اور ہر وہ چیز جو وہ آذان کی آنکھوں میں اپنے لئے دیکھنا چاہتی تھی...

جب کوئی انسان اندر سے ہی اکیلا ہو تو کسی کی موجودگی بھی اسکا اکیلا پن دور نہی کر سکتی وہ اسکی آنکھوں میں زیادہ دیر دیکھ ہی نہی سکی تھی... اسنے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی تھی..

.. تم نے میری بات سمجھی نہیں شاید اگر کوئی تمہارے اکیلے پن کا ساتھی بننا چاہے نہ کی تمہارے اکیلے پن کو دور کرے اس بار حارث نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا تھا آج وہ سوچ کر آیا تھا کی رداسے اپنی دل کی بات ضرور کہہ دیگا کی وہ اسکو کتنا چاہتا ہے اور ابھی بھی وہ ایک چھوٹی سی کوشش کر رہا تھا اپنے دل کی بات اس تک پہنچانے کی جب کی وہ اسکی سننے کو تیار ہی نہیں تھی اور حارث آج ہار نہیں ماننا چاہتا تھا..

... ردانے حارث کی بات سن کر اسکی طرف دیکھا تھا اسے حارث کی باتوں میں سچائی لگی تھی اسکی آنکھیں جھوٹ نہیں بول رہی تھی پروہ بھی مجبور تھی اس لئے اسکی بات کا جواب نہ دے کر خاموشی سے اندر جانے لگی تھی جب حارث کی آواز پر اسکے قدم رکے تھے..

جب کوئی آپسے بات کرتا ہوا ہو تو اسکی بات کا بنا کوئی جواب دیے نہیں جانا چاہیے.. وہ اسکو جانتا ہوا دیکھ کر بولا تھا حارث کو اسکا یوں جانا اچھا نہیں لگتا تھا..

.. جن باتوں کا جواب ہمارے پاس نہ ہو اس میں خاموشی ہی اختیار کر لینی چاہیے ردانے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولی تھی اور پھر اس نے پھر سے اپنے قدم بڑھادیے تھے..

.. جس بات کا جواب ہم دینا نہی چاہتے اور خاموش ہو جاتے ہے اسے میری نظر میں بات سے بھاگنا بھی کہتے ہے اس نے اس کے جانے پر طنز کیا تھا...

.. مجھے بی جان بلار ہیں ہے وہ اسکی بات کو نظر انداز کرتی وہا سے بھاگی تھی وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا وہ اس سے بھاگ ہی تو رہی تھی..

.. اس کے اس طرح بھاگنے سے حارث مسکرایا تھا کیوں کی وہ جان گیا تھا کی جو بات وہ اس کو بتانے آیا تھا وہ بات اس تک پہنچ گئی تھی اور وہ دن بھی جلد آے گا جب وہ اس کو اپنے پیار کا یقین بھی دلا دیگا

ہمیشہ کی طرح آج پھر اس روم میں رونے کی آواز گنج رہی تھی یقین آج وجود بدل گیا تھا جو نور کو پچھلے دو مہینوں سے اس کمرے میں روتا ہوا دیکھتا تھا آج وہ خود اس کے جانے کے غم میں رو رہا تھا..

... دادا جان کی طرح آج نور بھی اس کو چھوڑ کر چلی گئی تھی اس کے دادا جان تو نور کے غم میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے اور آج نور بھی اپنا غم برداشت کرتی کرتی اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھی...

... اسکو آج لگ رہا تھا کی اسکا اس سے سب کچھ چھینتا جا رہا ہے جب وہ دس سال کا تھا تو ماں باپ کا سہارا انکے سر سے اٹھ گیا تھا اور پھر دادا جان اور بی بی جان نے ان تینوں کو سمبھالا تھا وہ لوگ اتنے امیر بھی نہ تھے دادا جان نے ان لوگوں کو پالا تھا وہ انکو کسی کمی کا احساس بھی نہ ہونے دیتے تھے... دادا جان کے چلے جانے کے بعد وہ بالکل ٹوٹ چکا تھا یقین اسکو سمبھالنا پڑا تھا اپنی نور کے لیے یقین وہ بھی آج اسکو اکیلا چھوڑ کر چلی گئی تھی اور آج اس پندرہ سالہ بچے کو لگ رہا تھا کی وہ آج بڑا ہو گیا ہے...

... تم کمزور مت بننا جیسے ہم تھے تم اتنے طاقتور بننا کی کوئی تمہارے ساتھ برا کرنے کا سوچے بھی نہ اور تم بدلہ لینا اپنی بہن کا جس نے تمہاری بہن کے ساتھ اتنا برا کیا ہے تم اسکو سزا دینا اسکو برباد کر دینا سب کچھ چھین لینا اسکا..

.. ایک دم اسکے کانوں میں نور کے آخری الفاظ گونجنے لگے تھے وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا..

... میں وعدہ کرتا ہوں نور تمہارے مجرم کو سزا دو نگا میں اسکے پاس اسکا کچھ بھی نہ رہنے دو نگاہ بھی ایسے ہی تڑپے گا جیسے تم تڑپتی تھی یہ میرا وادع ہے تم سے نور اس وقت پندرہ سال کا بچہ کہیں سے بھی نہ لگ رہا تھا اسکی آنکھوں میں بدلے کی آگ تھی جس میں وہ سب کچھ جلا دینا چاہتا تھا...

وہ جب روم میں آئی تو آذان کو اپنی جگہ پر لیٹا پایا تھا وہ کوئی کتاب پڑھ رہا تھا اور وہ اس لئے جان کر لیٹ آئی تھی اسنے سوچا آذان سو گیا ہو گا لیکن اسکو جاگتا دیکھ کر حیا ایک پل کے لیے رکی تھی پھر خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے ڈرینگ روم میں گھس گئی وہاں سے کافی ٹائم بعد نکلی تو بھی وہ جاگ رہا تھا وہ پھر اسکو نظر انداز کرتی ہوئی ڈرینگ ٹیبل کے پاس کھڑی ہو کر چیزے ادھر ادھر کرتی رہی...

... کچھ دیر ایسا کرنے کے بعد صوفہ پر بیٹھ کر معکیزین دیکھنے لگی اور آذان کے سونے کا انتظار کرنے لگی تھی..

.. جبکی آذان بظاہر تو بک پڑھ رہا تھا مگر اسکا سارا دھیان حیا کی حرکت پر تھا وہ جان بوجھ کر کتاب لے کر لیٹا رہا..

.. اگر نیند نہی آرہی ہے تو اپنی پیننگ کر لو ہم کل واپس جا رہے ہیں کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اسکو آذان کی آواز سنائی دی تھی اسکی آواز سن کر حیا نے چونک کر سامنے دیکھا تو وہ اسی کو دیکھ رہا تھا حیا کو لگا تھا اب تک وہ سوچکا ہو گا کیوں کی اسکو نیند آرہی تھی پر اسکی بات سن کر اب نیند اڑ گئی تھی.. وہ ایسے ہی بیٹھی رہی جیسے اسنے آذان کی بات سنی ہی نا ہو...

.. میں نے کیا بولا ہے اپنی پیننگ کر لو کل ہم جا رہے ہے اسکو ایسے ہی بیٹھا دیکھ کر وہ پھر سے بولا تھا اسنے پہلے ہی اپنی پیننگ رانی سے کروالی تھی اب اسکو حقم دے رہا تھا..

.. میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جا رہی ہوں اسنے بنا اسکی طرف دیکھ جواب دیا تھا اور ایسے بیٹھی رہی جیسے وہ بھاہو ہی نہیں..

.. اسکا جواب سن کر آذان کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے بک ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے اٹھ کر بیٹھا تھا..  
تم شاید بھول گئی ہو مجھے اپنی بات دوہرانے کی عادت نہیں ہے جو بولا ہے وہ کرو جا کر اس بار اس کی آواز میں سختی تھی..

.. میں بول رہی ہوں میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤنگی میں بیہانی جان کے پاس رہنا چاہتی ہوں مجھے یہیں رہنے دیں  
حیا کو اسکی سختی سے کی گئی بات سے ڈر تو لگا تھا مگر وہ اسکے ساتھ جانا نہیں چاہتی تھی اس لئے بولنا اسکی مجبوری تھی..

.. اسکو پھر سے ضد کرتے دیکھ کر آذان کو اپنے غصے پر کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا وہ ایک دم سے بیڈ سے اٹھا  
اور ایک ہی جست میں اسکے پاس جا کر اسکا بازو سختی سے اپنی گرفت میں لے کر اسکو اپنے مقابل کھڑا کیا تھا..

.. حیا پہلے کی طرح اب بھی اس حملے کے لئے تیار نہیں تھی اسکی سخت پکڑ سے وہ ڈر گئی تھی..

.. تمہیں میری بات ایک بار میں کیوں سمجھ نہیں آتی کیوں تم میری بات نامان کر مجھے زبردستی کرنے پر مجبور کرتی ہو بولو کیوں آذان اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا اس نے حیا کا دوسرا بازو بھی اپنی سخت گرفت میں لے لیا تھا..

.. اسکی سخت گرفت اور آنکھوں میں غصہ دیکھ کر اس میں بولنے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی آج تک اس سے کسی نے اس طرح بات نہ کی تھی یا اسکی زندگی ماں باپ کے علاوہ کوئی تھا ہی نہیں جو اس طرح بات کرے اسکی زندگی میں اتنا کچھ ہو گیا تھا لیکن پھر بھی اسکو عادت نہ ہوئی تھی ان سب کی اور آذان کو ایسے دیکھ کر تو اسکو آذان سے اور ڈر لگنے لگ جاتا تھا..

.. اپر سے اسکا خاموش رہنا اور اسکی بات نہ ماننا آذان کو اور غصہ دلا جاتا تھا جب کی اسی کے ڈر کی وجہ سے حیا کی بولتی بند ہو جاتی تھی اور آذان سوچتا تھا کی وہ ضد میں ایسا کرتی ہے...

.. جبکی شاید وہ یہ بھی بھول چکا ہے کی وہ اسکے ساتھ کتنا بڑا ظلم کر چکا ہے اگر حیا اسکے ساتھ ایسا کرتی ہے تو کچھ غلط نہیں تھا اگر وہ اپنی غلطی سمجھتا تو حیا کا اسکی بات ناماننا یا اسکی بات کا جواب نہ دینا برا نہیں لگتا..

.. میں کیا بول رہا ہوں سنائی نہیں دیا تمہیں اسکا خاموش رہنا آذان کو اور غصہ دلا رہا تھا..

.. مجھے بی جان کے پاس رہنا ہے وہ ڈرتے ڈرتے اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی آذان کے ڈر سے اسکے بولتے ہوئے ہونٹھ بھی کانپ رہے تھے.. آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے جو گرنے کو بے تاب تھے.. اور اسکی پھر سے سخت آواز پر وہ ر کے ہوئے آنسو بہنے لگے تھے..

.. جی.. آذان کی نظر اسکی آنکھ سے گرتے آنسو پر پڑی آنسو کے سفر کے ساتھ ساتھ آذان کی آنکھیں بھی سفر کر رہی تھی اسکو یہ منظر بہت ہی خوبصورت لگا تھا اسکا آنسو تو ٹوٹ کر زمیں پر گر گیا تھا پر آذان کی نظریں اسکے کانپتے ہونٹھوں پر رکی تھی آذان نے حیا کو مزید اپنے قریب کیا تھا اتنا کی دونوں کے بیچ بہت ہی کم فاصلہ رہ گیا تھا.. حیا اسکی اس حرکت سے بوکھلا گئی اس نے خود کو دور کرنا چاہا پر آذان کی گرفت اب سخت نہی پر مضبوط تھی..

.. آذان نے ایک ہاتھ سے آیت کے چہرے پر آے بال پیچھے کیے اور پھر سے نظریں اسکے ہونٹھوں پر رکی جیسے ہی وہ اس پر جھکنے لگا تھا حیا نے موقع کا فائدہ اٹھایا تھا اور ایک جھٹکے سے خود کو اس سے آزاد کرا کر دور ہوئی تھی...

.. آذان کو اس طرح کرنا بالکل اچھا نہی لگا تھا پر خود پر ضبط کر گیا گیا تھا..



.. جب میرے غصے کو برداشت نہی کر سکتی تو میری بات ایک بار میں ہی ماں لیا کرو اب جاؤ اور اپنی پلنگ کرو جا کر میں اب دوبارہ نہی کہو نگا وہ ایک نظر اسکو دیکھتا بیڈ پر آکر لیٹ گیا تھا اور حیا اپنے آنسو پتی پلنگ کرنے چلی گئی تھی جانتی تھی اب وہ اسکو لے جا کر ہی رہیگا اور ہر بار کی طرح وہ اب بھی کچھ نہی کر سکے گی

نور تمہارے مجرم کو سزا ملنے والی ہے اور وہ دن دور نہی ہے جب وہ پوری طرح برباد ہو جایگا میں نے وداع کیا تھا نہ کی میں اس سے اسکا سب کچھ چھین لوں گا اور وہ تڑپا جس طرح تم تڑپی تھی اسنے جو تمہارے ساتھ کیا اسکی سزا تو اسکو ملنے والی ہے...

.. وہ نور کی قبر کے پاس بیٹھا اسکو اپنا وعدہ یاد دلارہا تھا اور پچھلے پندرہ سلو سے وہ روز اسکی قبر پر آتا تھا کتنا کچھ بدل گیا تھا ان پندرہ سالوں میں وہ پندرہ سالہ بچہ آج جوان ہو چکا تھا سب کچھ بدل گیا تھا اسکی زندگی میں آج وہ پہلے کی طرح کمزور نہی تھا آج وہ اتنا طاقتور بن گیا تھا کی کوئی اسکو ہرا نہی سکتا ہے...

... ان گزرے پندرہ سالوں میں اس نے اپنا ایک نام بنایا تھا جسکو دنیا آذان شاہ کے نام سے جانتی تھی وہ بچپن سے ایسا نہی تھا بس زندگی میں ملے دکھوں نے اسکو ایسا بنادیا تھا اسکی بہن کے ساتھ ہوئے حادثے نے اسکی بہن کے

ساتھ ساتھ اسکا بھی سب کچھ چھین لیا تھا اسنے ہسنا مسکرا کر انا چھوڑ دیا تھا وہ پورا بدل گیا تھا صرف ایک چیز تھی جو وہ نہی بھولا تھا اور وہ تھا اسکا بدلہ ..

... ایک بار ہر روز کی طرح وہ نور کی قبر پر بیٹھا تھا جب اسکی ملاقات حارث سے ہوئی انہی دنوں اسکے والد کا انتقال ہوا تھا اسکا غم دیکھ کر اذان کو اپنا غم یاد آ گیا تھا اور یوں ان دونوں ملاقات دوستی میں بدل گئی تھی اذان کا کوئی دوست مل گیا تھا اور پھر اسنے حارث کو اپنے بارے میں بتایا تھا حارث کو نور کے بارے میں سن کر بہت دکھ ہوا تھا اور پھر یوں حارث اذان کے ہر کام میں اسکی مدد کرنے لگا تھا یوں حارث ان کے گھر کا ایک ممبر بن گیا تھا...

... صرف بی جان اور ردا اذان کے بدلے کے بارے میں کچھ نہی جانتی تھی اور اذان نے بتانا ضروری نہی سمجھا تھا پر ازلان کو حارث نے سب کچھ بتا رکھا تھا اور یہ بات اذان نہی جانتا تھا وہ ان سب کو ان سب سے دور رکھنا چاہتا تھا اور یہ ہی وجہ تھی کی اسنے شہر سے باہر انکے لئے گھر بنایا ہوا تھا... وہ اپنی سوچوں میں گم تھا جب اسکا فون بجاتا تھا حارث کا نمبر دیکھ کر اسنے کال ریسیو کی تھی.

ویسے بی جان بھائی نے شادی کر کے بہت اچھا کیا ہے اور اس کا سب سے زیادہ فائدہ مجھے ہوا ہے از لان پاس بیٹھی حیا کو دیکھتے ہوئے شرارت سے بولا تھا..

.. اسکی بات سن کر رد اور بی جان نے نہ سمجھنے والے انداز میں اسکی طرف دیکھا تھا شام کا وقت تھا وہ لوگ لان میں بیٹھے کافی پی رہے تھے جبکی آذان صبح سے ہی اپنے کمرے سے نہ نکلا تھا وہ جب یہاں آتا تھا آفس تو نہی جاتا تھا پر یہیں سے بیٹھے بیٹھے وہ اپنے آفس کا کام کرتا رہتا تھا...

.. اچھا کیا فائدہ ہوا ہے ہمیں بھی تو پتا چلے بی جان مسکرا کر بولی تھی...

.... میرا فائدہ یہ ہوا ہے کی میں آپ لوگوں کی کپنی سے بور ہو گیا ہوں اب مجھے نئی کپنی مل گئی ہے بھابھی کی جو ردام سے تو کئی گنہ بہتر ہے اسنے ردا کی طرف منہ بنا کر کہا تھا...

... وہ تینو از لان کی بات سن کر اسکے جواب کا انتظار کر رہی تھی کی پتا نہی اسکو کیا فائدہ ہوا اسکا یہ جواب سن کر بی جان تو ہنس پڑی تھی اور حیا بھی مسکرا دی تھی جبکی ردا کا منہ بن گیا تھا...

... کتنے برے انسان ہو تم از لان ہمارے ہی منہ پر ہماری برائی کر رہے ہو تم اب آنا کسی کام کے لئے میرے پاس پھر دیکھتی ہوں تمہیں تو میں ردا نے ایک مکہ اسکے بازو پر مرتے ہوئے بولی از لان اور وہ دونوں ایسے ہی آپس میں لڑتے رہتے تھے..

.. یہ تو غلط بات ہے از لان رد اور بی جان کی کپنی میں کوئی بور ہی نہی ہو سکتا ہے حیا نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا اور یہ سچ بھی تھا ان کچھ ہی دنوں میں وہ ان لوگوں کے بہت قریب ہو گئی تھی..

اور میرے بارے میں کیا خیال ہے آپکا اس بار از لان نے اپنے بارے میں جاننا چاہا تھا..

.. تم سب سے الگ ہو کیوں کی تم اپنے ساتھ ساتھ دوسرو کو بھی خوش رکھتے ہو سبکے چہروں پر خوشی لاتے ہو اور یہ بات تمہیں سب سے الگ بناتی ہے اس نے کھلے دل سے اسکی تعریف کی تھی اسکی بات سن کر بی جان اور ردا نے مسکرا کے اسکی طرف دیکھا تھا جیسا بھی تھا ردا وہ کو بہت اچھی لگی تھی اتنا خوبصورت ہونے کے بعد بھی اس میں کوئی بناوٹ کوئی دیکھاوا نہی تھا..

.. بھابھی بس آپ یہیں رہیں اور روز میری تعریف کرتی رہے یہ ردا تو بل جل کر راکھ ہو جائے گی اسنے ردا کو پھر چڑایا تھا..

... ایسا تو فلحال ممکن نہی ہے کیوں کی تمہاری بھابھی جا رہی ہے واپس آذان سامنے آتا بولا تھا اسکی آواز سن کر تینوں نے اسکی طرف چونک کر دیکھا تھا وہ سمجھے نہی تھے اسکی بات جب کی حیا نے اسکی طرف نہی دیکھا تھا وہ جانتی تھی وہ کیا بات کرنے والا ہے..

.. کیا مطلب ہے آذان کہاں جا رہی ہے حیا بی جان نے اسکے پاس آتے ہی پوچھا تھا..

.. صرف حیا نہی بی جان میں بھی دراصل میری کل ایک بہت ضروری میٹنگ ہے جس کی وجہ سے ابھی ہمے جانا ہو گا..

.. وہ بی جان کے پاس آکر بیٹھا تھا اور سامنے ردا اور ازلان کے ساتھ بیٹھی حیا کو دیکھا..

.. بلیک اینڈ ریڈ کلر کے سوٹ میں سر پر اچھی طرح دوپٹہ لٹے وہ ہمیشہ کی طرح اسکو خوبصورت لگی تھی ہر کلر اس پر کھلتا تھا...

.. اگر تمہاری میٹنگ اتنی ضروری ہے تو میں نہیں روکوں گی لیکن میں حیا کو نہیں جانے دوں گی ابھی تو میں اپنی بیٹی کے ساتھ ٹھیک سے رہی بھی نہیں ہوں تم بعد میں آکر لے جانا فحاش نہیں..

... بی جان کی بات سن کر حیا کو خوشی ہوئی تھی اسنے محبت بھری نظروں سے بی جان کی طرف دیکھا انجانے میں وہ اسکی مدد کر رہی تھی جبکی آذان کو اسکے چہرے پر اسکے ساتھ نہ جانے کی خوشی دیکھ کر بہت برا لگا تھا..

.. آپ ٹھیک کہہ رہی ہے بی جان پر میں سوچ رہا تھا کی کل کی میٹنگ کے بعد میں اور حیا کہیں گھومنے جائینگے کچھ دن کے لیے پھر واپسی پر میں حیا کو آپکے پاس چھوڑ دوں گا..

.. اسنے انکو اپنے آگے کے پلان کے بارے میں بتایا تھا..

.. اسکی بات سن کر بی جان خاموش ہو گئی تھی وہ کیا کہہ سکتی تھی جب وہ سب کچھ سوچ کر بیٹھا تھا اور سہی بھی تھا شادی کے بعد تو ہر کوئی گھومنے پھرنے جاتا ہے اور یہ بات انہوں نے انکے لئے سوچی ہی نہیں تھی جبکی یہ کام انکا تھا انکو برا لگا تھا کی یہ بات خود انکو آذان سے کرنی چاہیے تھی..

... بی جان کو خاموش دیکھ کر حیا کی ساری خوشی ختم ہو گئی تھی ایک امید کی کرن تھی جو اس میں جاگی تھی پر آذان نے اس سے یہ ایک چوٹی سی خوشی بھی چھین لی تھی..

.. بھائی آپ سیدھی طرح بولو نانی آپ بھابھی کو بنیمون پر لے جانا چاہتے ہو ویسے کہاں لے جانے کا ارادہ ہے ازلان کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھا ایک دم بولا تھا..

.. یہ تو میں بس اپنی بیوی کو ہی بتاؤں گا اسنے جیسے بات ہی ختم کی تھی اور حیا کی طرف دیکھا جو اسکو نذر انداز کیے بی جان کی طرف دیکھ رہی تھی..

.. آذان کی بات سن کر ایک درد سا تھا جو ردا کے دل میں ہوا تھا اپر سے آذان کا حیا کو بار بار دیکھنا ردا کو درد میں ڈال رہا تھا اسکو حیا سے جلن نہی ہو رہی تھی بس اپنے خواب ٹوٹ جانے کا درد تھا جسکو دبا کر وہ بیٹھی تھی..

.. حیا بیٹا تم جو اپنا سامان پیک کر لو جا کر پھر تمہیں نکلتا بھی ہے بی جان اسکو بولا تھا.. جواب چپ چاپ بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی...

اسکی ضرورت نہی ہے بی جان سب پینگ ہو چکی ہے میں نے رانی سے کروالی ہے بس اب ہمے نکلتا ہو گا وہ اٹھتے ہوئے بولا تھا..

.. اسکی جھوٹی بات سن کر حیا حیرت سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی کتنا جھوٹا ہے یہ شخص اپنے پر یوار والوں سے جھوٹ بول کر اسکو ذرا برا نہی لگتا ہے اس نے جل کر سوچا تھا..

.. ابھی سے جا رہے ہو کھانا کھا کر جانا اتنی بھی جلدی کیا ہے اس بار بی جان ناراضگی سے بولی تھی..

.. نہی بی جان کھانے کے لیے رکے تو رات ہو جائے گی کھانا ہم وہا جا کر ہی کھا لیکن حیا تم تیار ہو کر آ جاؤ ہم بس اب نکلتے ہے اسنے حیا کو بولا تو وہ بنا کچھ کہے چلی گئی تھی اور کچھ ہی دیر بعد وہ لوگ شاہ ہاؤس سے آذان ویدا کے لئے چل دیے تھے.

پہلے کی طرح اس بار بھی سفر خاموشی سے سٹا تھا پہلے وہ وہاں جانا نہی چاہتی تھی اور اب وہاں سے آنا نہی چاہتی تھی بہت ہی ستمگر تھا اسکا ہمسفر اسکے ساتھ وہی کرتا تھا جو وہ نہی چاہتی تھی..

انکو آتے آتے رات ہی ہو گئی تھی.. انکی گاڑی پورچ میں آکر رکی تو وہ اس سے پہلے گاڑی سے نکل کر اندر کی طرف چل دی تھی اسنے اس بڑے سے گھر میں قدم رکھا تو اسکے زخم پھر سے ہرے ہو گئے تھے وہاں کچھ دن اسکے سکوں سے گزرے تھے پر بھا پھر واپس آکر اسکو بلکل اچھا نہی لگا رہا تھا وہ دھیرے دھیرے چلتی اندر آئی تو سبھی ملازم اپنے کام میں لگے ہوئے تھے..

.. السلام علیکم بڑی بیگم آپکے لیے پانی لاؤں ایک ملازمہ اسکے پاس آتے بولی تھی..

... رحمت خالہ بی جان کی ہی خاص ملازمہ تھی جو یہاں آذان کے پاس کام کرتی تھی اور اب بی جان نے انکو فون کر کے ہدایت دی تھی کی وہ اسکا اچھے سے خیال رکھے..

.. وعلیکم السلام نہی میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں اس وقت اسکا کچھ بھی کھانے یا پینے کا دل نہی کر رہا تھا وہ انکے سلام کا جواب دیتی رکی نہی تھی اپنے کمرے کی طرف چل دی تھی اسی گیٹ روم میں جس میں وہ بھا رہی تھی..

کہاں جا رہی ہو.. ابھی اس نے پہلی سیڑھی پر قدم ہی رکھا تھا جب آذان کی آواز اسکو اپنے پیچھے سنائی دی تھی..

..اپنے کمرے میں وہ نیچے زمین کو دیکھتے ہوئے بولی تھی..

..میرا روم نیچے ہے اور نہی آذان اسکے جھکے سر کو دیکھ کر بولا تھا وہ سمجھ گیا تھا کی وہ گیسٹ روم کی بات کر رہی ہے..

..پر میں تو اپنے کمرے جا رہی ہوں وہ اپر ہے وہ اسکی سمجھ نہی آ رہا تھا وہ اپنے روم کی بات کیوں کر رہا تھا..

..میں نے بولا کی میرا روم نیچے ہے اور تم آج سے اسی روم میں رہو گی میرے ساتھ اسنے حیا کے سر پر بم پھوڑا تھا اسکو لگا تھا بی جان کی وجہ سے وہ اسکو اپنے ساتھ رہنے کے لیے مجبور کر رہا ہے مگر حیا تو ایسا کچھ نہی تھا پھر کیوں وہ ایسا کر رہا ہے حیا سمجھی نہی تھی..

..میں اسی روم میں رہنا چاہتی ہوں حیا نے اس بار اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا...



... میں نے کیا بولا ہے تم سے تم میرے روم میں رہو گی بات سمجھ نہی آتی تمہیں اس بار ازاں نے اپنا لہزا نارمل رکھا ہوا تھا.. اور اس بار میں انکار نہی سننا چاہتا ہوں وہ حیا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا...

.. پر میں.. آجاؤ اس سے پہلے کی وہ کچھ کہتی آذان اسکو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا اپنے روم کی طرف بڑھا تھا وہ اب کر بھی کیا سکتی تھی چپ چاپ اسکے پیچھے چل دی تھی..

.. اسکے پیچھے ہی اسنے آذان کے روم میں قدم رکھا تھا تو دیکھتی ہی رہ گئی تھی اسکا یہ روم بی جان کے گھر والے روم سے بھی بہت زیادہ خوبصورت تھا سامنے ہی کنگ سائز بیڈ تھا اور اسی طرح واش روم اور ڈریسنگ روم تھا ایک الگ چیز جو تھی وہ گلاس وال جس سے پورا لان نظر آتا تھا وہ اس روم کی ایک ایک چیز کو دیکھ رہی تھی..

.. وہ چلتی ہوئی گلاس وال کے پاس آئی تھی رات میں لائٹ کی روشنی میں لان بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا..

.. کتنا خوبصورت ہے بالکل خوابوں کی طرح وہ بے دھیانی میں بول گئی تھی اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی وہ ایک دم چپ ہو گئی تھی..

..ہاں بہت ہی خوبصورت ہے وہ اسکی کمر پر بیکھرے بالوں کو دیکھتے ہوئے بولا تھا آج پہلی بار اسنے حیا کے کھلے بال دیکھ تھے جو کافی لمبے تھے آذان کو حیا کا اپنے روم کو اس طرح دیکھ کر کھونا اور بے ساختہ تعریف کرنا اچھا لگا تھا..

.. آذان کی آواز اپنے قریب سن کر وہ ایک دم مڑی تھی اور آذان کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر وہ گھبرا گئی تھی..

..مجھے اچھا لگا تمہیں یہاں بھی کچھ تو اچھا لگا وہ اسکی جھکی پلوں کو دیکھ رہا تھا اسنے اسکے بہت روپ دیکھ تھے ہر روپ سب سے الگ تھا..

.. غلط لگا تمہیں مجھے یہاں کچھ اچھا لگ ہی نہیں سکتا ہے وہ پھر اسکی بات سے انکار کر رہی تھی  
.. اور اسکا ایسا کرنا ہمیشہ اسکو غصہ دلادیا کرتا تھا۔ اب بھی ایسا ہی ہوا تھا اسنے جھٹکے سے اسکے بالوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا..

.. آج تم یہ آخری بار بول رہی ہو اگر آج کے بعد تم نے مجھے آپ کہ کر مخاطب نہیں کیا تو یاد رکھنا تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا اسنے ایک جھٹکے سے اسکو آزاد کیا تھا آذان کو حیا کا اسکو تم کہ کر بلانا شروع سے ہی اچھا نہیں لگتا تھا اسنے سوچا تھا وہ آرام سے یہ بات اسکو سمجھا دیگا مگر ایک تو پھر اسکی بات کا انکار کرنا اپر سے تم کہ کر مخاطب کرنا آذان کو

مزید غصہ دلا گیا تھا وہ چاہتا تھا کی وہ اس پر سختی نہ کرے مگر وہ ہر بار کچھ ایسا کر جاتی تھی کی اسکو نہ چاہتے ہوئے بھی اس پر سختی کرنی پڑتی تھی ابھی بھی ایسا ہی ہوا تھا...

.. ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ خوش ہوا تھا کی حیا کو اس سے جڑی کوئی چیز اچھی لگی تھی مگر پھر اسکا مکر جانا اس سے برداشت نہی ہوا تھا..

وہ ایک نظر اسکو دیکھتا واشروم میں گھس گیا تھا جبکی حیا وہیں گلاس وال سے لگ کر بیٹھ گئی تھی اور اب وہ تھی اور اسکے نہ رکنے والے آنسو..

.. جب وہ واشروم سے باہر آیا تو وہ ابھی بھی ایسے ہی بیٹھی ہوئی تھی وہ باہر چلا گیا کچھ ہی دیر بعد حادث بھی آگیا تھا راحت بی اسکی کھانے کے لیے بلانے آئی تھی پر اسنے منا کر دیا تھا اسکی بھوک مرچکی تھی اس وقت اسکو بی جان بہت یاد آرہی تھی اس لیے وہ یہاں نہی آنا چاہتی تھی وہ کچھ دیر تو ایسے ہی بیٹھی رہی پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی بیڈ پر آکر لیٹ گئی تھی کیوں کی بھائیڈ کے علاوہ کوئی اور چیز نہی تھی لیٹنے کے لیے..

جب وہ کمرے میں آیا تو حیا کو بیڈ کے بلکل کونے میں سو تاپایا تھا اسنے اسکے ساتھ کھانے کے لیے زبردستی نہی کی وہ جانتا تھا بی جان کے پاس سے آنے کے بعد حیا تھوڑا اداس تھی اور پھر کچھ دیر ہونے والی بات کی وجہ سے بھی

اسنے زیادہ زور نہی دیا تھا وہ کپڑے پینچ کر کے آیا اور اپنی سائیڈ پر آکر لیٹ گیا کچھ دیر تو اسکی پیٹھ تو دیکھتا رہا پھر کروٹ بدل کر سونے کی کوشش کرنے لگا تھا اسکو بار بار آج والی اپنی حرکت یاد رہی تھی اسکو حیا کے سہ ایسا کر کے برا لگا تھا پر وہ کیا کرتا اس کو اپنا غصہ برداشت کرنا نہی آتا تھا جو اسی پر اتار کر ختم ہوتا تھا کچھ دیر بعد اپنی سوچوں میں ڈوبا وہ بھی گافل ہو گیا تھا

وہ صوفہ پر بیٹھی ہوئی کوئی بک پڑھ رہی تھی جب فون کی گھنٹی سے وہ ڈسٹرب ہوئی تھی اسنے سوچا کوئی ملازمہ آکر اٹھائیگی اس لیے وہ پھر سے اپنے کام میں لگ گئی تھی جب بہت دیر تک کوئی ملازمہ نہی آئی تو مجبورن اسکو اٹھنا پڑا تھا..

.. اسنے ٹائم دیکھا پانچ بج رہے تھے اسکو یقین ہو گیا تھا کی یہ ضرور ازلان ہی ہو گا کیوں کی اس وقت اسکو کافی پینے کی عادت تھی.. اور وہ اپنے روم میں منگواتا تھا..

.. ہاں جلدی بولو اچھا خاصا ڈسٹرب کر دیا تم نے مجھے وہ اپنی بک کو بیچ میں چھوڑ کر آنے کا غصہ اس پر نکال رہی تھی..

... کیا سہی میں آپ میری وجہ سے ڈسٹرب ہونے لگی ہے حارث کی شوق بھری آواز اسکے کانوں میں ٹکرائی تھی..

فون پر حارث کی آواز سن کر وہ ایک دم گھبرا گئی تھی اسکی اپنی جلد بازی پر جی بھر کر غصہ بھی آیا تھا کم سے کم اسکو نمبر دیکھ تو لینا چاہیے تھا..

.. وہ میں آپ کو نہی بول رہی تھی مجھے لگا ازلان ہو گا ردا خود پر قابو پاتے ہوئے بولی تھی..

.. جانتا ہوں آپ ہم سے کہاں کچھ کہتی ہے حارث نے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی وہ اس لڑکی کے لیے پاگل تھا اسکو سمجھنا چاہتا تھا بتانا چاہتا تھا پر وہ اسکی سنتی ہی نہی تھی اتنا تو وہ جان گیا تھا کی ردا کو اسکے جذبات کی خبر اور وہ کھل کر اسکو اپنی فیملنگس بتانا چاہتا تھا پر ردا ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی بہانہ کر کے بھگ جاتی تھی..

... آپکو کچھ کام تھا کیا حارث کی بات کو وہ نظر انداز کر کے بولی تھی..

.. ہاں کام تو ہے پر جس سے ہے وہ میری سنتا ہی نہی ہے آج حارث شکوہ کرنے کے موڈ میں تھا..

... آپ جسے سنانا چاہتے ہو اگر وہ سننا ہی نہیں چاہے تو آج ردانے بول دیا تھا وہ اسکو بتانا چاہتی تھی تھی کی جو وہ سوچ رہا ہے وہ ممکن نہیں ہیں ..

.. اسکو سننا ہو گا اور مجھے یقین ہے جو میں اسے سنانا چاہتا ہوں وہ سب سن کر وہ میری کبھی ہر بات پر یقین بھی کرے گی حارث کے لہزے میں ایسا کچھ تھا کی کچھ پل کے لیے رد کچھ بول ہی نہیں سکی تھی اسکی آنکھیں اسکی باتیں سن کر پتا نہیں اسکو ایک دم رد کو کیا ہونے لگا تھا جتنا وہ اس سے دور جانا چاہتی تھی وہ اتنا ہی اسکی سوچوں پر سوار ہو رہا تھا ...

.. تو میں اس خاموشی کو کیا سمجھوں وہ سنے گی میری بات رد کے خاموش رہنے پر وہ پھر سے بولا تھا اس بار اسنے بہت ہی پیار سے اس سے پوچھا تھا ..

.. پتا نہیں رد کی کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کیا بولے اسنے جلدی سے کہ کہ فون رکھ دیا تھا اور صوفہ پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی تھی اسکے کانوں میں بار بار حارث کی آواز گونج رہی تھی ردانے گھبرا کر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا ..

.. تمہیں پتا ہو یا نہیں یقین مجھے پتا ہے تمہیں اس بار وہ سننا ہو گا جو میں تم سے کہنا چاہتا ہوں حارث اپنی سوچوں میں اس سے مخاطب تھا

.....

کیا بکواس کر رہے ہو ایسا کیسے ہو سکتا ہے دلاور غصے سے اپنے خاص ملازم بشر کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا...

... خان میں سچ کہہ رہا ہوں آذان شاہ نور شاہ کا بھائی ہے وہ ڈرتے ڈرتے بولا تھا...

... بشر کی بات سن کر دلاور خان کو کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا..

پندرہ سال پہلے کیا اپنا گناہ یاد آیا تھا..

... جب اسکی نظر پہلی بار نور پر پڑی تھی تو وہ اس پر فدا ہو گیا تھا..

... اور پھر جب اسکو پتا چلا کہ نور کا اسکے دادا دادی اور دو چھوٹے بھائی کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے تو اسکے شیطانی دماغ میں ایک غلط سوچ آئی تھی اور اسی سوچ کو سچ کرنے کے لئے اسنے نور کو اپنے آدمی کے ہاتھوں اٹھوہ لیا تھا..

.. اور پھر اسکے بعد اس نے ایک معصوم لڑکی سے اسکی عزت اسکا سب کچھ چھین لیا تھا  
.. اس وقت وہ یہ بھی بھول گیا تھا کی وہ ایک بیوی اور ایک پانچ سال کی بیٹی کا باپ ہے ...

دلاور خان نے سوچا تھا وہ غریب لڑکی اسکا کچھ نہی بگاڑ سکے گی اور ایسا ہی ہوا تھا ...

... انہوں نے بہت کوشش کی نور کو انصاف دلانے کی پر وہ کچھ نہی کر سکے دلاور خان جیسے بڑے آدمی کے  
سامنے وہ کچھ نہی تھے

... نور کو اسکے مالی حالت سے کمزور دادا جان اور بی جان انصاف نہی دلا سکے تھے اور ایسا تو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے  
کمزور کے ساتھ کوئی انکی مدد نہی کرتا ...

... دلاور خان خوش تھا میسا اس نے سوچا تھا ویسا ہی ہوا تھا کوئی اسکا کچھ نہی بگاڑ سکا تھا وہ گناہ کر کے بھی آرام سے جی  
رہا تھا پر وہ یہ بھول گیا تھا کی کوئی دیکھے یا نہ دیکھ اللہ سب دیکھتا ہے اور وہ ہی ہے انصاف کرنے والا اور کمزور کی  
مدد کرنے والا ...



... اور اللہ کی ہی مدد سے آج آذان اتنا بڑا آدمی بن گیا تھا کی وہ آج اپنی بہن کے ساتھ برا کرنے والے کو سزا دے رہا تھا...

... خان اب کیا کرنا ہے بشر اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا جو کسی گہری سوچ میں گم تھا...

... بشر کی آواز سن کر وہ جو ماضی میں کھویا ہوا تھا حال میں واپس لوٹا تھا...

... اسکو یقین نہی آ رہا تھا کی اذان شاہ نور شاہ کا بھائی ہے اسنے تو کبھی سوچا بھی نہی تھا کی ایک دن ماضی یوں اسکے سامنے آکر کھڑا ہو جائیگا... اب اسکو سب سمجھ آ رہا تھا آذان کا اسکے بزنس میں نکلن کروانا اور اسکی بیٹی کو کڈ نیپ کروانا وہ یہ سب اس سے بدلہ لینے کے لئے کر رہا تھا..

... بشر تم اب سے آذان پر ہر وقت نظر رکھنا مجھے حیا کسی بھی حال میں چاہیے اب اسکا بیھا ہونا بہت ضروری ہے تم سمجھ رہے ہو نہ میری بات اسنے کچھ سوچتے ہوئے بشر کو کہا تھا..

... ٹھیک ہے خان بشر نے اپنے مالک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا... اور وہ اسے چلا گیا

.....

یہ لو آذان کل کی ٹکٹ تمہاری اور حیا کی صبح تم دو نو کو نکلنا ہے میں ن باقی سب انتظام بھی کروادیا ہے تم لوگوں کے لیے وہ اس وقت اپنی اسٹڈی روم میں بیٹھا کوئی فائل دیکھ رہا تھا جب حادثہ اس کے پاس آیا تھا..

.. تم نہی پل رہے ہو ساتھ اسکی پوری بات سن کر آذان بولا تھا مگر اسکی نظریں فائل پر ہی تھی..

.. نہیں کل ایک بہت ضروری میٹنگ ہے تم یہاں نہی ہونگے تو مجھے ہی سب سمبھالنا ہو گا اس لیے میں نہی جا رہا ہوں..

.. ہاں یہ بھی ٹھیک ہے اور یاد رہے اس بات کی کسی کو خبر نا ہو اس نے یاد دلانا ضروری سمجھا تھا..

.. ایسا ہی ہو گا تم آرام سے وہا جا کر اپنا کام کرو حادثہ نے اسکو یقین دلایا تھا..

اور اس کام کا کیا ہو اوہ ہو گیا آذان نے کچھ یاد آنے پر پوچھا تھا..

.. ہاں جیسا تم نے بولا تھا ویسا ہی کیا ہے سب انفارمیشن دلاور تک پھونچ چکی ہے...

... دلاور خان سوچتا تھا کی آذان کو کچھ خبر نہی ہے پر یہ اسکی بھول تھی جو خراب تک اس تک پہنچ رہی ہے  
سب آذان کے کہنے پر ہی ہو رہا تھا..

... آذان تمہیں کیا لگتا ہے جب حیا کو پتا چلے گا ہم وہاں کیوں جا رہے ہیں تو حیا جانے کے لیے مان جائے گی  
حارث کو یقین تھا وہ نہی مانے گی پروہ آذان کی رائے جاننا چاہتا تھا..

.. وہ اگر نہی بھی جانا چاہے گی تو بھی اسے جانا ہو گا حارث اور تم جانتے ہو ہی کام میرے لیے مشقل نہی آذان اپنی  
جگہ سے کھڑا ہوا اور حارث کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا..

.. میں جانتا ہوں یہ تمہارے لیے مشقل نہی ہے پر میں بس اتنا کہوں گا جو کرنا آرام سے کرنا اور اپنے غصے پر قابو  
کرنا حارث اسکو سمجھا رہا تھا وہ اچھے سے جانتا تھا کی اسکے انکار سے آذان کو یقین غصہ آجیگا..  
... جو حیا کے لیے اچھا نہی تھا..

.. میں اچھے سے جانتا ہوں حارث کیسے کرنا ہے اور کیسے نہی تم بس اپنی کل کی میٹنگ کی تیاری کرو..

.. اسکی بات آذان سمجھ گیا تھا اپنے غصے پر قابو کرنا اسکے لیے آسان نہی تھا اس لیے وہ اس بارے میں بات نہی کرنا چاہتا تھا..

... ہاں میں ایک فائل لینے آیا تھا اور مجھے تم سے ایک پرو جیکٹ کے بارے میں بات بھی کرنی تھی حارث اسکے ساتھ کچھ کام کی باتیں کرنے لگا تھا اسکو جو آذان سے کہنا تھا اسنے کہ دیا تھا مقصد صرف حیا کو آذان کے غصے سے بچانے کا تھا

ہم کل لندن جا رہے ہیں تم اپنی تیاری کر لو وہ گلاس وال کے پاس کھڑی تھی جب وہ اسکے پاس آکر بولا تھا..

.. لندن لیقن کیوں اسکی بات سن کر وہ چونکی تھی اور اس نے ایک دم جھٹکے سے مڑ کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا اور ایسا پہلی بار ہوا تھا جب اس نے خود سے آذان سے کچھ پوچھا تھا اور وہ بھی اسکی طرف دیکھ کر.. اور یہ بات آذان نے ہی محسوس کی تھی..

.. تم اچھی طرح سے جنتی ہو ہم لندن کیوں اور کس کے لئے جا رہے ہیں آذان نے دو ٹوک جواب دیا تھا..

... میں کہیں نہیں جا رہی ہوں آذان کی بات سن کر وہ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولی تھی بیوں کی وہ سمجھ گئی تھی کی وہ کس کے لیے وہاں جا رہا ہے..

میں نے تمہاری مرضی نہیں پوچھی ہے تمہیں بتایا ہے سمجھ گئی.. آذان کو اس کے اس جواب کی امید تھی اس لیے وہ اپنا غصہ برداشت کر کے بولا تھا جو اسکے لیے زیادہ دیر تک کرنا ممکن نہ تھا..

... میں نے بولنا آپسے کی میں کہیں نہیں جاؤنگی جو آپ چاہتے ہے اس بار وہ نہی ہو گا حیا اس سے ڈر تو رہی تھی پر ہمت کر کے بولی تھی..

... جو میں چاہتا ہوں وہی ہو گا اور تم کچھ نہی کر سکتی اس بار آذان سے برداشت نہی ہوا تھا اس نے ایک جھٹکے سے اسکے بالوں کو اپنی سخت گرفت میں لیا تھا اور گرفت اتنی سخت تھی کی حیا کے منہ سے کرہ نکلی تھی...

... نہی اس بار نہی ہو گا اس بار نہی میں ایک معصوم کی زندگی برباد نہی ہونے دوں گی تم کچھ بھی کر لو میں نہیں جاؤنگی اور تم اس تک نہی پہنچ پاؤ گے حیا کے اندر اتنی ہمت کہاں سے آگئی تھی وہ خود نہی جانتی تھی اور اس کا اس طرح سے بولنا آذان کو اور غصہ دلا رہا تھا اسکے ماتھے پر بہت سے بل پڑ چکے تھے...

... کیا کہا تم نے پھر سے بول نا آذان اسکے بالوں کو ایک جھٹکے سے چھوڑتا ہوا بولا تھا..

... آپ نے جو میرے ساتھ کیا ہے میری اذت میرا سب کچھ چھین لیا میں بے گناہ تھی اور اب میں اس معصوم بے گناہ کے ساتھ کچھ غلط نہی ہونے دوں گی چاہے آپ میرا قتل بھی کر دو پر جو آپ چاہ رہے ہو وہ میں نہیں ہونے دوں گی میں سب سمجھ گئی ہوں آپ بدلے کی آڑ میں اپنی ہوس..

... اس سے پہلے کی وہ اور کچھ غلط کہتی آذان کا ہاتھ اٹھا تھا اور اسکے گال پر نشان چھوڑ گیا تھا ابھی وہ ایک تھپڑ سے سمبھلی نہیں تھی کی ایک اور تھپڑ اسکے گال پر پڑا تھا دو سر تھپڑ اتنی زور کا تھا کی اسکا ہونٹ فٹ گیا تھا اور اس سے خون بھی نکلنے لگا تھا...

... اور تھپڑ کی آواز اتنی زور کی تھی کی باہر کھڑا حارث حیا کی تقلیف کا اندازہ کر سکتا تھا وہ اپراپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب اسکو آذان کی تیز آواز سنائی دی وہ اسکو روکنے کے لیے اسکے کمرے کی طرف چل دیا تھا پر حیا کے منہ سے جو لفظ اسنے سنے تھے ان الفاظ کو سن کر حارث کو آذان پر بہت غصہ آیا تھا اسنے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کی آذان کسی لڑکی کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے...

... حارث کو اس وقت حیا پر بہت ترس آ رہا تھا اسکو سزا ملی تھی بنا کسی گناہ کے...

وہ اندر جانا چاہتا تھا پر آذان کے غصے کو سوچ کر وہیں رک گیا تھا اور اب تھپڑ کی آواز سن کر اس سے وہاں کھڑا رہا  
نہی گیا تھا...

... تو وہ بے بسی سے اپنے کمرے کی طرف چلا دیا تھا اگر وہ جاتا تب بھی آذان اسکی نہی سننے والا تھا..

غاموش اب ایک لفظ اور مت بولنا تم جانتی کیا ہو میرے بارے میں بولو کیا جانتی ہو آذان کو اسکے ہونٹھ سے نکلتا  
خون دیکھ کر ایک پل کے لیے افسوس ہوا تھا اور یہ افسوس بس ایک پل کے لیے تھا اور وہ پھر سے غصے میں  
دبا ڈا تھا..

.. کیوں غاموش ہو جاؤں میں بولوں گی.. سب جان گئی ہوں میں آپکے بارے میں آپ ایک جھوٹے اور  
دھوکے باز انسان ہے کس طرح آپ اپنی فیملی کو دھوکھا دے رہے ہیں وہ لوگ تو کچھ بھی نہیں جانتے آپ بھارہ  
کر کیا کیا کام کرتے ہیں اور آپنے میرے ساتھ کیا کیا ہے اور اب ایک اور معصوم کو اپنا شکار بنا رہے ہو وہ آج  
پہلی بار اس سے تیز آواز میں بولی تھی... آج حیا اسے سب کچھ سنا دینا چاہتی تھی جو اتنے دنوں سے اسکے اندر بھرا  
ہوا تھا..

... بس خاموش اب ایک لفظ اور نہی اور اتنا مت بولو کی تمہیں بعد میں اپنی کبی باتوں پر افسوس ہو آذان نے غصے سے اسکا منہ اپنے ہاتھوں میں جکڑتے ہوئے کہا تھا حیا کی آواز ایک دم سے بند ہو گئی تھی اسکا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا..

... مجھے چپ کرانے سے کچھ نہی ہو گا آذان شاہ... وہ اپنا منہ اسکے ہاتھ سے چھڑواتے ہوئے بولی تھی...

... حیا میری نظروں کے سامنے سے ابھی اور اس وقت چلی جاؤ اس سے پہلے کی میں کچھ ایسا کر دوں کی بعد میں مجھے پکھتانا پڑے دفا ہو جاؤ یہاں سے..

.. آذان نے اس کو زور سے دھکا دیا تھا جس کی وجہ سے وہ گرتے گرتے بجی تھی..

.. اور اس ظالم شخص کو دیکھنے لگی تھی... کتنا ظالم ہے یہ شخص اسکے ساتھ اتنا برا کرنے کے بعد بھی اسی کو چپ کروا رہا تھا جبکی حیا کی نظر میں جو اسنے آذان کو بولا تھا غلط نہی بولا تھا...

... تم نے سنا نہی دفا ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے جب حیا کو وہیں کھڑے دیکھا تو آذان کا غصہ مزید بڑھ گیا تھا آذان کی آواز سے حیا ڈر گئی تھی اسنے آذان کی طرف دیکھا جبکی آنکھیں اس وقت لال ہو رہی تھی حیا کو اس وقت آذان سے خوف محسوس ہوا تھا وہ بھاگنے کے انداز میں روم سے نکلی تھی..



... اسکو کمرے سے باہر نکلنے کے بعد آذان نے پاس پڑا گلہ ان زمین پر زور سے دے کر مارا تھا...

.. جبکی آواز روم سے بھاگتی حیا نے سنی تھی اور اسکی رفتار مزید تیز ہو گئی تھی...

وہ کب سے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا ہوا تھا اسکو رہ رہ کر آیت پر بہت غصہ آ رہا تھا جو کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا حیا نے اسکے بارے میں جو بھی کچھ غلط بولا تھا وہ ناقابل برداشت تھا وہ بنا اسکے بارے میں جانے کیسے کچھ بھی بول سکتی تھی ہاں وہ مانتا ہے کی اسنے اسکے ساتھ غلط کیا ہے اپنی فیملی سے جھوٹ بولا ہے مگر اس سب کی کیا وجہ ہے وہ نہیں جانتی تھی اور اب بھی وہ دلاور خان کی بیٹی کے سہ کچھ غلط نہیں کرنے والا تھا ایک غلطی وہ کر چکا تھا ایک بے گناہ کو سزا دے کر اب وہ غلطی پھر سے نہیں کرنا چاہتا تھا اور آیت بنا کچھ جانے ہی اسکو اتنا کچھ کہ چکی تھی..

.. آذان کہاں کھوے ہوئے ہو میں کب سے تمہیں آواز دے رہا ہوں یہ روم کی کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے حارث کے لہزے میں غصہ تھا..

.. وہ اپنی سوچوں میں اتنا گم تھا کی حارث کا اسکے روم میں آنا اور اسکو آواز دینا اسنے سنا ہی نہیں تھا جب حارث نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو اس نے چونک کر حارث کی طرف دیکھا تھا..

... کیا ہوا اس معصوم پر اپنا غصہ نکال کر تمہارا دل نہی بھرا جو تم نے ان بے جان چیز کو بھی نہی چھوڑا حارث کی آواز پہلے سے کچھ تیز ہوئی تھی....

حارث اس وقت میرا بلکل بھی موڈ نہیں ہے تمہاری بکواس سننے کا اس لئے مجھے اکیلا چھوڑ دو...  
.. حارث کی بات کا مطلب سمجھ کر اس نے اپنا غصہ کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا..

کیوں چلا جاؤ میں یہاں سے..... میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ تم کبھی کسی لڑکی کے ساتھ اتنا برا کر سکتے ہو  
.. حارث دکھ سے بولا تھا..

... کیا مطلب تمہارا میں سمجھا نہی حارث کی بات سن کر آذان انجان بنتے ہوئے بولا تھا...

... تم اچھی طرح سمجھ رہے ہو میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں جو بات تم نے مجھے چھپائی تھی یقیناً آج وہ بات حیا کے منہ سے پتا چلی ہے تم تو کبھی بتاتے ہی نہی کیوں کی تم میں اتنا حوصلہ ہی نہی ہے کی تم اپنی غلطی کا اعتراف کر سکو آج حارث کو پہلی بار آذان پر غصہ آ رہا تھا اور اسنے اپنے غصے کو آذان سے چھپانے کی کوشش بھی نہی کی تھی...

.... تم اچھی طرح جانتے ہو حادثہ کی اس وقت ہمیں پتا نہی تھا کی وہ کون ہے آذان اپنے بچاؤ میں بولا تھا... اس وقت بھی وہ خود کو غلط نہی سمجھ رہا تھا...

... پتا ہونے یا نہ ہونے سے فرق نہی پڑتا بات ایک لڑکی کی عزت کی ہے اور تم اپنے بدلے کی آگ میں اتنا جل رہے تھے کی تم نے یہ تک نہی سوچا کی تم ایک لڑکی کے ساتھ کتنا برا کر رہے ہو... چاہے وہ حیا ہے یا آیت غلط تو تم ایک لڑکی کے ساتھ کر رہے تھے... حادثہ کو یقین نہی آ رہا تھا کی آذان ایک لڑکی کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے جسکی بہن کے ساتھ خود اتنا برا ہوا تھا...

... پتا ہے آذان سب سہی کہتے ہے ہم بدلے کی آگ میں سب کچھ بھول جاتے ہے کی کیا سہی ہے اور کیا غلط ہے اور ایسا تمہارے ساتھ ہوا ہے مجھے بہت افسوس ہے اس بات کا کی تم نے ایسا کیا حادثہ نے بہت ہی دکھ سے بولا تھا..

.... جسکی آذان بس چپ کھڑا سکی باتیں سن رہا تھا اسکے پاس حادثہ کو کہنے کے لئے الفاظ نہی تھے اور وہ سہی ہی تو کہ رہا تھا کچھ بھی تو غلط نہی کہا تھا اس نے...

.... مجھے یہ کہتے ہوئے تو برا لگ رہا ہے یقیناً آج مجھے تم میں اور دلاور خان میں کوئی فرق نہیں لگ رہا ہے.... حارث نے اسکی طرف افسوس سے دیکھتے ہوئے کہا تھا...

... میں اس جیسا نہیں ہوں حارث اسنے جو کیا اس سے صرف ایک زندگی برباد نہیں ہوئی حارث ہم سب برباد ہو گئے تھے میں نے اپنے اپنوکو کھویا ہے صرف اس دلاور کی وجہ سے...

میں مانتا ہوں گناہ میں نے بھی کیا ہے یقیناً میں نے حیا کو پل پل تڑپنے کے لئے نہیں چھوڑا اس سے شادی کی اسکو اپنا نام دیا یہ سب جاننے کے بعد بھی تو تم کیسے کہہ سکتے ہو کی مجھ میں اور دلاور میں کوئی فرق نہیں ہے آذان حارث کی ہر بات چپ چاپ سن رہا تھا پر اسکی اس آخری بات سے اسکا خون کھول اٹھا تھا وہ مانتا ہے اسنے غلط کیا پروہ دلاور خان جیسا بالکل نہیں تھا...

www.urdu novels mania.com

... آذان کی بات سن کر حارث چپ ہو گیا تھا اسکو اپنے غصے میں کہے الفاظ کا اب اندازہ ہو رہا تھا وہ آذان کو اتنا کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا پر غصے میں سب کچھ کہ گیا جو اسکو کہنا نہیں تھا...

... آذان مجھے معاف کر دو مجھے وہ نہیں کہنا چاہیے تھا پر جب مجھے پتا لگی تم نے حیا کے ساتھ اتنا غلط کیا ہے تو مجھے برداشت نہیں ہوا تھا وہ اپنی آخری کی گئی بات پر شرمندہ تھا...

... حارث مجھے اس وقت پلزا کیلا چھوڑ دو میں کچھ وقت اکیلا رہنا چاہتا ہوں آذان اسکی بات کاٹتے ہوئے بولا تھا...

.. آذان میری بات تو سنو حارث پھر سے بولا تھا....

... حارث میں نے کہا نا مجھے اکیلا رہنا ہے جاؤ یہاں سے اس بار آذان رخ موڑ کر بولا تھا تو حارث روم سے باہر چلا گیا تھا وہ جانتا تھا ابھی آذان غصے میں ہے جب اسکا غصہ ٹھنڈا ہو جائیگا تو وہ اسکی بات ضرور سنے گا۔

کیا ہوا رڈائیٹی میں کچھ دن سے دیکھ رہی ہوں تم بہت چپ چاپ رہنے لگی ہو...  
.. کوئی پریشانی ہے تمہیں بی جان ردا کے پاس آکر بولی تھی....

www.urdu novelsmania.com

.. وہ کافی دیر سے اسکولان میں اکیلا بیٹھا ہوا دیکھ رہی تھی جو آسمان میں دیکھتے ہوئے نہ جانے کن سوچوں میں گم تھی..

..بی جان کو آذان کی شادی کے بعد اتنی چپ نہی لگی تھی کیوں کی اسنے خود کو سمبھال لیا تھا اپنی قسمت سے سمجھوتا کر لیا تھا اور سہی بھی تھا جو چیز ہماری قسمت میں نہی ہوتی ہے تو وہ ہمیں نہی ملتی اور ردانے یہ ہی سوچ کر صبر کر لیا تھا...

...ایسی کوئی بات نہی ہے بی جان میں چپ کہاں رہتی ہوں ایک میں ہی تو ہوں جو سارا دن آپسے باتیں کرتی رہتی ہوں اور بی جان اگر مجھے کوئی پریشانی ہوگی تو میں سب سے پہلے آپکو آکر بتاؤں گی آپ میری فکر نا کیا کریں وہ بی جان کی آواز سن کر اپنی سوچوں سے باہر آئی تھی اور انکا پریشان چہرہ دیکھ کر مسکرا کر بولی تھی اب وہ انکو کیا بتاتی کی وہ کس وجہ سے پریشان ہے اسکی سوچ میں بر بار حادث کی باتیں آجاتی تھی وہ کبھی آذان اور حادث کا مقابلہ کرنے لگتی اپنی سوچوں میں ایک اسکا پیار تھا اور اسکے پیار کا طلبگار اسکی کچھ سمجھ نہی آ رہا تھا کی وہ کیا کریں اسکے لئے اپنا پیار بھولنا بھی آسان نہی تھا اور حادث کی باتیں اسکا پیچھا نہی چھوڑ رہی تھی اور یہ ہی وجہ تھی اسکی پرشانی کی یقیں وہ بی جان کو کیا بتاتی اس لئے بات بناتے ہوئے بولی تھی...

www.urdu novelsmania.com

....مجھے پتا ہے تم جھوٹ بول رہی ہو تاتی میں پریشان نا ہو جاؤ بی جان کو اسکی بات پر یقین نہی آیا تھا...

..نہی بی جان میں جھوٹ نہی بول رہی ہوں اور آپ بتاؤ آج تک میں نے آپسے کوئی بات چھپائی ہے اس بار ردانے انکے دو نوہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا اور انکی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی...

...اسکی بات سن کر بی جان کچھ نہیں بولی تھی وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی آج تک ردانے ان سے کچھ نہیں چھپایا تھا پر اس بار انکو ایسا لگ رہا تھا کی اس بار وہ ان سے کچھ چھپا رہی ہے...

...چلے بی جان اندر چلتے ہے یہ ٹھنڈ آپکی صحت کے لئے اچھی نہیں ہے وہ بی جان کو چپ دیکھ کر بولی تھی اور اپنے ساتھ اندر کی طرف چل دی تھی اسکو لگ رہا تھا اگر اس بار بی جان نے اس سے کچھ پوچھا تو وہ اس بار کچھ چھپا نہیں سکے گی اور وہ یہ بات بی جان کو بتانا نہیں چاہتی تھی...

جب سے حارث اسکے پاس سے گیا تھا وہ اپنے روم میں ادھر سے ادھر ٹھل رہا تھا بار بار اسکے کانوں میں کبھی حارث تو کبھی حیا کے الفاظ گونج رہے تھے..

...آذان جمعی حارث اسکے روم میں داخل ہوا تھا اسکا پریشان چہرہ دیکھ کر آذان اسکے پاس آیا تھا...  
..کیا ہوا حارث سب ٹھیک تو ہے وہ اسکے پاس جاتے ہوئے بولا تھا....

.. آذان وہ.. وہ جیا گھر میں کہیں نہیں میں نے سوچا وہ گیٹ روم میں ہوگی تو میں اس کے لئے کھانا لے کر گیا تھا پر وہ روم میں نہیں تھی میں نے پورا گھر دیکھ لیا وہ مجھے کہیں نہیں ملی ہے حارث نے آذان کے سر پر جیسے دھماکا کیا تھا...

.. کیا بکواس کر رہے ہو حارث وہ یہیں کہیں ہوگی تم کسی سے پوچھو حارث کے بات سن کر آذان غصے سے بولا تھا مگر اس کا دل بے چین ہوا تھا..

.. آذان میں نے ملازمہ گارڈ سب سے معلوم کر لیا ہے کسی نے اس کو نہیں دیکھا ہے وہ یہاں نہیں ہے مجھے لگتا ہے آذان وہ چلی گئی ہے جو آج تم نے اس کے ساتھ کیا ہے شاید اس لیے حارث نے اپنا خدشہ ظاہر کیا تھا...

... چلی گئی آذان کے کانوں میں بس یہ دو الفاظ ہی گھوم رہے تھے... ایسے کیسے جاسکتی ہے وہ..  
.. نہیں وہ نہیں جاسکتی حارث ہمیں اسے ڈھونڈھن ہو گا وہ کہتا ہوا باہر کی طرف نکلا تھا حارث بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا..

.. کہاں ڈھونڈھکے ہم اسے کہاں جاسکتی ہے وہ حارث پریشان سا بولا تھا اور یہ ہی سوال آذان کے من میں بھی آیا تھا..



... کہیں بھی حادث کہیں سے بھی میں اسکو ڈھونڈھ کر لاؤنگا آذان کے ہر ایک انداز میں بے چینی صاف جھلک رہی تھی..

.. ہاں آذان ہمیں اسے ڈھونڈھنا ہو گا تم جانتے ہو دلاور کے آدمی ہم پر نظر رکھے ہوئے ہے اگر حیا اسکے ہاتھ لگ گئی تو پتا نہی وہ اسکے ساتھ کیا کریگا... حادث بھی پریشانی سے بولا تھا...

... حادث کی بات سن کر آذان کا ڈیل بے چین ہوا تھا... ہاں حادث ہمیں جلدی کرنی چاہیے حیا کو کوئی نمکن نہی ہونا چاہیے آذان جلدی سے بولا تھا..

.. ٹھیک ہے میں الگ جاتا ہوں تم الگ جاؤ حادث بھی دوسری گاڑی کی طرف بڑھتے ہوے بولا تھا اسکی بات سن کر آذان حادث سے پہلے ہی اپنی گاڑی بھگالے گیا تھا...

... آذان کی جلد بازی اور پریشانی کو دیکھ کر حادث کو اچھا بھی لگا تھا اسکی بے چینی سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کی وہ حیا کے لیے کتنا پریشان ہے...

... گاڑی سڑک پر آتے ہی اسکی نظریں چاروں طرف آیت کو تلاش کرنے لگی تھی...

.. کہاں ہو تم حیا آذان اس سے اپنی سوچ میں مخاطب تھا آذان کو ایسا لگ رہا تھا کی اگر اسکو حیا نہی ملی تو اسکی سانسیں رک جائے گی کب اور کیسے حیا سکے لیے اتنی ضروری ہو گئی تھی اسکو پتا ہی نہی چلا تھا کب اسکا دل حیا کو چاہنے لگا تھا اسکو خبر ہی نہی ہوئی تھی یا پھر جب اسنے حیا کو پہلی بار دیکھا تھا اور اسکا دل پہلی نظر میں ہی حیا کا ہو گیا تھا

...

... اور اب وہ اس سے دور چلی گئی تھی تو اسکو ایسا لگ رہا تھا کی زندگی اس سے دور چلی گئی ہو..

.. وہ حیا کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا اور بار بار گاڑی کے باہر دیکھ رہا تھا کی جیسی اسکا فون بجا حارث کا نمبر دیکھ کر اسنے کار ایک دم روک کر کال پک کی تھی...

www.urdu novels mania  
www.urdu novels mania.com

.. ہاں حارث کچھ پتا چلا اسنے حارث کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اس سے پوچھا...

.. نہی اسکا کچھ پتا نہی چلا ہے میرے لوگ بھی اسکو ڈھونڈ رہے ہیں تم فکر مت کرو آذان مل جائے گی وہ حارث نے اسکو تسلی دی تھی...

... جیسے ہی کچھ پتا چلے حارث تم مجھے فورن کال کرو گے اسکی بات سن کر آذان کو مایوسی ہوئی تھی..

... کہاں ہو تم حیا آذان نے آنکھیں بند کر کے سر سیٹ کی بیک سے ٹکادیا..

... اسکو آج حیا کے ساتھ کیا ہوا اپنا ایک ایک ظلم یاد آرہا تھا آذان کو اب لگ رہا تھا کی جو آج اس نے حیا کے غصے میں کیا تھا وہ بہت غلط کیا ہے وہ تو ہر بات سے انجن تھی اسے اسکی کوئی غلطی نہی تھی پر اپنے غصے میں اس نے یہ سوچا ہی نہی تھا... وہ کچھ دیر ایسے ہی آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا تھا..

.. اپنا نک کچھ یاد آنے پر اسنے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا تھا اور کار کو سٹارٹ کی تھی اب اسکی کار تیز رفتار سے دوڑ رہی تھی...



لیقیں آذان کی نظریں اب بھی حیا کو باہر تلاش کر رہی تھی

وہ کب سے بس چلتی ہی جا رہی تھی اسکو کہاں جانا تھا وہ نہی جانتی تھی وہ اس وقت جہاں تھی وہ جگہ بالکل سناں تھی...

.. جب آذان نے اسکو روم سے جانے کے لئے کہا تھا تو وہ بنا سوچے سمجھے اسکے روم سے تو کیا اسکے گھر سے روتی ہوئی نکل گئی تھی اس بات سے بے خبر کی آذان نے اسکو صرف اپنی نظروں سے دور جانے کے لئے بولا تھا..

.. اور وہ بس آنکھوں میں آنسو لیے چلتی جا رہی تھی اسکا حلیا بھی بکھرا ہوا تھا اسکے نچلے ہونٹھ سے نکلا خون اب جم چکا تھا اسکے بال بھی بکھرے ہوئے تھے پر اسکو اس بات کی کوئی فکر ہی نہ تھی..

... وہ چلتے چلتے یہ سوچ رہی تھی کی وہ اب کہاں جائے گی کی کون ہے اسکا اس دنیا میں..

.. جیسی اسکے دماغ میں بی جان کا خیال آیا تھا اور اسنے ایک بار پھر راستہ دیکھا تو وہ اس وقت بی جان یا بی شاہ باؤس جانے والے راستے پر تھی اسکا مطلب تھا اسکے قدم خود با خود ہی اس راستے پر آگئے تھے.. اور ویسے بھی.. اسکو بس آذان سے دور جانا تھا اور وہاں کر بھی وہ اس سے دور رہ سکتی تھی...

... آج حیا کو بار بار اپنے ساتھ کیے ازاں کے ظلم یاد آرہے تھے اور پھر یہ سب یاد کر کے اسکے ر کے آنسو پھر سے بہنے نکلے تھے...

... کہاں چلی جانم وہ اپنی سوچوں اور اپنے دکھ میں اس قدر گم تھی کی اسکو پتا بھی نا چلا کی کب کوئی اسکے برابر میں چلتے ہوئے بولا تھا...

.. کسی کی آواز اپنے بہت ہی قریب سے سن کر حیا نے گھبرا کر دیکھا تو ایک شخص کو خود کو گھورتے ہوئے پایا تھا اسکی لڑکڑاہٹ اور آنکھوں سے ٹپکتی و ہشت کو دیکھ کر حیا کے دل میں خوف سا اتر ا تھا اور اس نے اپنی رفتار مزید تیز کر دی تھی...

... اتنی بھی کیا جلدی ہے جانے کی کچھ دیر تو رک جاؤ اس بار اس شخص نے حیا کی کلائی تھام لی تھی اور اسکی اس حرکت سے حیا کے خوف میں اضافہ ہوا تھا...

... چھوڑو میرا ہاتھ وہ اسکی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کرواتے ہوئے بولی تھی حیا خود کو اس وقت بے بس محسوس کر رہی تھی اور آذان پر بھی اسکو بہت غصہ آیا تھا اگر وہ اسکے ساتھ ایسا نا کرتا تو وہ اس وقت یہاں نہی ہوتی...

.. ایسے کیسے چھوڑ دیں ابھی تو ملی ہو وہ کینگی سے بولا تھا اور حیا کا دوسرا ہاتھ پکڑنے کے لئے اسنے ہاتھ بڑھیا تھا..

...میں نے کہا چھوڑو میرا ہاتھ اس بار حیا نے ہمت کر کے زور سے اسکی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروایا تھا اور اسکو پیچھے کی طرف دھکا دیا تھا وہ شخص اس حالت میں تھا ہی نہیں کی اسکے دھکے کو برداشت کر پاتا زور سے پیچھے کی طرف زمین پر گرا تھا...

..اسکو زمین پر گرتا دیکھ کر حیا نے موقے کا فائدہ اٹھایا تھا اور بہت ہی تیز رفتار سے بھاگنا شروع کر دیا تھا اسنے پیچھے مڑ کر دیکھنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا اسکو بس اس شخص کی پیچھے سے دور جانا تھا..

...وہ بس بھاگتی ہی جا رہی تھی بھاگتے بھاگتے اسکا دوپٹہ بھی اسکے کندھے سے فسل کر زمین پر گر گیا تھا پر اسکو تو کچھ ہوش ہی نہیں تھا وہ تو بس اس سے دور جانا چاہتی تھی اور اپنی منزل تک پہنچنا چاہتی تھی.

novels mania  
www.urdu novels mania.com

ہاں بولو حارث تم نے اس وقت فون کیا سب خیریت تو ہے نہ..

..از لان نے حارث کی کال ریسپو کرتے ہی پوچھا تھا کیوں کی ایسا بہت ہی کم ہوتا تھا جب حارث اسکورات کو لیٹ فون کرتا تھا یا پھر جب کچھ ضروری بات کرنی ہو تو ہی وہ کال کرتا تھا...

.. نہی کچھ ٹھیک نہی ہے از لان تم میری بات غور سے سنو اور پلے بیچ میں کچھ مت بولنا...

... حارث اسکی بات سنتے ہی بولا تھا کوئی اور بات ہوتی تو وہ کبھی از لان کو نہی بتاتا پر اس وقت بات حیا کی تھی اور وہ اسکے لئے بہت پریشان تھا...

... از لان حیا پتا نہی کہاں چلی گئی ہے....

.. کہاں چلی گئی ہیں بھابھی وہ بھی اس وقت ایسا کیا ہوا ہے حارث از لان اسکی بات بیچ میں ہی کاٹ کر پریشانی سے بولا تھا حیا اسکو بھی بہت عزیز تھی...

... از لان میں نے بولانا پہلے میری پوری بات سن لو پھر بولنا تم حارث اس بار غصے سے بولا تھا اسکے پاس اتنا وقت نہی تھا کی وہ اسکو بتاتا کی کیا ہو اور حیا کیوں گھر چھوڑ کر چلی گئی ہے..

میں اور آذان اسکو ڈھونڈ رہیں ہیں پر اسکا اب تک کچھ پتا نہی چلا ہے تم ایک کام کرو گھر پر بنا کسی کو بتا کر آؤ میرے پاس دو نو ساتھ مل کر ڈھونڈتے ہے حارث نے اپنی بات مکمل کی تھی...

.... ٹھیک ہے تم فکر مت کرو میں آ رہا ہوں تمہارے پاس اور تمہیں مجھے پوری بات بتانی ہوگی کی ایسا کیا ہوا کی  
بھابھی گھر سے چلی گئی ہیں از لان کو بھی جاننا تھا...

... ٹھیک ہے تمہیں مل کر میں سب بتا دوں گا تم بس جلدی آؤ..

... حارث حیا بھابھی مل تو جائے گی نا اس بار از لان پریشانی سے بولا تھا...

... ہاں از لان وہ ضرور مل جائیگی اگر ہم ناڈھونڈھ سکے تو مجھے یقین ہے آذان اسکو ضرور ڈھونڈھ لیگا حارث نے  
یقین سے کہا تھا...

انشاء اللہ حارث میں چاہتا ہوں ہم سے پہلے بھائی ہی ڈھونڈھ لے بھابھی کو از لان نے دل سے دعا کی تھی..

... ایسا ہی ہو گا تم دیکھنا اور جلدی کرو میں ویٹ کر رہا ہوں تمہارا حارث نے اتنا کہہ کر فون رکھ دیا تھا



وہ کب سے اس پیڑ کے پیچھے بیٹھی بیٹھی رو رہی تھی نہ جانے کتنا وقت بیت گیا تھا اسکو خبر نہی تھی وہ اس وقت وہ اتنی ڈری ہوئی تھی کی اسے اتنی ہمت نہی ہو رہی کی وہ اٹھ کر دیکھ لے یا کسی کو اپنی مدد کے لئے بلا سکے...

... جب وہ بھاگتے بھاگتے تھک گئی تو سڑک کی دوسری سائیڈ موجود جنگل میں ایک پیڑ کے پیچھے چپ کر بیٹھ گئی تھی کوئی اور وقت ہوتا تو اس جگہ بھی ناجاتی پر جب بات اپنی اذت پر آجائے تو انسان کچھ بھی کر سکتا ہے اپنے اذت بچانے کے لیے...

.. وہ جب سے بیٹھی خدا سے اپنی حفاظت کی دعا مانگ رہی تھی اور کہیں نہ کہیں آذان کا خیال اسکے دل میں آرہا تھا کی کاش آذان آجائے اور یہ خیال اسکے من میں کیوں آیا وہ خود بھی نہی جانتی تھی یا پھر وہ جان کر بھی انجن رہنا چاہتی تھی...

... وہ مشقل میں تھی اور بار بار بس اسکو ازاں کا ہی خیال آرہا تھا کی کاش وہ ہی کہیں سے آجائے اسکو اس وقت ایسا لگ رہا تھا کی صرف آذان ہی ہے جو اسکو اس مشقل سے نکال سکتا ہے...

اور یہ سب سوچتے ہوئے وہ یہ بھول گئی تھی کی کچھ وقت پہلے وہ اسکو اپنی اس حالت کا زمدار مان رہی تھی کی اگر وہ اسکو اپنی نظروں کے سامنے سے ناجانے کو کہتا تو وہ کبھی اسکے گھر سے باہر بھی نہیں نکلتی ویسے بھی وہ ایک کمزور دل کی مالک تھی...

... یا اللہ میری مدد فرما مجھے اس مشکل سے نکال وہ بس دل میں بار بار اللہ سے اپنی لئے مدد مانگ رہی تھی رات ہونے کی وجہ سے ٹھنڈ بھی کافی بڑھ چکی تھی اور اسکو پیٹھے پیٹھے سردی بھی محسوس ہو رہی تھی اس وقت اسکی حالت قبل رحم ہو رہی تھی...

... وہ کچھ دیر تو ایسے ہی بیٹھی رہی تھی پھر اپنے پیچھے پیڑ سے ٹیک لگا کر بیٹھی گئی تھی کچھ تو ٹھنڈا پر سے بھاگنے کی وجہ سے اسکو اتنی تھکن ہو رہی تھی کی اسکی آنکھیں خود بے خود بند ہوتی چلی گئی تھی

اسکی گاڑی شاہ ہاؤس جانے والی سڑک پر تھی اسکو یقین تھا کی وہ ضرور بی جان کے پاس گئی ہوگی...

... ویسے بھی اسکا اس دنیا میں تھا ہی کون اور دلاور کے پاس وہ گئی نہیں ہوگی اتنا یقین اسکو بھی تھا...

.. لیکن اگر وہ وہاں ہوتی تو اب تک بی جان کا فون آچکا ہوتا پتا ایک اور بات تھی جو اسکو بار بار پریشان کر رہی تھی..

اور اسکا دل تھا جو بار بار یہ ہی گواہی دے رہا تھا کی وہ اسکو یہیں ملے گی.....

.... اسکو رہ کر خود پر غصہ آ رہا تھا اور خود سے زیادہ غصہ اسکو حیا پر آ رہا تھا جو اسکی بات کا مطلب جانے بنا گھر سے ہی چلی گئی تھی..

.... اسنے حیا کو روم سے اس لئے جانے کے لئے کہا تھا کی وہ اس وقت بہت ہی زیادہ غصے میں تھا اور اگر حیا ایک اور لفظ اسکے خلاف بول دیتی تو وہ نہ جانے حیا کے ساتھ کتنا برا کر بیٹھتا جسکا افسوس اسکو بعد میں ہوتا..

... اور آج اسکے جانے کے بعد آذان کو ایسا لگ رہا تھا کی اگر حیا اسکو نہ ملی تو...  
www.urdu novelsmania.com

... اور اس سے آگے وہ سوچنا ہی نہیں چاہ رہا تھا...

... کارڈ ریو کرتے ہوئے وہ حیا کے بارے میں سوچ رہا تھا اسکی کار کی سپیڈ اس وقت بہت ہی کم تھی.. آذان کی نظریں سڑک پر ہی تھی سر ڈسنان تھی تو وہ آرام سے ہر جگہ کو دیکھ پارہا تھا..

..کی بھی اسکی نظر راستے میں پڑی ایک چیز پر پڑی آذان نے ایک جھٹکے سے اپنی کارروائی تھی...

..اور وہ کار سے نکل کر اس چیز تک آیا تھا اتنا اندھیرہ بھی نہیں تھا کی وہ پاس پڑی چیز کو نا پہچان پتا وہ حیا کا دوپٹہ تھا اور وہ کیسے اس سے جڑی چیز کو نہ پہچان پاتا...

..آذان نے دوپٹہ زمین سے اٹھا کر اپنے ہاتھ میں لیا تھا اسکو حیا کے ساتھ کچھ برا ہونے کا ڈر لگا تھا.. اس وقت سڑک کی بیچ اسکا دوپٹہ ملنا آذان کو حیا کے ساتھ کچھ غلط ہونے کا پتا دے رہا تھا...

..اسکی حیا کے دوپٹے پر پکڑ سخت ہو گئی تھی آذان کے لئے یہ بات برداشت سے باہر تھی کی اگر حیا کے ساتھ کچھ غلط ہوا اور وہ بھی صرف اسکی وجہ سے تو وہ خود کو کبھی معاف نہیں کریگا....

www.urdu novels mania.com

..نہیں حیا میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا...

...ڈھونڈھ لوں گا میں تمہیں کہیں سے بھی وہ اسکے دوپٹے کی خوشبو اپنے اندر اتارتے ہوئے بولا تھا..

...حیا کہاں ہو تم حیا..... حیا.....

...ایک دم جوش میں آکر وہ حیا کو پکارنے لگا تھا اسکو ایسا لگ رہا تھا کی ہر ایک گزرتا لمحہ اسکو حیا سے اور دور لے جا رہا تھا.....

وہ گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی رو رو کر اب اس کے آنسو بھی سوکھ چکے تھے...

کی اچانک اسکو اپنا نام سنائی دیا تھا اسکو ایسا لگ کی کوئی اسکو پکار رہا ہے....

...پہلی بار تو حیا کو اپنا وہم لگ تھا...

.. مگر جب دوسری تیسری بار آواز آئی تو وہ آواز اسکو جانی پہچانی لگی تھی..

...ایک بار پھر جب آواز سنائی دی تو اس بار اسکو یہ آواز پہچانے میں دیر نہی لگی تھی ہاں یہ اذان کی آواز تھی..

.... حیا کو یقین نہی آیا تھا کیوں کی..

.. وہ اس وقت اسکو ہی یاد کر رہی تھی کتنی اجیب بات تھی نہ وہ اس سے لڑ کر آئی تھی اور اسی کا انتظار بھی کر رہی تھی....

کیوں کی حیا کو کہیں نا کہیں یہ یقین ضرور تھا کی صرف ایک وہ ہی ہے جو اسکی حفاظت کر سکتا ہے اور یہ خیال اسکے دل میں کیوں آیا تھا وہ خود بھی نہ جانتی تھی...

... وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور وہا سے چل کر سڑک پر آئی..

.. اس وقت سڑک کافی سنان تھی آذان اسکا دوپٹہ ہاتھ میں لے کر حیا کو بار بار پکار رہا تھا وہ چلتے چلتے کافی دور آچکا تھا آذان کا دل کہ رہا تھا کی حیا اسکو یہیں کہیں ہیں....

www.urdu novels mania.com

... حیا جیسے ہی سڑک پر آئی تو اسکو کافی دوری پر آذان کھڑا دکھائی دیا تھا...

... وہ اس سے کافی دور تھی پر اسکو پہچان سکتی تھی اسکو اپنی آنکھوں پر یقین نہی آیا تھا اسکو لگا تھا جیسے تپتی دھوپ میں اسکو چھاؤں مل گئی ہو...

.... آذان... حیا آذان کو دیکھ کر بے ساختہ زور سے اسکو آواز دے بیٹھی تھی...

.. آذان چاروں طرف دیکھ رہا تھا کی اسکی حیا اسکو نظر آجائے کی جبھی ایک آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تھی اسنے آواز پر گردن موڑ کر دیکھا تو اسکو لگا اسکی ساری دنیا ایک دم سے مل گئی.. وہ بھی حیا کو دور سے پہچان گیا تھا...

... وہ ایک دم سے کدم بڑھاتا اسکی طرف چلا تھا..

... اسکو اپنی طرف آتا دیکھ کر حیا بھی بھاگنے کے انداز میں اس کی طرف بھڑی تھی حیا کی آنکھوں میں اسکو دیکھ کر پھر سے آنسو شروع ہو گئے تھے..

.. جو جو وہ اسکے پاس جا رہا تھا اسکو لگا رہا تھا کی اسکی زندگی اسکے پاس آرہی ہو...

.. آذان کو ایسا لگ رہا تھا کی یہ چند کدم کی دوری میلو کی بن گئی ہو...

... حیا کے پاس آتے ہی اسنے حیا کو اپنی باہوں میں بھر لیا تھا اور اپنی گرفت اتنی سخت کر لی تھی اسکو لگ رہا تھا کی اگر وہ اسکو چھوڑ دیا تو وہ پھر سے اسکو چھوڑ کر چلی جائے گی..

.. جیابھی آذان کی باہوں میں خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی اسکو لگ رہا تھا کی یہ ہی اسکی جگہ ہے جہاں وہ ہمیشہ محفوظ رہیگی..

.. آذان سے دور جانے کے بعد وہ خود اپنی کیفیت سمجھ نہی پارہی تھی کی اسکو ایسا کیوں لگ رہا ہے شاید یہ نکاح کے دو بولوں کا ہی اسر تھا..

... کتنا ہی وقت ایسے ہی بیت گیا تھا ان دونوں کو ایسے کھڑے ایک دوسرے کو محسوس کرتے کرتے..  
... کی جیسی حیا کو اپنی حالت کا خیال آیا اور وہ ایک جھٹکے میں اس سے دور ہوئی تھی..

.. حیا کا خود سے اس طرح دور جانا آذان کو اچھا نہی لگا تھا پر وہ اسکی حالت کو دیکھ کر چپ رہا..  
.. آذان نے اپنے ہاتھ میں پکڑا دوپٹہ اسکی طرف بڑھایا تھا جسکو حیا نے خاموشی سے تھام کر اپنے گرد اوڑھ لیا تھا..

www.urdu novelsmania.com

... تم یہاں جنگلے میں کیا کر رہی ہو اور کس کی اجازت سے تم گھر سے باہر نکلی تھی آذان اس سے سوال پوچھنا تو نہی چاہتا تھا پر اسکی حالت دیکھ کر اس سے روکا نہی گیا تھا...



.. آپ نے ہی تو بولا تھا کی میں چلی جاؤں آپکی نظروں کے سامنے سے تو میں شاہ ہاؤس بی جان کے پاس جا رہی تھی جب راتے میں کچھ لڑکے پیچھے پڑ گئے تو...

... اتنا کہ کروہ چپ ہو گئی تھی.. جب سے آذان نے اسکو وارن کیا تھا وہ اسکو آپ کہ کر ہی مخاطب کرتی تھی جب اسکی آذان سے لڑائی ہوئی تھی تو وہ تب بھی یہ بات نہی بھولی تھی..

... حیا کی بات سن کر آذان کی غصے سے رگے تن گئی تھی اسکے لیے یہ برداشت کرنا مشکل تھا کی اسکی حیا کو کوئی بھی بری نظر سے دیکھ...

.. میں نے تمہیں گھر سے جانے کے لیے نہی بولا تھا... آذان سرد آواز میں بولا تھا...

... اسکی بات سن کر ایک دم سے حیا نے آذان کی طرف دیکھا تھا جیسے وہ اسکی بات سمجھی ہی نا ہو...

.. پر آپ نے ہی تو بولا تھا کی میں آپکی نظروں کے سامنے سے ہٹ جاؤں حیا نے کچھ ڈرتے ہوئے کہا..

... نظروں کے سامنے سے ہٹ جانے کے لئے بولا تھا گھر سے نکلنے کے لئے نہی اور

آج تو تم نے یہ حرکت کر لی آئندہ نا ہو وہ اسکو پھر سے وارن کرتے ہوئے بولا تھا...

... اسکی بات سن کر حیا چپ ہی رہی تھی اسکے لیے تو یہ ہی بہت تھا کی وہ اس مشقل سے باہر نکل گئی تھی..

... وہ اسکے جواب کا انتظار کرتا اسکی طرف دیکھنے لگا جب اسکی نظر حیا کے ہونٹھ پر اپنے دیے ہوئے زخم پر پڑی تھی جہاں اب خون رک کر سوکھ چکا تھا اسکو خود پر بہت غصہ آیا تھا.... کی اسکو حیا کے ساتھ ایسا نہی کرنا چاہیے تھا اور اسکی وجہ سے آج حیا پھر سے مشقل میں پڑ گئی تھی..

... آذان نے بے ساختہ ہاتھ بڑھیا تھا اور اپنی انگلی سے اسکے ہونٹھ کے زخم کو چھونے لگا تھا ایسے جیسے اپنے لمس سے اسکا زخم ٹھیک کر دیگا..

... اسکی اس حرکت سے حیا ایک دم گھبرا گئی تھی اسکی سمجھ نہی آ رہا تھا کی وہ کیا کرے.. آذان کا لمس اسکی نظریں حیا کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی...

... اس سے پہلے کی حیا کچھ کرتی آذان اس پر جھکا تھا اور اسکے زخمی لب کو چھوا تھا...

.... حیا جو پہلے ہی گھبرا رہی تھی آذان کی اس حرکت سے اسکو کھڑار ہنا مشقل لگ رہا تھا حیا نے ہمت کر کے آذان کو خود سے دور کیا تھا...

... آذان جو حیا کی قربت میں اتنا کھویا ہوا تھا حیا کے ایسا کرنے سے ہوش میں آیا تھا.. اس سے پہلے کی وہ حیا سے اس حرکت کے لئے کچھ کہتا پر اس نے جب حیا کی طرف دیکھا...

جو کانپ رہی تھی اور اس کی طرف دیکھ بھی نہ رہی تھی آذان کو اس وقت اس پر رحم آیا تھا اس لئے اس نے اس کو کچھ نہی کہا تھا...

... چلو آؤ کار تھوڑی دور ہی ہے وہ اس کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا ہوا چل دیا تھا تو اس کی بات سن کر حیا بھی اس کے پیچھے چل دی تھی

مجھے یقین نہی ہو رہا ہے حارث بھائی ایسا بھی کر سکتے ہیں جو بھی ہو حارث حیا کو سچ پتا ہوا نہی پر فر بھی آذان بھائی کو حیا بھائی کے ساتھ اتنا برابر طاو نہی کرنا چاہیے تھا...

.. اللہ نہ کرے اگر آج بھائی ہمیں ناملتی اور اگر رات کے اس پھر ان کے ساتھ کچھ غلط ہو جاتا تو کیا بھائی خود کو کبھی معاف کا رپا تے حارث کی پوری بات سن کر اس بار از لان کو اپنے بڑے بھائی پر بہت غصہ آیا تھا...

...رات از لان سے بات کرنے کے بعد کچھ ہی دیر بعد آذان نے حارث کو فون کر کے بتا دیا تھا کی حیا اسکو مل گئی ہے اور یہ خبر سن کر حارث نے سکھ کا سانس لیا تھا آذان سے بات کرنے کے بعد اسنے از لان کو آنے سے منکر دیا تھا اور یہ خوشخبری بھی اسکو سنادی تھی...

..پر حارث پوری بات جاننا چاہتا تھا جس پر حارث نے صبح بتانے کا وعدہ کیا تھا اور اپنے وعدے کے متباک وہ صبح از لان کے پاس موجود تھا... وہ لوگ اس وقت لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے...

..حارث نے از لان کو آذان اور حیا کی لڑائی والی ساری بات بتائی تھی پر ایک بات تھی جو اسنے از لان کو بتانا ضروری نہی سمجھی تھی وہ نہی چاہتا تھا کی از لان کبھی بھی اپنے بھائی کے بارے میں غلط سوچے...

..تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو از لان پر مجھے لگتا ہے اس میں آذان کی بھی کوئی غلطی نہی حیا نے جو کچھ بھی اسکو کہا کسی کو بھی وہ سن کر غصہ آسکتا ہے... ہم اچھے سے جانتے ہے آذان کے بارے میں پر حیا نہی اس بار حارث نے اپنے دوست کی سائیڈ لی تھی...

... تو حادثہ تم حیا بھی کو بتاؤ نائی بھائی کا کیا مقصد ہے دلاور سے بدلہ لینے کا اگر انکو پتا نہی چلے گا تو وہ کیسے سمجھے گی بھائی کو اور ویسے بھی ان دونوں کی شادی ہو چکی ہے اگر یہ ایسے ہی غلط فہمی رہی دونوں میں تو کیسے چلے گا از لان نے اس بار سمجھداری والی بات کی تھی...

.. تم بالکل سہی کہ رہے ہو از لان میں کوشش کرتا ہوں جبکی مجھے بہت پہلے ہی یہ بات سوچ لینی چاہیے تھی حادثہ کو بھی اسکی بات بالکل ٹھیک لگی تھی...

... اتنی دیر لگتی ہے کیا تمہیں دو کپ کافی بنانے میں جیھی از لان کی نظر سامنے سے آتی رد اپر پڑی تھی وہ اسکو چھڑنے کے لئے بولا تھا جو ہاتھ میں ٹرے لئے آ رہی تھی...

... از لان کی بات سن کر حادثہ نے گردن موڑ کر دیکھا تو اسکو دشمنی جاں آتی دکھائی دی... پر حادثہ کو وہ اس بار کچھ بھی سمجھی سی لگی تھی..

... اتنا ٹائم کہاں ابھی تو رانی آئی تھی تمہاری فرمائش لے کر رد از لان کی بات پر ماتھے پر بل ڈال کر بولی تھی اسے پتا تھا وہ اسے پریشان کر رہا ہے مگر حادثہ کے سامنے بھی ایسا کچھ بول دیگا اس نے سوچا نہی تھا اگر حادثہ وہاں موجود نا ہوتا تو اب تک وہ اپنا ہاتھ اس پر صاف کر چکی ہوتی...

... جبکی حارث تو بس اسی کو دیکھ جا رہا تھا.. جو بھی تھا وہ اس سے بات کرے یا نہ کرے پر اسکو دیکھ کر ہی حارث کا دل خوش ہو جاتا تھا...

... رداجو از لان کو کپ تھما کر اب اسکی طرف آرہی تھی اسکی نظریں جھکی ہوئی تھی یقین وہ خود پر جمی حارث کی نظریں محسوس کر سکتی تھی... رداجا نے کیوں اسکی نظروں سے گھبرانے لگی تھی اسنے جلدی سے حارث کو کپ تھمایا اور وہا سے ایک دم سے ہٹ گئی تھی..

... اسکے ایسے کرنے سے حارث کے ہونٹھیں پر مسکراہٹ آگئی تھی جو کوردا تو نہی از لان نے اچھی طرح دیکھی تھی اسکو مسکراتا دیکھ کر وہ بھی کھل کر مسکرایا تھا...

.... تو پھر بات بنی یا نہی ابھی تک اس بار از لان شرارت سے بولا تھا اور اسکی بات سمجھ کر حارث مسکرایا تھا..

... تمہاری ہی بہن ہے اتنی جلدی کیسے بات بن جائے گی حارث نے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی...  
... پھر میں دعا کرتا ہوں کی تمہاری بات بن ہی جائیں از لان اس بار سیریس ہو کر بولا تھا جبکی اسکی آنکھوں میں شرارت تھی..

... بن جائیں گی تم دیکھ لینا اس بار حارث پورے یقین سے بولا تھا اور ازلان نے اس بار اپنے دوست کے لیے سچے دل سے دعا کی تھی

وہ اس وقت لان میں بیٹھی شام کا وقت تھا موسم بھی کافی ٹھنڈا ہونے لگا تھا...

... اس وقت لان کافی خوبصورت لگ رہا تھا یقین وہ تو یہاں موجود ہی نہیں تھی وہ تو بس کل ہوئی ایک ایک بات کو یاد کر رہی تھی... ہر منظر بار بار اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا...

... اسکو رہ کر خود پر بھی بہت غصہ ا رہا تھا کی وہ کیسے بے خودی میں آذان کے گلے لگ گئی تھی...

... اور پھر اسکے بعد آذان کی حرکت حیا کو کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا آذان کا لمس محسوس کار کے حیا کو اچانک وہ رات یاد آ گئی تھی جب آذان نے کتنی بری طرح اسکی عزت کو داغدار کیا تھا اور اسنے اب تک اپنے اس گناہ کی اس سے معافی بھی نہیں مانگی تھی..

.. اور یہ سب یاد آتے ہی حیا نے آذان کو ایک جھٹکے میں خود سے دور کیا تھا...

... واپسی پر بھی دونوں میں خاموش ہی رہے تھے اور گھر آتے ہی حیا آذان کے روم میں نہی گئی تھی اور آذان نے بھی اسکو مجبور نہی کیا تھا وہ اسکی حالت سمجھ رہا تھا... صبح بھی وہ جلدی آفس چلا گیا تھا... حیا اسکے جانے کے بعد روم سے نکلے تھی..

... تم کل کہاں چلی گئی تھی پتا ہے ہم کتنا پریشان ہو گئے تھے تمہارے لئے وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب حارث کی آواز پر چوکی تھی..

.. میں خود نہی گئی تھی مجبور کیا تھا مجھے یہاں سے جانے کے لیے حیا تلخی سے بولی تھی...  
... اور کیوں کیا تھا تم یہ بھی اچھی طرح جانتی ہو حارث کو حیا کی بات پسند نہی آئی تھی...

... جب انسان میں سچ سننے کی طاقت نہی ہوتی نا تو وہ سامنے والے کو اسی طرح خاموش کرواتا ہے آج حیا چپ نہی رہنا چاہتی تھی..

... اور جب سامنے والا ہی غلط ہو تو اسکا خاموش رہنا ہی بہتر ہوتا ہے...



... تمہارا کہنے کا مطلب ہے میں غلط ہوں تمہارے دوست نے جو میرے ساتھ کیا وہ غلط نہیں ہے اور تم جانتے ہی کیا ہو کیا کچھ نہیں کیا تمہارے دوست نے میرے ساتھ اس بار حیا کی آواز تیز ہو گئی تھی اور آج ایسا پہلی بار ہوا تھا...

... میں تمہیں غلط نہیں کہہ رہا ہوں تم اپنی جگہ بالکل سہی ہو اور آذان بھی اپنی جگہ سہی ہے... اور میں سب جانتا ہوں کل آذان نے جو بھی کچھ تمہارے ساتھ کیا جرحا مجھے بہت افسوس ہے پر اسکو تم نے مجبور کیا تھا یہ سب کرنے کے لیے.. تم دونوں غلط نہیں ہو حارث اسکو سمجھا رہا تھا...

.... میں تو بھول ہی گئی تھی تمہیں تو اپنا بھائی جیسا دوست تو کبھی غلط نہیں لگے گا چاہے وہ کتنا ہی غلط نا کر لے... حیا اس بار اور تلخی سے بولی تھی.. جبکی آنکھیں اسکی آنسو سے بھیگی ہوئی تھی...

... تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو حیا میں بس اتنا کہنا چاہتا ہوں تم کچھ نہیں جانتی ہو جب تمہیں سب معلوم ہو جاوے گا تو شاید تمہیں اپنے کہے الفاظ پر افسوس ہو گا میں کل بھی تمہیں روکنا چاہتا تھا پر اس وقت مجھے تمہارے اور آذان کے بیچ آنا ٹھیک نہیں لگا تھا حارث اسکو سب سچ بتانا چاہتا تھا اور جو بھی وہ آذان کے بارے میں غلط سوچتی ہے اسکو دور کرنا چاہتا تھا...

...میں سب جانتی ہوں سب وہ ایک....

....نہی حیاتم کچھ نہی جانتی ہو کچھ بھی نہی اس بار حارث کی آواز بھی تیز ہوئی تھی اور حیا کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے...

...تم جانتی کیا ہو کچھ بھی نہی میں مانتا ہوں آذان نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا ہے پر یہ سب غلطی سے ہوا ہے یہ تم بھی جانتی ہو اور یہ سب کرنے کے پیچھے کیا مقصد ہے تم وہ نہی جانتی... حارث جب بولا تو بولتا ہی چلا گیا تھا اور حیا کو نور اور آذان کے بدلے کے بارے میں سب بتاتا چلا گیا تھا.....

urdu  
novels mania  
#Sitamgar\_Hi\_Humsafar\_Tha  
www.urdu novelsmania.com

#Iqra\_Sheikh

#Episode\_23

Please don't copy paste without my permission ❌ ❌

جب سے حادثہ اس کے پاس سے گیا تھا وہ بس ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی..

آنسو تھے جو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے وہ تو یہ سوچتی تھی کی آج تک بس اس کے ساتھ ہی برا ہوتا آیا ہے اس کو لگتا تھا تھا کی اس کا غم بہت بڑا ہے...

.. جب سے حادثہ نے اس کو نور کے بارے میں سب کچھ بتایا تھا کیا کو یہ سب سن کر بہت دکھ اور افسوس ہوا تھا

novels mania  
www.urdu novels mania.com

.. اس کو یہ تو پتا تھا کی آذان دلاور خان سے بدلہ لینا چاہتا ہے شاید دلاور نے اس کے ساتھ کچھ غلط کیا ہو گا یقیناً جب حادثہ سے اس کو پتا چلا کی دلاور نے آذان کی بہن کے ساتھ کتنا برا ظلم کیا تھا اس کو یہ جان کر بہت دکھ ہوا کی وہ ایک گھٹیا شخص کی مدد کر رہی تھی...

... حیا کو اپنی کل کی ہوئی ہر بات یاد آرہی تھی اس نے کیسے کیسے الزام آذان پر لگایے تھے بنا سچ جانے کی اس بار آذان آیت کو کچھ نکلن نہی پھپھانا چاہتا تھا وہ اس بار آیت کی جان بچانے کے لئے اس تک جانا چاہتا تھا اسکے باپ سے جو اسکا سگا باپ تھا ہی نہی...

... اور یہ بات بھی حارث اور آذان کو ابھی کچھ دن پہلے ہی معلوم ہوئی تھی...

اور وہ کتنا کچھ بول گئی تھی حیا کو اپنی کہی ہر بات پر افسوس ہو رہا تھا...

... یہ الگ بات تھی کی آذان نے جو حیا کے ساتھ کیا تھا حیا کے لئے یہ سب بھول جانا یا آذان کو معاف کرنا اتنا بھی آسان نہی تھا.. اور یہ بات حارث نے بھی اسکو بولی تھی کی وہ بس انکا ساتھ دے...  
... اور آذان نے جو اسکے ساتھ کیا ہے اسکو معاف کرنا ہے یا نہی یہ اسکی مرضی تھی اور حارث نے اسکو بولا تھا کی وہ جو بھی فیصلہ لے اس میں وہ اسکے ساتھ تھا... ویسے بھی حارث نے اسکو دل سے بہن مانا تھا...

... حارث کی بات سن کر حیا کی آنکھوں میں آنسو آگئیں تھیں کی کوئی تو تھا جو اسکے بارے میں سوچتا تھا...

.. اور حارث کی یہ سب باتیں سن کر حیا کے دل میں حارث کے لئے عزت اور بڑھ گئی تھی...

جبکی یہ بات الگ تھی کی آذان نے اس بات کے لئے اس سے اب تک معافی بھی نہیں مانگی تھی...

... وہ اپنی انہی سوچوں میں بیٹھی تھی اور اسنے ایک فیصلہ بھی کر لیا تھا کی وہ نور کے ساتھ غلط کرنے والے انسان کو سزا دلانے میں آذان کی مدد ضرور کریگی اور وہ آیت کے ساتھ بھی کچھ نہیں ہونے دے گی....

وہ اس وقت اپنے آفس میں موجود تھا اسنے اپنا سر سیٹ سے لگا کر آنکھیں بند کی ہوئی تھی....

.. اور کل کا ایک ایک منظر اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا حیا کی گھبراہٹ اسکا خود سے دور کرنا حیا کا دوڑتے ہوئے اسکے پاس آنا ایک ایک پل وہ اپنی بند آنکھوں میں دیکھ رہا تھا....

کل حیا کا ایک دم سے گھر سے چلے جانے سے یہ بات اس پر کھلی تھی کی وہ ان چند دنوں میں اسکے لئے کتنی ضروری ہو گئی ہے...

... حیا کا اسکے ساتھ رہنا آذان کو اپنے اندر سکون سا اترتا ہوا محسوس ہوتا تھا...

.... آذان کو ایسا لگتا تھا اگر وہ حیا کو نادیکھ تو اسکو سکون نہیں ملے گا...

.... اسکا دل کہتا تھا کی اسکو حیا سے محبت ہو گئی ہے مگر اسکا دماغ یہ بات مانتا ہی نہیں تھا...  
 وہ انہی سوچوں میں گم تھا جب اسکا فون بجا تھا... اسنے آنکھیں کھول کر فون کو دیکھا تو..  
 ..حادث کی کال تھی...

...ہاں بولو حادث کہاں ہو تم میں کب سے تمہارا ویٹ کر رہا ہوں...

..وہ اپنی سیٹ سے کھڑے ہو گیا تھا اور چلتے ہوئے اپنے آفس کی گلاس ونڈو کے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا....  
 ....وہ جانے کے لئے مان گئی ہے اور میں ابھی گھر پر ہی ہوں..  
 urdu novels mania  
 www.urdu novels mania.com

...حادث کی بات سن کر آذان ایک پل کے لیے خاموش ہو گیا تھا اسکو برا لگا تھا کی حیا نے اسکو بتانا ضروری نہیں سمجھا تھا...

....ٹھیک ہے میں گھر ہی آ رہا ہوں باقی باتیں وہیں کرتے ہیں آکر آذان نے اتنا کہہ کر فون رکھ دیا تھا

اسکے کمرے کی قیمتی چیزے جگہ جگہ ٹوٹی ہوئی پڑی تھی ہر چیز بکھری ہوئی تھی کوئی بھی دیکھ کر یہ نہی کہہ سکتا تھا کی یہ ایک اٹان کمرہ تھا....

... اتنی ساری قیمتی چیزے بار بار کرنے کے بھی اسکا غصہ کام ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا اسکا سوچ سوچ کر برا حال ہو رہا تھا کی جس چیز کے لئے اسنے اتنا سب کیا تھا آج وہ اسکے ہاتھوں سے نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی...

... اسنے کیا کچھ نہیں کیا تھا اس دولت کو پانے کے لئے صرف اس دولت کے خاطر ہی تو اسنے اسما سے شادی کی تھی جو دو ماہ کی بیٹی کی ماں تھی...

... اور بہت ہی امیر بھی تھی جسکا اس دنیا میں کوئی نہیں تھا اسکے شوہر کا انتقال ہو اوہ تھا...

دلاور خان ہی جانتا تھا کی اسنے کتنی چالاک سے اسما بیگم سے شادی کی تھی اسکو اپنے پیار کے جال میں فسا کر.. وقت گزرتا گیا اور وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اسما کو یہ لگنے لگا تھا کی انکا انتخاب کتنا غلط ہے دلاور اسکی دولت سے ایش کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ اسکی دولت کو غلط طریقے سے استعمال کرتا تھا...

... اسنے آیت کو کبھی اپنی بیٹی مانا ہی نہی تھا دلاور کو صرف دولت سے محبت تھی اور یہ بات اسمابگم جان گئی تھی...

... اسمابگم نے دلاور کا برطاؤ اپنی بیٹی کے ساتھ دیکھ کر انہونے ایک فیصلہ کیا تھا جو انکی جان لے گیا تھا...

.. انہونے اپنی ساری دولت کچنی سب کچھ اپنی بیٹی آیت کے نام کر دیا تھا اور جب دلاور کو یہ پتا چلا تو اسنے غصے میں آکر اسمابگم کی جان لے لی تھی اور یہ جان بنا کی دو معصوم آنکھیں اسکا یہ وحشی روپ دیکھ رہی تھی....

... وہ تو آیت کے ساتھ بھی یہ سب کرنا چاہتا تھا پر جب اسکو پتا چلا کی اگر آیت کو کچھ ہوا تو اسکے ہاتھ کچھ نہی لگے گا اس لئے اسنے آیت کو باہر لندن بھیج دیا تھا اسکو بس سہی وقت کا انتظار کرنا تھا....

... اسنے بہت بار آیت سے سب کچھ اپنے نام کروانے کی کوشش کی تھی پر آیت نے اسکو صاف انکار کر دیا تھا.... جس وجہ سے وہ بہت پریشان رہنے لگا تھا.....

... پھر انہی دنوں اسکی ملاقات حیا سے ہی تھی اسکے شیطانی دماغ میں ایک پلان آیا تھا جس سے وہ اپنا کام آسانی سے کر سکتا تھا پر ازان کی وجہ سے سب کچھ ختم ہوتا چلا گیا.....



اگر وقت رہتے سب کچھ اسنے اپنے نام نہ کروایا تو یہ سب دولت اس سے چھین لی جائے گی.....

... کیوں کی یہ سب کچھ آیت کا تھا جس پر وہ آج تک ایش کرتا آیا تھا..... وہ یہ سب کچھ کھونا ہی چاہتا تھا اسکو  
جلد سے جلد کچھ کرنا تھا

بیٹا جیسے یہ گھر حیا کے لئے ہے اتنا ہی تمہارے لئے بھی ہے حیا میری بیٹی جیسی ہے اور تم اسکو عزیز ہو تو ہمارے  
لئے بھی تم اتنی ہی عزیز ہو.. تم جتنا وقت چاہوں یہاں رہ سکتی ہو بی جان آیت کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی...  
وہ سب لوگ اس وقت لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے آیت دو دن پہلے ہی حیا اور آذان کے ساتھ آئی تھی..

... حیا کو اتنے وقت بعد اپنے سامنے دیکھ کر آیت بہت حیران ہوئی تھی اور پھر جب حیا نے اسکو اپنے ساتھ  
چلنے کے لئے کہا تو ایک پل کے لئے وہ خاموش ہو گئی تھی اسکو خاموش دیکھ کر حیا اسکو سب بتاتی چلی گئی تھی اور  
اسکی بات سن کر آیت کو بھی بہت دکھ ہوا تھا کی دلاور نے اسکی ماں کے ساتھ ساتھ نور کا بھی قاتل تھا... اور اب  
اسکی جان کے پیچھے بھی پڑا ہوا تھا...

.. وہ تب تو چھوٹی تھی اپنی ماں کے لئے کچھ نہی کر سکی تھی پر اسنے سوچ لیا تھا وہ دلاور کو سزہ ضرور دلو اکر رہیگی.. حیا نے یہاں آکر سب کو یہ ہی بولا تھا کی وہ اسکی دوست ہے اور کچھ دن یہیں رہنا چاہتی ہے...

... جی ٹھیک ہے بی جان آپ بہت اچھی ہیں اس نے مسکرا کر بی جان کی طرف دیکھا تھا وہ بہت ہی سادہ سی لڑکی تھی کوئی اسکو دیکھ کر یہ نہی کہ سکتا تھا کی وہ لندن سے آئی ہے اور یہ بات از لان نے اپنے دل میں سوچی تھی... کیوں کی وہ جانتا تھا کی آیت ہے کون اور کہاں سے آئی ہے...

... بی جان کھانا لگ گیا ہے جمعی ردائی آواز حارث کے کانوں میں پڑی تھی اسنے گردن موڑ کر دیکھا تو وہ بی جان کی طرف دیکھ رہی تھی اسکو آج اتنے دنوں میں دیکھ کر حارث کو بہت اچھا لگا تھا ایک بے چینی تھی اسکے اندر جو آج اسکو دیکھ کر ختم ہو گئی تھی...

www.urdu novelsmania.com

... وہ اسکو دیکھنے میں اتنا کھویا ہوا تھا کی اس بات سے بے خبر کی دو آنکھوں نے اسکو بہت غور سے دیکھا تھا..

... ہاں ٹھیک ہے چلو بیٹا سب چلتے ہے ہی آذان کہاں ہے دکھائی نہی دے رہا بی جان نے آذان کی کمی کو اب محسوس کیا تھا...

... بی جان وہ اپنے روم میں ہیں جواب از لان کی طرف سے آیا تھا...  
.. حیا بیٹا جاؤ اسکو بلا کر لے آؤ اس بار بی جان حیا سے مخاطب تھی..

... انکی بات سن کر حیا نے انکی طرف دیکھا تھا یہ کیسا کام بتا دیا تھا بی جان نے اسکو جسکو کرنا اسکے لئے مشغل تھا..

.. کیا ہوا بیٹا ایسے کیوں بیٹھی ہو جاؤ جا کر بلاؤ اسکو سب ساتھ ہی کھانا کھا لیکن بی جان نے اسکو ایسے ہی بیٹھا دیکھ کر  
کہا تھا.. انکی بات سن کر مجبوراً اسکو اٹھنا پڑا تھا اور وہ ناچاہتے ہوئے بھی آذان کو بلانے چل دی تھی....

وہ اپر اپنے اور آذان کے روم میں آئی تو اسکو آذان روم میں کہیں نظر نہی آیا و اشروم کا دروازہ بند تھا وہ سمجھ گئی  
تھی کی وہ اندر ہی ہے حیا اسکے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی تھی...

اگر بی جان اسکو نابولتی تو وہ اسکو بلانے کے لئے نہی آتی...

.... وہ اس وقت ڈریسنگ کے سامنے کھڑی چیز کو ادھر ادھر کر رہی تھی وہ اس وقت اتنی مگن تھی کی اسکو پتا ہی  
نہی چلا کی کب آذان فریش ساباتھروم سے نکالا تھا.....

... حیا کو یہاں دیکھ کر ایک پل کے لیے آذان حیران ہوا تھا اسکے گھر سے جانے والی بات کے بعد سے وہ اسکے سامنے کم ہی آتی تھی بات تو وہ اس سے پہلے بھی کم ہی کرتی تھی پر اب تو بالکل ہی بند کی ہوئی تھی آذان وجہ جاننے کے بعد بھی انجن بنا ہوا تھا پر اسکو ایک بات کی اسکی اچھی لگی تھی کی اسنے اسکے بدلے میں اسکا ساتھ دیا تھا اسکی مدد کی تھی...

... کچھ کام تھا تمہیں اسکو ایسے ہی کھڑا دیکھ کر آذان بولا تھا آذان کو یقین تھا کی وہ ضرور کسی کام کے لیے ہی کھڑی ہے ورنہ اسکی موجودگی میں وہ کبھی روم میں آتی بھی نہی تھی....

حیا جو اپنے دھیان میں اتنی ہی مگن تھی آذان کی آواز سن کر ایک دم مڑی تھی...

www.urdu novels mania.com

پر مڑتے ہی جیسے اسکی آذان پر نظر پڑی تو حیا نے اپنی نظر سے ہی نہیں سر بھی جھکا لیا تھا.... جبکی ازان نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا پھر بات سمجھ آنے پر اسکے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی اور ایسا بہت ہی وقت بعد ہوا تھا کی وہ کسی کے لئے اتنے دل سے مسکرایا تھا..

.... اس وقت وہ صرف جنس میں تھا اور حیا کو اسکو دیکھ کر ایسے نظریں جھکا دینا آذان کو بہت پسند آیا تھا...

..... ازان چلتا ہوا ڈرینگ کے پاس آیا اور اپنے بال بنانے کے ساتھ ساتھ اسکے بولنے کا بھی انتظار کرنے لگا تھا...

حیا اسکے پاس آجانے سے تھوڑا دور ہوئی تھی اور سر جھکانے کے ساتھ اب وہ اپنی انگلیاں بھی چٹکھار ہی تھی...

... بی جان بلار ہی ہیں نیچے کھانے کے لیے وہ اپنی نظریں نیچے کیے ہوئے وہ اتنا کہ کر جانے لگی تھی.. کیوں کی حیا کے لئے اب وہاں رکنا مشکل ہو رہا تھا....

.... تم نے میری مدد کیوں کی اگر حادثہ تمہیں سچ نہ بتاتا تو تب بھی تم مدد کرتی آذان نے اسکو وہاں سے جاتے ہوئے دیکھ کر پوچھا تھا وہ یہ تو جانتا تھا کی اسنے سب سچ جاننے کے بعد اسکا ساتھ دیا ہے پر پھر بھی وہ اسکے منہ سے سننا چاہتا تھا.... حیا نے جب سے اس سے بات نہی کی تھی اور وہ چاہتا تھا کی وہ اس سے بات کرے...

... میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں اور ہر بار کی طرح تم اس بار بھی بنا میری بات کا جواب دیے بنا نہی جاسکتی..

... حیا اسکی بات کو انگور کر کے جارہی تھی جب آذان نے ایک جھٹکے میں اسکی کلائی تھام کر اسکو روکا کہ خود سے بہت قریب کیا تھا....

.. آپکو کیا لگتا ہے میں نے آپکی مدد کی نہی یہ آپکی بہت بڑی غلط فہمی ہے...

... میں نے اس لڑکی کی مدد کی جسکے ساتھ ظلم ہوا ہے اور میں اسکو انصاف دلانا چاہتی تھی... کیوں کی میں اپنے لئے تو کچھ نہی کر سکی تھی پر نور کے گنہگار کو تو سزا دللا سکتی ہوں نا....

اور رہی بات سچ جاننے کی تو ہاں اگر مجھے سچ پتا نہی چلتا تو میں آپکی مدد نہی کرتی حیا تلخی سے بولی تھی اور اپنی کلائی اس سے چھوڑانے لگی تھی ایک تو آذان کی نزدیکی اپر سے اسکا ہولیا اسکی گھبراہٹ میں مزید اضافہ کر رہا تھا....

... اسکی بات سن کر آذان نے ایک دم سے اسکی کلائی چھوڑی تھی اسکو حیا سے اسی جواب کی امید ہی تھی اپنی کلائی آزاد ہوتے ہی حیا وہاں سے بنا اسکی طرف دیکھ وہاں سے ایک دم بھاگی تھی....

... وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی پر آذان کو لگتا تھا کی اگر اسنے حیا کے ساتھ غلط کیا ہے پر وہ دلاور نہی بنا تھا اسنے حیا کو اپنا نام دیا تھا اس سے شادی کر کے پر ایک بات تھی جو حیا اس سے چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کی وہ اس سے کم سے کم

اپنے گناہ کی معافی تو مانگے پروہ سمجھنے کے لئے تیار ہی نہی تھا یا پھر وہ ابھی سہی وقت کا انتظار کر رہا تھا..... کس کے دل میں کیا تھا یہ دونوں ہی نہی جانتے تھے

آذان بیٹا بریانی تو لو آج میں نے رداک سے کہ کر خاص تمہارے لئے بنوائی ہے...  
... وہ سب لوگ اس وقت کھانا کھا رہے تھے جب بی جان نے آذان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا...

.. بی جان کی بات سن کر حیانے سر اٹھا کر سامنے بیٹھی ردا کی طرف دیکھا جواب مسکراتے ہوئے ازان کی پلیٹ میں بریانی اتار رہی تھی.....

ردا آذان کے برابر میں ہی بیٹھی تھی اور وہ خود آیت اور ازلان کے ساتھ بیٹھی تھی جبکی حارث بھی ردا کی برابر میں ہی بیٹھا ہوا تھا...

..... ایک جلن سی حیا کو اپنے اندر محسوس ہوئی تھی

اسکو پہلی بار یہ محسوس ہوا تھا کی سامنے بیٹھا شخص پر صرف اسی کا حق ہے.. اگر وہ ردا کے دل کی بات نا جانتی تو اسکو اس وقت اتنا برا نہی لگتا اور آذان کے دل میں کیا ہے یہ بھی اسکو نہی پتا تھا اور وہ ایسا کیوں سوچ رہی تھی وہ خود بھی نہی جانتی تھی اپنی اس بدلتی کیفیت سے وہ خود بھی پریشان تھی....

.... حیا اپنی سوچوں میں گم بس آذان کو دیکھے ہی جا رہی تھی ہر بات سے بے فکر ہو کر کی اس وقت وہ کہاں بیٹھی ہے...

... آذان جو کھانا کھانے میں مصروف تھا اپنے اپر کسی کی نظروں کو محسوس کر کے اسنے جیسے ہی سامنے دیکھا تو حیا کو خود سکودیکھتے ہوئے پایا تھا ایک پل کے لئے وہ حیران ہوا تھا پر اسکے اس طرح دیکھنے سے اسکے دل میں خوشی سی ہوئی تھی...

... جب حیا نے آذان کو خود کو دیکھتے ہوئے دیکھا تو حیا نے اپنی نظریں ایکدم سے نیچے کر لی تھی اور اسکا اس طرح سے کرنا آذان کو مسکرا نے پر مجبور کر گیا تھا..

... جبکی ردا کے دل میں ایسا کچھ تھا نہی اور ویسے بھی اس نے اب آذان کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا تھا وہ سمجھ چکی تھی کی ان سب سے بس اسکو ہی تقلیت ہونی تھی...



.. آیات تم بھی تو کچھ لونا یوں ایسے ہی کیوں بیٹھی ہو جب سب اپنے اپنے کھانے میں مصروف تھے تو سبکے کانوں میں از لان کی آئی تھی....

... جبکی آیت اسکو دیکھنے لگی کیوں کی اسکی پلیٹ خالی نہی تھی اور سب نے بھی ایک ساتھ آیت کی طرف دیکھا تھا....

.... از لان کی شرارت سمجھ کر سب اب اسکی طرف دیکھنے لگے تھے...

... آیت اس گھر کی مہمان ہے اور اسکو کوئی پوچھ ہی نہی رہا تھا تو میں نے سوچا یہ فرض کیوں نا میں پورا کر لوں از لان نے سب کو اپنی طرف دیکھتا پتا کر شرارت سے کہا تھا اسکی بات سن کر وہاں موجود سب کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی..

... کیوں کی سب اچھی طرح سے جانتے تھے از لان کی شرار تو کو وہ صرف آیت کو تنگ کرنے کے لئے بولا تھا

...

.... آیت بیٹا تم آرام سے کھانا کھاؤ یہ تو بس اسکی عادت ہے سب کو پریشان کرنے کی اس بار بی جان آیت کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی انکی بات سن کر آیت صرف مسکرا دی تھی...

.... سب کو اس طرح ایک ساتھ ہانتا مسکراتا دیکھ کر بی جان نے دل ہی دل میں سب کی نظرات ہی آج کتنے وقت بعد وہ سب کو ایک ساتھ اور اتنا خوش دیکھ رہی تھی...

اور انہوں نے سب کے اسی طرح ہمیشہ خوش رہنے کی دعا بھی کی تھی

میں اس وقت کا انتظار کر رہا ہوں جب کوئی خاص میرے لئے صرف میری پسند کا کھانا بنائیے...

... رد اس وقت کچن میں کھڑی سب کے لئے کوئی بنا رہی تھی جب اس کو اپنے پیچھے سے حارث کی آواز سنائی دی تھی اس کی آواز سن کر وہ مڑی نہیں تھی ایسے ہی کھڑی رہی تھی...

.... اپنی بات کہ کر حارث اس کی پیٹھ دیکھنے لگا تھا جو اس کو ایسے نظر انداز کیے کھڑی تھی جیسے وہ یہاں ہو ہی نا....

... میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے رداجب وہ نہیں بولی تو حارث پھر سے بولا تھا اور آج اس نے سوچ لیا تھا کی وہ اپنے دل کی بات کہ کر ہی جائیے گا...

.... میرے پاس آپکے اس سوال کا کوئی جواب نہیں ہے اس بار رداسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی اسکو دکھ تھا کی وہ کسی کا دل دکھا رہی ہے اور جب کسی کا دل دکھتا ہے اسکا درد کتنا ہوتا ہے یہ اس سے بہتر کون جان سکتا تھا...

... تمہارے پاس میرے ہر سوال کا جواب ہے ردابس تم دینا نہیں چاہتی ہو تم کیوں نہیں سمجھتی ہو کی میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں پیار کے ساتھ ساتھ میں تمہری عزت کرتا ہوں تم سمجھتی کیوں نہیں ہو بولو آج حارث نے سیدھی طرح سے اپنے پیار کا اظہر کر دیا تھا جو وہ سوچ کر آیا تھا اس نے وہ سب بول دیا تھا....

..... آج حارث کے منہ سے اظہر اے محبت سن کر ردابلکل خاموش ہو گئی تھی اس نے سوچا بھی نہیں تھا کی یوں اچانک حارث اس سے اپنے دل کی بات کہ دیگا رداکو جو ہمیشہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا تھا آج وہ اسکی زبان پر تھا

novels mania  
www.urdu novels mania.com

.... کچھ تو بولو ردایوں خاموش مت رہو حارث اسکو خاموش دیکھ کر اسکے اور قریب آتے ہوئے بولا تھا....

.. پر میں ایسے محبت نہیں کرتی ہوں.... اسکو اپنے قریب آتا دیکھ کر رداور پیچھے ہوئی تھی..

...ردانے اسکو وہ بولا تھا جو اسکے دل میں تھا وہ نہی چاہتی تھی کی اسکی خاموشی کا وہ کچھ اور مطلب سمجھے اتنی جلدی وہ اپنی محبت بھول جاتی یہ اسکے لئے آسان نہی کچھ وقت لگتا سب بھولنے میں اور اسکو لگتا تھا کی حارث اسکا اتنے وقت انتظار نا بھی کرے.....

...کوئی بات نہی ردائیں تم سے اتنی محبت کرتا ہوں کی وہ ہم دونوں کے لئے کافی ہوگی اور مجھے یقین ہے کی تمہیں میری محبت سے ہی محبت ہو جائے گی حارث پورے یقین سے بولا تھا اسکی آنکھوں میں ردہ کے لئے بے پناہ محبت تھی جو ردائیں بھی محسوس کر سکتی تھی...

...آج حارث بس بولے ہی جا رہا تھا وہ آج بس اسکو اپنی محبت کا یقین دلانا چاہتا تھا اس بات سے انجن کی کوئی اور بھی انکی یہ باتیں سن چکا ہے..... اور جس خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی سے واپس بھی چلا گیا تھا...

...اسکی بات سن کر ردائیں پھر سے خاموش ہو گئی تھی وہ کہتی بھی کیا اسکے پاس کچھ بچا ہی نہی تھا کہنے کے لئے....

....میں کچھ ہی دنوں میں ایک فیصلہ کرنے والا ہوں اور مجھے امید ہے کی اس بار تم انکار نہی کرو گی حارث اتنا کہ کر وہاں روکا نہی تھا اور اسکے جانے کے بعد ردائیں سوچ میں پڑ گئی تھی کی وہ کیا کرنے والا ہے

وہ اس وقت اپنے بیڈ پر لیٹی حارث اور ردا کے بارے میں سوچ رہی تھی.....

..... جب ردا کافی بنانے کے لئے گئی تھی تو حیا اسکی مدد کرنے کے لئے کچن میں جا رہی تھی جب اسکو کچن سے حارث کی آواز سنائی دی تو وہ دروازے پر ہی رک گئی تھی پھر جو اسنے سنا وہ سب سن کر حیا خوش بھی ہوئی تھی اور دلکھی بھی.....

..... خوش وہ ردا کے لئے ہوئی تھی کی اسکو بھی کوئی اتنا چاہتا ہے.....

پر دلکھی وہ حارث کے لئے تھی کیوں کی وہ ردا کے دل کا حال جانتی تھی....

... میں دیکھ رہا ہوں.. جب سے تم یہاں آئی ہو کچھ چپ چپ سی ہو کیا بات ہے آذان بہت دیر سے اسکو چپ چاپ لیٹا ہوا دیکھ رہا تھا جو کسی گہری سوچ میں گم تھی....

.... وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب آذان کی آواز سے ہوش میں آئی تھی اس نے گردن موڑ کر آذان کی طرف دیکھا....

.... آپسے ایک بات پوچھوں اس نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

... حیا کی بات سن کر آذان نے حیران نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا آج اس نے دوسری بار اسکو حیران کیا تھا اسکے لئے یہ خوشی کی بات تھی کی آج وہ خود اس سے بات کر رہی تھی.....  
.... ہاں پوچھو.... آذان نے کہا.....

اپ کو کبھی کسی سے پیار ہوا ہے.... پتا نہی کیوں حیا یہ بات جاننا چاہتی تھی کی آذان کے دل میں کوئی ہے یا نہی شاید حادث اور ردائی آج بات سن لینے کے بعد وہ جاننا چاہتی تھی.. کی کہیں آذان بھی ردائی طرح اسکو چاہتا ہو.. اور اسنے جان کر رد اکا نام نہیں لیا تھا اگر وہ اسکا نام لے لیتی تو آذان اس پر غصہ ہو جاتا اور شاید اس سے اس ٹوپک پر بات بھی نہ کرتا.....

www.urdu novelsmania.com

... آج پتا نہی یہ سوچ اسکے دل میں بار بار آرہی تھی اور انہی سوچوں سے پیچھا چھوڑانے کے لئے وہ بے ساختہ اس سے پوچھ بیٹھی تھی...

.... نہی مجھے کبھی کسی سے پیار نہی ہوا کیوں کی میرے پاس ان سب باتوں کے لئے وقت نہی تھا....

... میرے لئے میرا بدلہ سب سے زیادہ ضروری تھا اور جو میں پورا کر بھی رہا ہوں.... اس نے نرمی سے اسکو جواب دیا تھا ازان کو آج اچھا لگ رہا تھا کی حیا اس سے اسکے بارے میں بات کر رہی تھی...  
 .... ہاں تمھرے لئے تو اپنا بدلہ ہی سب سے زیادہ ضروری ہے اور اس بدلے کی وجہ سے چاہے کسی کا سب کچھ چھین جائے تم کو تو اس سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا ہے حیا اسکی بات سن کر تلخی سے بولی اور اسکی طرف سے اپنا رخ بدل کر لیٹ گئی تھی...

.... تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو کی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اور اس طرح سے بات کو بیچ میں چھوڑ دینے کا کیا مطلب ہے.... حیا کو بات بیچ میں چھوڑ کر اور اسکی طرف سے رخ موڑ کر لیٹنا آذان کو اچھا نہیں لگا تھا اسنے ایک جھٹکے سے اسکا بازو پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کیا تھا....

.. وہ اسکے اتنے نزدیک تھا کی آذان کی گرم سانسیں حیا کے چہرے کو جھولسا رہی تھی.....  
 ... مجھے درد ہو رہا ہے آذان...

... جب حیا اس سے اپنا بازو نہ چھوڑا سکی تو بے بسی سے بولی کیوں کی آذان نے اسکے بازو کو بہت سختی سے پکڑ رکھا تھا جس سے حیا کو بہت تکلف ہو رہی تھی.....

درد اور جو تم مجھے درد پہنچاتی ہو اسکا کیا...

... اس بار آذان کے لہرے میں ہی نہیں بلکی اسکے بازو پر بھی پکڑ سخت ہوئی تھی.....

میں نے کیا درد پھوچایا ہے آپکو حیا نے روتے ہوئے پوچھا کیوں کی اسکے بازو میں بہت درد ہو رہا تھا جو آذان کی ساخت گرفت میں تھا.....

جبکی اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر آذان کی پکڑ اسکے بازو پر ڈھیلی پڑ گئی تھی.....  
سو جاو.... آذان اسکو چھوڑتا اپنا فون لیکر روم سے بہار چلا گیا تھا.....

.. حیا اسکی بات سن کر اپنے آنسو صاف کرتی خود بھی دوسری طرف رخ کرتی لیٹ گئی تھی....  
.... پتا نہیں کیوں لیکن اسکو یہ جان کر سکون محسوس ہوا تھا کی آذان کے دل میں کوئی نہیں ہے... کھانے کے وقت رد اکا آذان کو ہس کر دیکھنا حیا کو برا لگا تھا اسکو رد اسے ایک پل کے لئے جلن سی محسوس ہوئی تھی پر جب حارث اور رد اکا کی باتیں سن کر اور اب آذان کا جواب سن کر اب وہ جلن بھی ختم ہو گئی تھی....

... حیا تم مجھے درد پہنچاتی ہو تم بار بار مجھے وہ گناہ یاد کرواتی ہو جو میں بھولنا چاہتا ہوں....  
..... اور میں تمہیں بھی یہ سب بھولنا چاہتا ہوں...



.... میں چاہتا ہوں تم اب کبھی بھی وہ لمحے نہ یاد کرو..... جب بھی میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں تم کچھ ایسا بول دیتی ہو کی مجھے تمہارے ساتھ سختی کرنی پڑ جاتی ہے جس سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے اور برا مجھے بھی لگتا ہے...

... اسکو بار بار آج حیا کی آج والی باتیں یاد آرہی تھی کبھی تو وہ اسکو خود سے بہت قریب لگتی ہے تو کبھی وہ اسکو میلو کے فاصلے پر...

... اذان صوفہ پر بیٹھا حیا کے بارے میں ہی سوچے جا رہا تھا اور نیند اسکی آنکھوں سے قوسودور تھی....

وہ اس وقت کمرے میں بیٹھی گلاس وال سے باہر لان کو دیکھ رہی تھی لائٹس کی روشنی کی میں لان اس وقت بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا....

وہ لوگ آج ہی واپس آئے تھے حارث تو کل ہی آفس کے کام کی وجہ سے واپس آگیا تھا اور آج اذان اسکو گھر چھوڑ کر خود بھی آفس چلا گیا تھا راحت بی سے اسکو پتا چلا تھا کی وہ لوگ آج دیر سے آئینگے...

..وہ اس وقت وہ انکی بیٹی بوری ہو رہی تھی اسکو بی جان اور باقی سب کی بہت یاد آرہی تھی..  
 ... کتنا روکا تھا بی جان نے اسکو اور انکے روکنے سے وہ کتنا خوش ہو گئی تھی کی اسکو آذان کے ساتھ ہی جانا پڑیگا  
 مگر اس ظالم سے تو اسکی اتنی سی خوشی کہاں برداشت ہوتی تھی پتا نہی بی جان سے کیا کیا بہانے بنایے کی بی جان  
 چپ ہو گئی تھی اور پھر اسکو دوبارہ سے رکنے کے لئے نہی کہا تھا اور پھر ایک بار اسکو زبردستی ناپاہتے ہوئے بھی  
 اسکے ساتھ آنا پڑا تھا....

...وہ جیسے ہی روم میں داخل ہوا تو سب سے پہلے اسکی نظر بیڈ پر بیٹھی حیا پر پڑی تھی اس وقت وہ گرین کمر کے  
 سوٹ میں بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی جب کی اسکا دوپٹہ سائیڈ پر رکھا ہوا تھا وہ باہر دیکھنے میں اتنی مگن تھی  
 کی اسکو آذان کی موجودگی کا پتا ہی نہی چلا تھا جبکی آذان اسکو دیکھتا اپنے دل میں اتار رہا تھا....

.... آذان کے دل نے ایک دم یہ خواہش کی تھی کی حیا بھی کبھی اسکو اسی طرح دیکھتے ہوئے کھو جائے کی وہ آس  
 پاس کی سب چیز کو بھول جائے جس طرح اس وقت وہ باہر لان کو دیکھنے میں کھوئی ہوئی تھی...

... آذان بے خودی میں اسکو دیکھتا اسکے پاس آ رہا تھا جب اسکا پیر ٹیبل سے ٹکرایا تھا اور وہ ہوش میں آیا تھا...

.. کھٹکے کی آواز سن کر حیا نے جیسے ہی گردن موڑ کر دیکھا تو آذان اسکے پیچھے ہی کھڑا تھا... ازان کو دیکھ کر حیا نے جلدی سے پاس پڑا دوپٹہ خود پر فہلایا تھا.... اور بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی اور پھر اسکو نظر انداز کرتی روم سے باہر جانے لگی...

... اسکی جلد بازی کو آذان نے اچھے سے نوٹ کیا تھا..

... ایک کپ کو فی مل مل سکتی ہے اسکو روم سے باہر جاتا دیکھ کر آذان ایک دم سے بولا تھا...

... اسکے بڑھتے قدم ایک دم رکے تھے اسنے موڑ کر حیران نظروں سے آذان کی طرف دیکھا تھا جو اسکو ہی دیکھ رہا تھا...

novels mania  
www.urdu novels mania.com

.... میں تم سے ہی کہہ رہا ہوں اس روم میں تمہارے علاوہ کوئی اور تو نہیں ہے نا وہ اسکی حیران نظروں کا مطلب سمجھتے ہوئے پھر سے بولا تھا...

... جبکی حیا کو یقین ہی نہیں ہوا تھا کی اس نے حیا کو کسی کام کے لئے بولا تھا اور آج یہ پہلی بار ہوا تھا اس لئے اسکا حیران ہونا بنتا تھا....

.... اگر نہی بنانی ہے تو منہ کر دو اسکو ایسے ہی کھڑادیکھ کر اس بار آذان اپنے ماتھے پر بل ڈال کر بولا تھا...

... میں نے منہ تو نہی کیا ہے آذان کو اپنی طرف گھورتا ہوا پا کر وہ ڈرتے ہوئے بولی تھی... اسکو آذان کے غصے کا اچھی طرح علم تھا...

... پر تم نے ہاں بھی تو نہی کہا تھا آذان نے اپنی ٹائی کی نوٹ ڈھیلی کرتے ہوئے بولا...

... میرے ہاں یا نا کرنے سے کیا ہو گا ہونا تو وہی ہے جو آپ چاہتے ہو حیا نے پھر سے تلخی لہجے میں کہا اور روم وہ اتنا کہ کر رکی نہی تھی روم سے نکلتی چلی گئی تھی...

... جبکی اسکی بات سن کر اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے آذان کے ہاتھ وہیں رک گئے تھے آج وہ پھر اپنے باتوں سے اسکو وہی سب یاد دلا گئی تھی جو اسکے لئے بھولنا مشکل تھی وہ یہ سب بول کر خود کو بھی تکلیف دیتی تھی اور اسکو بھی.....

کیا بکواس کر رہے ہو ایسا کیسے ہو سکتا ہے.....

بشر کی بات سن کر دلاور خان فون پر اتنی زور سے دھاڑا تھا کی اسکی دھاڑ پورے خان ولایں گج گئی تھی.....

..... جبکی اسکی دھاڑ سن کر فون کے دوسری طرف موجود بشر بھی کانپ گیا تھا.....

خان میں سچ کہ رہا ہو آیت بی بی یہاں پر نہیں ہیں.....

... بشر نے پھر سے ڈرتے ڈرتے دلاور کو بتایا اس سے اتنی دور ہونے کے باوجود بھی وہ اسکی آواز سن کر کانپ گیا تھا.....

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہاں جاسکتی ہے وہ اور جہاں تک میں جانتا ہوں اسکا تو وہاں کوئی دوست بھی نہیں ہے پھر وہ کہا جاسکتی ہے...

..... دلاور خان غصے سے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بشر سے بولا...

.... تم پتا کرو کی اسکو کسی نے کبھی جاتے ہوئے دیکھا تھا کی نہیں..

.... دلاور خان کا سوچ سوچ کر برا حال ہو رہا تھا کی آخر آیت جا کہاں سکتی ہے....

... خان ہم نے پتا لگوایا ہے کی کچھ دن پہلے بی بی جی کچھ دن پہلے کچھ لوگوں کے ساتھ گئی تھی اور اب تک واپس نہیں آئی ہیں اور وہ کہاں گئی ہے یہ بھی کسی کو معلوم نہیں ہے...

... بشر نے اسکو تفصیل سے ساری بات بتائی.....

جسے سن کر دلاور خان اور بھی پریشان ہو گیا تھا کی وہ کس کے ساتھ چلی گئی ہے.....

اسکو سمجھ نہیں آ رہا تھا کی یہ سب کیا ہو رہا ہے اسکے ساتھ..... اسنے تو سوچا تھا کی آیت کو یہاں بلا کر اس سے ساری دولت اپنے نام کر والے گا اور پھر اسکو بھی ہمیشہ کے لئے اسکی ماں کے پاس بچ دے گا....

..... کیوں کی ابھی فلحال حیا تو اسکے ہاتھ نہیں آنے والی تھی...

لیکن یہاں تو بازی ہی الٹی پڑ گئی تھی پتا نہیں آیت کہا چلی گئی تھی.....

خان ہم اور پتالگانے کی کوشش کرتے ہے..... بشر نے اتنا کہ کرفون رکھ دیا.....

آخر کس کے ساتھ جاسکتی ہے آیت.....

دلاور خان انہی سوچوں میں گم تھا جب ایک دم سے اسکے ذہن میں جھمکے ہوا.....

کہی آذان تو نہیں لے گیا آیت کو.... یہ ہی سوچ اسکے ذہن میں سب سے پہلے آئی تھی...

.. نہیں نہیں اسکو تو پتا ہی نہیں ہے کی آیت یہاں نہیں لندن میں.... وہ تو اب تک جانتا بھی نہیں ہے کی جس کو وہ آیت سمجھتا ہے وہ حیا ہے دلاور خان کو اب تو یہ ہی لگتا تھا کی آذان اب تک سچ نہیں جان پایا ہے اور یہ اسکی سب سے بڑی غلط فہمی تھی...

www.urdu novelsmania.com

.... یہ سب سوچ کر دلاور کچھ مطمئن ہو گیا تھا جب کی اسکو تو کچھ پتا ہی نہیں تھا جس سوچ کو وہ غلط سمجھ رہا تھا اصل میں وہ سوچ اسکی بالکل سچ تھی آیت آذان کے ہی پاس تھی اور وہ اس بات سے انجن تھا

وہ کچن میں کھڑی آذان کے لئے کوئی بنارہی تھی جب اسکو اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا..

... اسکو ایک پل کے لئے لگاتھائی شاید آذان ہے اسنے جیسے ہی مڑ کر دیکھا تو حارث کو دروازے میں کھڑا پایا جو اسی کو دیکھ رہا تھا...

.... حیا کو اس وقت کچن میں دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا...

... حیا جو اسکو دیکھ رہی تھی اس کے دیکھنے پر وہ مسکرایا تھا تو حیا بھی اسکی طرف دیکھ کر مسکرا دی تھی....

.... تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو اپنے من میں آیا سوال جو اس وقت اسکو دیکھ کر آیا تھا وہ پوچھ بیٹھا تھا....

... آذان کے لئے کوئی بنارہی ہوں تمہارے لئے بھی بنادوں حیا نے اسکو بتانے کے ساتھ ساتھ اس سے پوچھ بھی لیا تھا حیا کو لگاتھائی شاید وہ بھی کچن میں اسی لئے آیا ہے..

... نہی میرا بھی موڈ نہی ہے وہ میں نے کچن کی لائٹ جلی ہوئی دیکھی تو میں یہ دیکھنے چلا آیا کی کون ہے...



... حارث کو یہ سن کر بہت اچھا لگا تھا کی وہ آذان کے لئے کوئی بنا رہی ہے اسکو یقین تھا کی دھیرے دھیرے ہی سہی ایک دن ان دونوں کے بیچ سب ٹھیک ہو جائے گا...

... ایک بات بولوں حارث تمہیں حیا نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا...

... ہاں بولو تم مجھے کچھ بھی کہہ سکتی ہو اسکے لئے تمہیں مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے حارث خوشدلی سے بولا تھا وہ حیا کی ڈیل سے عزت کرتا تھا اور یہ بات حیا بھی اچھے سے جانتی تھی...

.. تم بہت اچھے انسان ہو حارث مجھے لگتا ہی نہیں مجھے اس بات کا پورا یقین بھی ہے کی جس بھی لڑکی سے تمہاری شادی ہوگی نا تم اسکو ہمیشہ خوش رکھو گے حیا نے یہ بات پورے دل سے کہی تھی اتنے وقت میں وہ وہ جان گئی تھی کی حارث کتنا اچھا انسان ہے...

... اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے حارث اسکی بات پر کھل کر مسکراتے ہوئے بولا تھا..

... بس لگتا ہے... کیا تمہیں خود کے بارے میں نہیں لگتا ایسا اس بار حیا نے اس سے ہی سوال کر ڈالا تھا...

.. حیا کی بات سن کر حارث کی نظروں کے سامنے ردا کا چہرہ آیا تھا وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی اسنے بھی تو ردا کے بارے میں یہ سب ہی سوچ رکھا تھا....

... میں نے سچ کہا تھا نا اسکو خاموش دیکھ کر حیا شرارت سے بولی تھی اور پھر دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرا دئے تھے...

.. اور کچن کے دروازے پر کھڑے آذان کا یہ منظر دیکھ کر غصہ مزید بڑھ گیا تھا...

... وہ بہت دیر سے حیا کے واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا کچھ دیر تو روم میں انتظار کرتا رہا پر جب وہ نہی آئی تو وہ غصے میں وہ خود ہی اسکو دیکھنے کے لئے کچن میں آہی رہا تھا اور اندر کا منظر دیکھ کر اسکا غصہ مزید بڑھ گیا تھا وہ غصے سے وہیں سے پلٹ گیا تھا

جب وہ روم میں اسکے لئے کوئی لے کر آئی تو آذان صوف پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا... آذان کو پتا چل گیا تھا کہ وہ آگئی ہے پر پھر بھی وہ ایسے بیٹھا رہا جیسے اسکو اسکے آنے کی خبر ہی نا ہو..

... حیا دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اسکے سامنے آکھڑی ہوئی تھی اسکو آذان کو مخاطب کرنا مشکل لگ رہا تھا...

... حیا نے سوچا تھا کی وہ اسکو دیکھ لے گا اس لئے وہ چپ چاپ کوئی ہاتھ کا مگ ہاتھ میں لئے کھڑی رہی تھی.. کچھ وقت یوں ہی گزر گیا تھا نا حیا نے کچھ کہا تھا اور نہ ہی آذان نے اسکی طرف دیکھا تھا...

... آپکی کوئی آخر حیا کو ہی بولنا پڑا تھا کیوں کی اسکو لگ رہا تھا اگر وہ ایسے ہی کھڑی رہی تو رات یوں ہی گزر جائے گی..

... حیا کی آواز سن کر آذان نے اسکی طرف دیکھا تھا وہ یہ ہی تو چاہتا تھا کی وہ خود سے اسے مخاطب کرے اس لئے وہ جان بوجھ کر خود کو مصروف ظاہر کر رہا تھا...

www.urdu novels mania.com

.... یہ ٹھنڈی ہو گئی ہے دوسری بنا کر لاؤ آذان نے کھڑے ہو کر اسکے ہاتھ سے کوئی لے کر ایک گھونٹ بھرنے کے بعد کہا تھا....

... اسکی بات سن کر حیا پھر سے حیران ہو کر اسکی طرف دیکھنے لگی تھی اسکے متناہ کوئی اتنی بھی ٹھنڈی نہی تھی کی اسکو پیانہ جاسکے ...

... مجھے لگتا ہے میں نے اپنی بات ختم کڑدی ہے اسکو ایسے ہی کھڑا دیکھ کر آذان بولا تھا اور اسکی بات سن کر حیا پھر سے کوئی بنانے کے لئے چلی گئی تھی ...

... اسکے جانے کے بعد آذان پھر سے اپنے کام میں لگ گیا تھا ...

... آپکی کوئی ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کی حیا کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی ... اس بار حیا نے اسکو مخاطب کرنے میں دیر نہی کی تھی کیا پتا اس بار بھی اسکو دوبارہ جانا پڑ جاتا ....

... حیا کی بات سن کر آذان اٹھا اور چلتا ہوا اسکے سامنے آکھڑا ہوا تھا ..

... گرم ہی ہے نا آذان اسکی جھکی نظروں کو دیکھ کر بولا تھا ....

... جی اس بار گرم ہی ہے آپ خود چیک کر لیں آذان نے ایسے ہی نظریں جھکا کر کہا تھا اسکو آذان کی نظروں سے گھبراہٹ ہو رہی تھی ...

... ٹھیک ہے چیک کر لیتا ہوں آذان نے حیا کا دو سرا ہاتھ پکڑا اور ایک انگلی کافی کے مگ میں ڈال دی تھی...

... ایک چیخ حیا کے منہ سے نکلی تھی اور جلنے کی جلن سے اسکی آنکھوں سے آنسو بھی آگئے تھے...

.. گرم ہی ہے آذان اس کے آنسو دیکھ کر بولا تھا اور اس کے ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد کر کے کوئی کامگ اس کے ہاتھ سے لے کر آرام سے صوفہ پر بیٹھ گیا تھا...

... جبکی حیا اس ظالم شخص کی اس ہرقت پر بس اسکو دیکھ کر ہی رہ گئی تھی اسکی انگلی میں اب بھی جلن ہو رہی تھی جب جلن اس سے برداشت نہی ہوئی تو وہ واشروم میں گھس گئی تھی...

.... واشروم میں بہت دیر تک آنسو بہانے کے بعد وہ نکلی تھی پھر اس نے آذان کی طرف دیکھا جو ابھی اپنے کام میں مصروف تھا ایسے جیسے اس نے کچھ کیا ہی نہ ہو اور حیا کو اس وقت آذان پر بہت ہی زیادہ غصہ آ رہا تھا اس کے ساتھ ہمیشہ برا کڑ کے وہ اسی طرح انجنس جاتا تھا وہ آذان پر یوں ہی دل ہی دل میں غصہ ہوتی بیڈ پر لیٹ گئی تھی جب انگلی کی جلن ختم ہوئی تو نیند بھی اس پر مہربان بچ گئی تھی....

... آذان جو باظاہر تو اپنا کام کر رہا تھا پر اسکا سارا دھیان حیا پر تھا وہ کتنی دیر سے اسکے آنے کا انتظار کر رہا تھا اسکو ایک خوشی سی ہوئی تھی کی حیا اسکا کچھ کام کرنے جا رہی ہے اسکو کوئی کی اتنی طلب نہی تھی پر وہ حیا سے اپنا کام کروانا چاہتا تھا اور وہ جب اس سے انتظار نہی ہوا تو وہ اسکو دیکھنے کچن تک چلا گیا اسکو حادث کے ساتھ بات کرتا دیکھ کر آذان کا خون کھول اٹھا تھا ایک تو وہ اتنی شدت سے اسکا انتظار کر رہا تھا اور وہ تھی کی اپنی باتوں میں مصروف تھی اسکے آنے کے بعد آذان نے اس پر جو غصہ تھا اسی پر نکال دیا تھا اس وقت تو اسکو کچھ برا نہی لگا تھا مگر اب اسکو بہت دکھ ہو رہا تھا برابر اسکی آنکھوں کے سامنے حیا کی آنسو سے بھری آنکھیں آرہی تھی وہ چلتا ہوا بیڈ تک آیا...

... حیا اس وقت گہری نیند میں سو رہی تھی آذان اسکا چہرہ دیکھنے لگایہ چہرہ وہ روز دیکھنا چاہتا تھا اور یہ ہی وجہ تھی بی جان کے کہنے پر بھی وہ اسکو وہاں نہی چھوڑ سکا تھا کب وہ اسکو اتنا چاہنے لگا تھا اسکو خبر ہی نہی ہوئی تھی...

www.urdu novels mania.com

... اذان نے اسکا ہاتھ تھامہ اور اسکی اس انگلی پر اپنے لب رکھ دئے جس کو اس نے ابھی جلا یا تھا....

... میں تمہیں کبھی تقلیف نہی دینا چاہتا ہوں حیا پر جب تم مجھے یا میری بات کو انگور کرتی ہو تو مجھ سے برداشت نہی ہوتا ہے اور میرا سارا غصہ تمہی پر نکل جاتا ہے اور پھر میں ہر بار نہ چاہتے ہوئے بھی تمہارے درد کی وجہ بن جاتا ہوں اور تمہیں درد دے کر مجھے بھی تقلیف ہوتی ہے حیا پلزم مت کیا کرو ایسا وہ حیا کے چہرے کو دیکھ کر بول رہا تھا... وہ اسکو سوتے ہوئے ادل کی بات کہ رہا تھا جاگتے ہوئے کبھی موقع ہی نہی ملا تھا اسکو...

.... وہ اس وقت آذان کو سوتے ہوئے بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی وہ جھکا تھا اور اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھ دئے تھے... کچھ دیر تو وہ ایسے ہی اسکے لمس کو محسوس کرتا رہا تھا پر اسکے اٹھ جانے کے ڈر سے آذان اس دور ہو اور پھر واپس سے صوفہ پر جا کر اپنا کام کرنے لگا تھا لیکن اس بار اسکا دھیان کام پر نہی تھا

کیا ہوا آیت تم یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہو...  
ردا جو کچن میں کسی کام سے جا رہی تھی آیت کو لاؤنج میں اکیلا بیٹھا دیکھا تو وہ اسکے پاس صوفہ پر بیٹھتے ہوئے بولی تھی.... جو کسی گہری سوچ میں گم تھی...

... نہی نہی ایسی کوئی بات نہی ہے وہ میں روم میں بور ہو گئی تھی تو سوچا یہاں آکر تھوڑا ٹیوی دیکھ لیتی ہوں آیات  
ردا کی بات سن کر بولی تھی...

... آیت اگر تم بور ہو رہی ہیں تھی تو میرے پاس آجاتی میں بی جان کے روم میں ہی تھی ایسے اکیلے مت بیٹھا کرو  
آیت..

... تم ہماری مہمان ہو اور تمہارا خیال رکھنا میرا فرض ہے اگر تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تم مجھ سے کہہ سکتی ہو ردانے بہت ہی اپنے پن سے کہتا تھا....

.... آیت سے اسکی اچھی دوستی ہو گئی تھی رداسکا ہر طرح سے خیال رکھتی تھی اسکو کسی چیز کی کمی نہی ہونے دیتی تھی پر اسکی آیت بہت ہی چپ لگی تھی وہ بہت ہی کم بولتی تھی اور ی بات ردابی جان سے بھی کہ چکی تھی...

پر ایسا نہی تھا کی وہ یہاں رہ کر ہی ایسا کر رہی تھی آیت شروع سے ہی ایسی تھی اسکو وہ بہت کم بولنے والی لڑکی تھی کچھ وہ بچپن سے اکیلی بھی رہی ہے تو اسکو عادت نہی تھی زیادہ بولنے کی پر یہ بات ردا اور بی جان نہی جانتی تھی کی وہ کون ہے اور کہاں سے آئی ہے...

... جی ٹھیک ہے اگر مجھ کچھ بھی چاہتے ہو گا تو میں آپسے ہی کہوں گی آیت ردائی طرف دیکھ کر مسکراتی ہوئی بولی تھی...

... مجھ سے بھی کہ دینا اگر تمہیں کچھ چاہتے ہو گا... یہ آواز سامنے سے آتے ازلان کی تھی جوانکی یہ باتیں سن چکا تھا اور اپنا نام لینا اسنے ضروری سمجھا تھا...



.... بس تم سے اپنے تو کام ہوتے نہی کسی اور کی ضرورت کیا پوری کرو گے تم ردانے بھی اسی کے انداز میں  
از لان کو جواب دیا تھا جبکی ردائی بات سن کر آیت پھر سے مسکرا دی تھی کیونکہ وہ جب سے آئی تھی ان دونوں کو  
اسی طرح لڑتا جھگڑتا ہوا دیکھ رہی تھی...

.... میری یہ افر صرف خاص لوگوں کے لئے ہوتی ہے اور تم اس لسٹ میں نہی آتی ہو رداجی از لان بھی کہاں  
چپ رہنے والا تھا... اپنی بات کہ کر اس نے آیت کی طرف دیکھا جو اسی تو دیکھ رہی تھی از لان کے دیکھنے سے  
اس نے از لان سے ایک دم نظریں ہٹالی تھی..

.. اسکے ایسا کرنے سے از لان کے ہونٹھوں پر بھی مسکراہٹ آگئی تھی...

Urdu  
novels mania  
www.urdu novels mania.com

... مجھے تمہاری لسٹ میں آنا بھی نہی ہے ردانے بھی جل کر کہا تھا....

... اچھا تو اور کس کی لسٹ میں آنا چاہتی ہو تم وہ اپنی آنکھیں گھمستے ہوئے بولا اور دھپ سے ردائی برابر میں بیٹھ  
گیا جیسے اسے پورا یقین ہو کی وہ بتا دے گی کی وہ کس کی لسٹ میں آنا چاہتی ہے...

... از لان کی بات سن کر ردائی نظروں کے سامنے ایک دم سے ہی کسی کا چہرہ آیا تھا جبھی اس نے ایک دم سے اپنا سر جھٹکا تھا...

.. جبکی..... ردائے بات کرتے ہوئے وہ ایک دوبار آیت پر بھی نظر ڈال رہا تھا... از لان کو آیت پہلی نظر میں ہی بہت اچھی لگی تھی...

..... اس بات سے انجن کی ردائے چوری پکڑ چکی ہے اور وہ من ہی من میں بس مسکرا دی تھی....  
.. مجھے کسی کی لسٹ میں نہیں آنا ہے تم بس زیادہ بکواس مت کیا کرو وہ جل وہاں سے اٹھ گئی تھی اور وہاں سے سیدھا کچن میں جا کر رکی تھی جبکی اسکے اٹھتے ہی از لان نے زور زور سے ہسنہ شروع کر دیا تھا...

... ردائے اٹھتے ہی آیت بھی مسکراتے ہوئے اسکے پیچھے چلی گئی تھی

وہ جیسے ہی روم میں داخل ہوا اسکو حیا کہیں نظر نہی آئی تھی... حیا اسکو نیچے بھی نہی دکھائی دی تھی اسنے سوچا وہ روم میں ہوگی پروہ اسکو روم میں بھی کہیں نظر نہی آئی تھی...

وہ بالکل ابھی آفس سے لوٹا تھا اور وہ ہمیشہ جب بھی آفس سے آتا تھا تو حیا اسکو یا تو لاؤنج میں یا پھر روم میں ہی بیٹھی ہوئی ملتی تھی...

.... آفس سے واپس آکر وہ اسکو ہی دیکھنا پاتا تھا پر آج واپسی پر وہ اسکو کہیں نظر نہی آئی تھی آذان کو برا بھی لگتا تھا اور تھوڑا پریشان بھی ہوا تھا کی وہ جا کہاں سکتی ہے..

... اس دن رات والی بات کے بعد سے حیا نے اسکے سامنے زیادہ آنا بھی بند کر دیا تھا جب وہ صبح کو اٹھتا تو وہ اسکو روم میں نہی ملتی تھی...  
... حیا اسکے اٹھنے سے پہلے ہی روم سے نکل جاتی تھی..

اور یہ دیکھ کر اسکو بہت برا لگتا تھا جب وہ تیار ہو کر نیچے ناشتہ کرنے کے لئے آتا تو وہ حارث کے ساتھ باتوں میں مصروف ملتی تھی اور وہ اس دوران بھی اسکو ایسے نظر انداز کئے بیٹھی رہتی تھی جیسے وہ یہاں موجود ہی ناں ہو..

.. حیا کا یہ برطاؤد دیکھ کر آذان کو اور برا لگتا تھا وہ جب بھی سوچتا تھا کی وہ واپسی پر آکر اس سے بات کرے گا پر ایسا نہی ہوتا تھا...

...رات کا کھانا کھانے کے بعد حیاروم میں جلدی چلی جاتی تھی اور جب آذان روم میں جاتا تو وہ سوچکی ہوتی تھی اور اس سے بات کرنے کے بارے میں وہ بس سوچ کر ہی رہ جاتا تھا...

...آج اس نے سوچ لیا تھا کی وہ اس سے بات کر کے ہی رہے گا کی وہ اسکے لئے کتنے ضروری ہو گئی ہے اور نہ جانے کب اور کیسے اسکے دل میں بھی بس چکی ہے آذان اسکو بتانا چاہتا تھا کی وہ اسکو کتنا چاہنے لگا ہے حیا کو اپنے دل کی ہر بات بتانا چاہتا تھا....

وہ حیا کو یہ بھی بتاتی اسکو اسکا انگور کرنا کتنا برا لگتا ہے اسکو تکلیف ہوتی ہے جب وہ اسکو نظر انداز کرتی ہے اس لئے وہ آج آفس سے جلدی ہی گھر آ گیا تھا....

....ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہا تھا کی وہ کہاں ہو سکتی ہے کی جیھی واشروم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی...

..آذان نے سامنے دیکھا تو حیا نکلتی ہوئی نظر آئی تھی اسنے تو سوچا بھی نہیں تھا کی وہ واشروم میں بھی ہو سکتی ہے... آذان بس اسکو ہی دیکھے جا رہا تھا..

... حیا اپنے بالوں کو ٹاول سے صاف کر رہی تھی وہ ابھی نہا کر ہی نکلی تھی اس وقت وہ بلیک کلر کے سوٹ میں آذان کو بہت ہی خوبصورت لگی تھی وہ بس ایکلک حیا کو ہی دیکھ رہا تھا...

.. حیا جو مگن سی اپنے بالوں کو خشک کرتی ہوئی نکلی تھی سامنے آذان کو کھڑا دیکھ کر ایک پل کے لئے اس کے چلتے ہاتھ رک گئے تھے...

... آج اس کو اتنی جلدی گھر دیکھ کر حیا بہت ہی حیران ہوئی تھی کیونکہ آج ایسا پہلی بار ہوا تھا کی وہ آفس سے جلدی گھر لوٹ تھا....

... آذان کو جب ایسے ہی خود کو دیکھتے پایا تو وہ نظریں جھکا کر ڈرینگ کے پاس چلی گئی تھی حیا نے ہاتھ میں پکڑا تولیہ بیڈ پر رکھا اور آنے میں کھڑی ہو کر اپنے بال سلجھانے لگی تھی...  
.. اور اس دوران اس نے پھر سے آذان کی موجودگی کو نظر انداز کیا ہوا تھا...

... آذان وہیں کھڑا حیا کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا وہ کچھ دیر تو بس اس کو دیکھا رہا پھر چلتا ہوا بالکل اس کے پیچھے آکھڑا ہوا تھا...

... حیا جو اپنے بال سلجھا رہی تھی آسنے میں اپنے پیچھے اسکا عکس دیکھ کر حیا ایک پل کے لئے گھبرا گئی تھی...

حیا اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہی پل میں وہاں سے ہٹی تھی اور اس سے دور جا کر کھڑی ہو گئی تھی...

.... میں تمہیں کھانا ہی جاؤں گا جو تم یوں دور ہوئی ہو آذان کو اسکا پل میں اس سے یوں دور جانا اچھا نہیں لگا تھا...

... آپ سے کسی بھی چیز کی امید کی جاسکتی ہے کیونکہ آپ کچھ بھی کر سکتے ہیں اور آپ کو اس بات سے بھی کچھ فرق بھی نہیں پڑتا ہے کی آپ کی وجہ سے کسی کو کتنی ہوئی ہے.... اتنا کہ کروہ وہاں سے جانے لگی تھی یہ اسکا غصہ تھا جو شاید آج باہر نکلا تھا...

urdu  
novels mania  
www.urdu novels mania.com

.... تم یہ کیسے کہہ سکتی ہوئی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا...

... آذان نے ایک جھٹکے سے اسکا بازو پکڑ کر حیا کو اپنے مقابل کیا تھا اسکے ایسا کرنے سے وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب ہو گئے تھے.... لقیں آج آذان کی پکڑ میں سختی نہیں تھی اور ی بات حیا نے بھی محسوس کی تھی...

.... میں یہ ایسے ہی نہیں کہ رہی ہوں مجھے اس بات کا پورا یقین بھی ہے کی آپ جیسے لوگ جو صرف دوسرو کو درد دینا جانتے ہیں انکو کسی کی تکلیف سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے.... اگر فرق پڑتا بھی تو کبھی ایسا ناں کرتے کسی کی تکلیف کی وجہ نہیں بنتے....

... حیا بھی اس بار تلخی سے بولی تھی آج حیا نے بھی چپ نہیں رہنا چاہا تھا آج اسکے دل میں جو تھا وہ سب کہ دیا تھا..

.... اسکو آذان کے قریب ہونے یا پھر اسکے غصے کا بھی ڈر نہیں تھا... یہ سب اثر دودن پہلے ہوئی بات کا تھا جو آج دیکھ رہا تھا...

... جب کسی بات کا علم نہ ہو تو اسکے بارے میں بات بھی نہیں کرنی چاہئے حیا کی بات سن کر آذان کو غصہ تو آیا تھا مگر وہ اس وقت اس پر غصہ نہیں ہونا چاہتا تھا اگر وہ غصہ ہو جاتا تو اسکی بات سچ سبط ہو جاتی جو وہ اس سے کہ رہی تھی... اس لئے وہ اپنے غصے کو دبا کر بولا تھا...

جبکی حیا اسکی لال ہوئی آنکھوں سے اندازہ لگا سکتی تھی کی اس وقت وہ اپنا غصہ برداشت کر رہا ہے۔

... مجھے جس بات کا علم ہے میں اسی کے بارے میں بات کر رہی ہوں بہتر ہو گا کی آپ بھی یہ بات تسلیم کر لیں وہ ایک جھٹکی سے اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد کرواتی ہوئی بولی تھی اور پھر وہ کی نہی تھی روم سے بھی باہر چلی گئی تھی...

... جبکی آذان آج اسکے روایئے کے بارے میں سوچتا رہ گیا تھا وہ جو آج اس سے کہنا چاہتا تھا وہ تو کہ ہی نہی پایا تھا اس سے الگ وہ ہی اسکو اتنا کچھ سنا کر چلی گئی تھی کی اسکو کچھ بھی کہنے کا موقع ہی نہی دیا تھا....

.... اسکے بعد بھی آذان نے کئی بار حیا سے بات کرنے کی کوشش کی تھی پر حیا نے موقع ہی نہی آنے دیا تھا اور روز کی طرح آج بھی وہ نقام ہو گیا تھا۔

وہ اس وقت آفس میں بیٹھا کل ہونے والی اپنی اور حیا کی بات کے بارے میں سوچ رہا تھا..

... حیا نے آج اتنے وقت بعد اس سے اس طرح بات کی تھی پر اسنے جو سب کہا تھا سب سچ ہی تو کہا تھا وہ مانتا ہے کی وہ اسکو تقلیف دیتا ہے ہر بار اسکے درد کی وجہ بنتا ہے اسکے آنسو کی وجہ بنتا ہے پر وہ یہ نہی جانتی تھی کی اسکو



تقلیف دے کر اسکو بھی تو درد ہوتا ہے.. وہ مانتا ہے کی اس سے اپنا غصہ برداشت نہی کرنا آتا ہے اور یہ ہی وجہ تھی کی اسکا غصہ حیا کی تقلیف کی وجہ بن جاتا تھا....

... وہ حیا کو بتانا چاہتا تھا کی وہ اسکے بارے میں ہر بار کی طرح اس بار بھی غلط سمجھ رہی ہے وہ یہ ہی بات اسکو سمجھانا چاہ رہا تھا پر اسنے تو آذان کو کچھ بھی کہنے کا موقع ہی نہی دیا تھا...

... آذان یہ دیکھو میں نے یہ فاعل بھی کمپلیٹ کر لی ہے اور وقیل سے بھی سب بات ہو چکی ہے بس اس فاعل پر آیت کے سائن ہونے باقی ہے پھر ہمارا کام پورا ہو جائے گا تمہارا بدلہ پورا ہو جائے گا جسکے لئے تم نے اتنے محنت کی ہے.... حارث اسکے روم میں بولتا ہوا داخل ہوا تھا....

.... حارث کی بات سن کر آذان ایک دم خوش ہوتے ہوئے اپنے اپنی سیٹ سے کھڑا ہو گیا تھا حارث کے آنے سے پہلے جو ادا سی اسکے چہرے پر تھی وہ اب کہیں نہی تھی....

.... یہ تو تم نے بہت ہی اچھی خبر سنائی ہے حارث آذان حارث کے گلے لگتے ہوئے بولا تھا آج کتنے وقت بعد وہ اندر سے خوش ہوا تھا اور نہ اسکو کوئی خوشی محسوس ہی نہی ہوتی تھی وہ بس اپر سے ہنستا مسکراتا رہتا تھا....

... بس حارث کچھ وقت اور پھر بس خوشیاں ہی خوشیاں ہونگی آذان اس سے الگ ہوتے ہوئے بولا تھا...

.. آئین میرے بھائی تم ہمیشہ خوش رہو اور بس تمہاری زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں ہو حارث نے اس کے لئے دل سے دعا کی تھی..

... حارث مجھے آج ایسا لگ رہا ہے کی میری نور بھی بہت خوش ہوگی آج میں اس کے پاس جاؤں گا ویسے بھی بہت دن ہو گئے ہیں اس سے ملنے نہی گیا ہوں....

... ہاں ضرور جانا اور آج میں بھی جاؤں گا تمہارے ساتھ حارث بھی اس کی خوشی میں شامل ہونا چاہتا تھا.....

... ہاں ٹھیک ہے میں پہلے یہ سب کام ختم کر لوں پھر ساتھ چلتے ہیں....

... ٹھیک ہے اذان کی بات سن کر حارث اس کے فری ہونے کا انتظار کرنے لگا تھا حارث نے سوچا تھا وہ آج آذان سے اپنے اور ردا کے بارے میں بھی بات کر لے گا کیونکہ آج آذان بہت خوش تھا اور اب اس کا بدلہ بھی پورا ہونے والا تھا اس نے سوچا یہ سہی وقت ہے اس سے بات کرنے کا....

... کیا ہوا حارث خاموش کیوں بیٹھے ہو کچھ کہنا ہے تمہیں آذان حارث کو خاموش دیکھ کر بولا تھا...

... ہاں آذان میں تم سے بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں کافی وقت سے کرنا چاہ رہا تھا پر مجھے سہی وقت کا انتظار تھا حارث ازان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا اسکو آذان سے اس بارے میں بات کرتے ہوئے کچھ اجیب لگ رہا تھا جو بھی تھا رداسکی بہن تھی پر وہ یہ بات پہلے اس سے ہی کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ راضی ہے تو بی جان سے پھر وہ خود ہی بات کر لے گا... کیونکہ اسکے لئے بی جان سے بات کرنا آذان سے بات کرنے سے زیادہ مشکل تھا...

..... میں جانتا ہوں تم کس بارے میں بات کرنا چاہتے ہو حارث بے فکر ہو مجھے جب بھی موقع میلے گا میں بی جان سے خود بات کر لوں گا آذان اسکی طرف دیکھ کر مسکرایا تھا....

... جبکی آذان کی بات سن کر حارث حیران ہوا تھا وہ کیسے جانتا ہے کی وہ کس بارے میں بات کرنا چاہتا تھا اس سے..

... اتنا حیران ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم نے مجھے اتنا انجن سمجھا ہوا ہے کی میں اپنے بھائی کے دل کی بات نہ جان سکوں میں جانتا ہوں کی میں جانتا ہوں کی میرے لئے میرا بدلہ سب سے زیادہ ضروری ہے پر میں اپنے قریبی لوگوں سے اتنا بھی غفل نہیں ہوں کی انکے دل کی بات نہ جان سکوں آذان بڑے آرام سے اپنی چیئر پر بیٹھا آج حارث کو حیران کر رہا تھا...

... سچ میں تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے اس بار حارث بھی خوش ہو گیا تھا اسکی بات سن کر...  
 ... مجھے اس بات سے کیا اعتراض ہو گا حارث کیونکہ مجھے لگتا ہی نہیں اس بات کا پورا یقین بھی ہے کی رد کو تم سے  
 بہتر کوئی نہیں مل سکتا ہے آذان کھڑا ہو کر اسکے پاس آیا تھا اور اسکی بات سن کر حارث اپنی جگہ سے اٹھا اور آذان  
 کے گلے لگ گیا تھا....

.... تم نہیں جانتے آذان تم نے آج مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے میں یہ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں حارث  
 اسکے گلے لگے لگے بولا تھا....

... تم نے آج تک جو میرے لئے کیا ہے نہ اسکے آگے یہ تو کچھ بھی نہیں ہے آذان دل سے بولا تھا...  
 .. کیوں نہ اس خوش کو اور کسی کے ساتھ بھی باٹ لیں آذان اس سے الگ ہو کر بولا تھا اسکی بات کا مطلب سمجھ کر  
 حارث مسکرا دیا تھا

میں نے کہا تھا تم سے جب تک تمہیں اسکے بارے میں کچھ پتا نہیں چل جاتا تب تک تم اپنی شغل بھی مت دکھانا  
 مجھے پھر کیوں آئے تم دلاور خان اس وقت اپنے سامنے کھڑے بشر پر اپنا غصہ نکال رہا تھا....

... خان ہم نے ہر ممکن کوشش کر لی پر بی بی کا کچھ پتا نہی چلا ہے اس لئے مایوس ہو کر ہمیں واپس آنا پڑا بشر  
آج ہی واپس لوٹے تھا اور اب اپنے مابق کا غصہ برداشت کر رہا تھا...

... کہاں چلی گئی ہے آخر کہاں وہ ابھی اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اس کا فون بجا تھا....  
... کیا ہوا خان ابھی تک ملی نہی تمہاری بیٹی آذان کی آواز اس کی کانوں میں گنجی تھی....

... کیا بکواس کر رہے ہو میں جانتا ہوں وہ تو تمہارے پاس ہے نہ دلاور اس کی بات نہی سمجھا تھا....  
... میں حیا کی نہی تمہاری اصلی بیٹی آیت کی بات کر رہا ہوں اس بار آذان نے کھل کر بات کی تھی...

... آذان کی بات سن کر دلاور ایک پل کے لئے خاموش ہو گیا تھا وہ تو اب تک اس دھوکے میں رہ رہا تھا کی  
آذان کو کچھ معلوم نہی ہے پر یہاں تو وہ سب جانتا تھا...

... کون حیا دلاور انجن بننے ہوئے بولا تھا...  
... حیا کون ہے یہ تو تم اچھی طرح جانتے ہو زیادہ انجن بھی مت بنو خان....

.... آذان کی بات سن کر اب دلاور سمجھ چکا تھا کی حیا اسکو سب بتا چکی ہے اور آیت اس وقت کہاں ہے وہ یہ بھی سمجھ چکا تھا.. اب سارا کھیل اسکے سمجھ میں آ گیا تھا...

... کیا ہوا خاموش کیوں ہو گئے خان اب یاد آ گیا سب کچھ آذان اسکو جلانے کے لئے ہنسا تھا...  
... تم مجھے کبھی جیت نہی سکتے آذان شاہ یہ بات یاد رکھنا دلاور اس بار غصے سے بولا تھا...  
... کون جیتے گا اور کون ہار جائے گا ابھی کچھ وقت میں تمہیں پتا چل جائے گا...

... کہا تھا ناں میں نے کی تجھے برباد کر دو نگاہ وقت آ گیا ہے خان اب تو کچھ نہی کر سکتا میری بہن کے قتل کو سزہ ضرور ملے گی اور میری نظر میں ہر قاتل کو سزہ ملنی چاہئے اس بار آذان کی آواز میں بھی غصہ تھا....

مجھے سزہ ملے گی یا نہیں یہ تم بعد میں سوچنا پہلے تمہارے گھر میں جو قاتل موجود ہے اسکے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا.... دلاور خان کو پورا یقین تھا کی حیا نے اس قتل کے بارے میں اسکو کچھ نہی بتایا ہو گا جو اس سے انجانے میں ہوا تھا....

.... کس قاتل کی بات کر رہے ہو تم آذان اسکی بات سمجھا نہی تھا اسکے گھر میں کون قاتل تھا اسکو جھکے بارے میں خبر ہی نہی تھی....

.... اوہ تو تمہاری بیوی نے تمہیں کچھ نہیں بتایا ہے کی وہ کسی کا قتل کر کے آئی ہوئی ہے دلاور نے اسکا غصہ مزید بڑھا دیا تھا....

.... دلاور خان کی بات سن کر آذان نے غصہ سے فون دیوار پر بہت زور سے دے مارا تھا....

.... وہ بہت غصے میں اپنے آفس سے نکلا تھا....  
.... جبکی دوسری طرف دلاور خوش ہو گیا تھا اسکا اسکا اندھیرے میں چلایا تیر کامیاب ہوا تھا..

اس وقت اسکی کار بہت تیز رفتار سے سڑک پر دوڑ رہی تھی اس وقت اسکا غصہ کار کی تیز رفتار سے بھی خطرناک حد تک بڑھا ہوا تھا....

.. اسکا غصہ صرف اور صرف حیا کی وجہ سے بڑھا ہوا تھا جس نے ان لوگوں سے اتنی بڑی بات چھوپائی تھی ان لوگوں نے اس سے اپنے بارے میں کچھ نہیں چھپایا تھا اور اسکو سب کچھ بتایا تھا کچھ بھی اس سے راز نہیں رکھا تھا....

... اور ایک وہ تھی جس نے ان سے اتنی بڑی بات راز رکھی ہوئی تھی جتنا وہ اس بارے میں سوچ رہا تھا اتنا ہی اسکا غصہ مزید بڑھ رہا تھا اسکو حیا سے یہ امید نہی تھی...

.. آذان کو غصہ اس بات پر بھی زیادہ آ رہا تھا کی اسکو یہ بات دلاور خان سے پتا چلی تھی..  
... وہ جب بھی یہ سوچتا تھا کی وہ حیا کے ساتھ اب اچھے سے رہے گا تب ہی کچھ ناں کچھ ایسی بات ہو جاتی تھی...

... کل بھی اسنے حیا کی بات چپ چاپ برداشت کی تھی ورنہ اسکا دل چاہ رہا تھا کی اسکی غلط فہمی ایک پل میں ہی ختم کر دیں پر اسنے اس وقت اپنے غصے پر بہت کنٹرول کیا ہوا تھا....  
... انہی سوچوں میں گھر بھی آ گیا تھا وہ جلدی سے کار سے نکلا اور اسنے اندر کی طرف قدم بڑھا دئے تھے...

... وہ بس حیا سے اتنا پوچھنا چاہتا تھا کی اس نے اتنی بڑی باتوں لوگوں سے کیوں چھوپائی تھی...  
.... کیا ہوا ہے آذان تم اتنی جلدی میں گھر کیوں آئے ہو اس نے ابھی پہلی سیڑھی پر قدم ہی رکھا تھا کی اسکو اپنے پیچھے سے حادث کی آواز سنائی دی تھی....



.. حارث اسکو غصے میں آفس سے نکلتا ہوا دیکھ چکا تھا حارث کو اسکا اس طرح سے نکلتا دیکھ کر کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا تو وہ بھی اسکے پیچھے اپنی کار لے کر نکلا تھا....

... حارث میں اس وقت کچھ اور بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں پلڑ بعد میں بات کر لے ناں تم آذان اسکو جواب دے کر پھر سے اپر کی طرف بڑھا تھا...

.. آذان بتاؤ تو سہی آخر ہوا کیا ہے تم اتنے غصے میں کیوں ہو حارث نے اسکا بازو پکڑتے ہوئے کہا تھا...  
... جاننا چاہتے ہونا تم کی میں اتنے غصے میں کیوں ہوں تو سنو تمہری پیاری بہن جسکو تم معصوم سمجھتے ہو قتل کر کے آئی ہے وہ کسی کا قاتل ہے وہ آذان اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد کروا تا ہوا بولا تھا..

دوپہر کا وقت تھا پورا گھر بھی سنان ہو رہا تھا ملازم بھی اپنے اپنے قوڑ میں آرام کرنے گئے ہوئے تھے پر اسکی آواز اتنی تیز نہیں تھی کی اپراپنے کمرے میں موجود حیا سن سکتی..

... آذان اپنی بات کہ کر اب حارث کی شغل دیکھنے لگا تھا جو ایسا کھڑا تھا جیسے اس بات سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا ہو...

... میں نے کیا کہا شاید تم نے ٹھیک سے سنا نہیں ہے آذان اسکا اس طرح کھڑے رہنا کچھ عجیب لگا تھا...

...میں جانتا ہوں آذان یہ میرے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے حارث بڑے اطمینان سے آذان کو بتا رہا تھا جبکی حارث کی بات سن کر آذان نے حیرانی سے اسکی طرف دیکھا تھا...

...جیہا نے مجھے اسی دن سب کچھ بتا دیا تھا اس نے مجھ سے کچھ بھی نہیں چھوپایا تھا کی کیسے اس دن اپنی عزت بچانے کی خاطر اس سے یہ قتل ہوا تھا...

...اور یہ بات میں نے تم سے اس لئے چھپائی کیونکہ اس وقت تم بہت غصے میں تھے اور پھر شاید م اس وجہ سے حیا کو غلط سمجھتے اس لئے میں نے یہ بات تمہیں بتانی ضروری نہیں سمجھی تھی... حارث نے ساری بات اسے کھل کر بتادی تھی...

www.urdu novels mania  
www.urdu novels mania.com

....حارث کی بات سن کر آذان کے اندر جیسے سکون سا اتر ا تھا...

.... شکر ہے حارث تم وقت پر آ گئے ورنہ آذان نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑا تھا....

... ورنہ یہ سارا غصہ بیچاری حیا پر اترنا تھا حارث نے اسکا جملہ پورا کیا تھا...

..حادث کی بات سن کر آذان مسکرایا تھا وہ سہی تو کہ رہا تھا اگر آج وہ وقت پر نہ آتا تو آج وہ پھر سے حیا کو تقلیف دے بیٹھتا... اور حیا پھر اس سے ایک قدم اور دور ہو جاتی جو وہ اب بالکل نہیں چاہتا تھا...

... آذان تم جانے انجانے میں حیا کے ساتھ بہت غلط کر چکے ہو میں بس اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کی اسکے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور ہاں اپنے گناہ کی معافی مانگ لو تو اور اچھا ہو گا حادث اسکو سمجھا رہا تھا جبکی اسکے جواب میں آذان خاموش ہی رہا تھا....

... وہ خود بھی تو یہ ہی چاہتا تھا اور اب اسکو آگے کیا کرنا ہے اس نے سوچ لیا تھا...

urdu  
novels mania

www.urdu novelsmania.com

ایک سائن کرنے میں اتنا کیوں سوچ رہی ہو بے فکر ہو کر سائن کر دو مجھے اپنے دونوں بھائیوں پر پورا بھروسہ ہے کی وہ تمہارے ساتھ کچھ برا نہیں ہونے دیں گے....

..از لان اسکے ہاتھ میں فائل دیکھ کر بولا جو ابھی کچھ دیر پہلے حادث اسکو دے کر گیا تھا اور وہ بس جب سے اسکو لے کر بیٹھی تھی....

...از لان کی بات سن کر آیت نے حیران نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا....

...جہاں تک اسکو پتا تھا آذان حارث اور حیا کے علاوہ اس گھر میں کوئی نہی جانتا تھا کی وہ کون ہے اور کس لئے یہاں موجود تھی....

....اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہی ہے میں شروع سے جانتا ہوں کی تم کون ہو کس کی بیٹی ہو اور اس وقت یہاں ہمارے گھر میں کس مقصد کی لئے موجود ہو مجھے ہر بات کا علم ہے...

...وہ اس سے بات کرتا ہوا اسکے سامنے والے صوفہ پر آکر بیٹھ گیا تھا اس وقت دونوں لاؤنج میں موجود تھے...  
www.urdu novels mania  
www.urdu novels mania.com  
... شاید تمہیں ہم پر بھروسہ نہی ہے از لان اسکی خاموشی کا یہ ہی مطلب سمجھا تھا....

... ایسی بات نہی ہے اگر مجھے آپ لوگوں پر بھروسہ نہی ہوتا تو میں اس وقت یہاں آپکے سامنے موجود ناں ہوتی...

... آیت کو اسکی بات اچھی نہی لگی تھی اس وقت وہ تو صرف اپنی ماں کے بارے میں سوچ رہی تھی اور پھر ازلان کی بات سن کر حیران ہوئی تھی کیونکہ وہ اسکو اتنا سلجھا ہوا اور اتنا سیریس نہی لگتا تھا پر وہ ایسا بھی ہو سکتا ہے اس نے سوچا نہی تھا....

... مجھے بہت خوشی ہوئی تمہاری بات سن کر کی تم نے ہمیں اپنے بھروسے کے قبل سمجھا ازلان اپنی زون میں واپس آتے ہوئے بولا تھا....

... ازلان کو خوشی ہوئی تھی اسکا جواب سن کر اسکو یہ کم بولنے والی لڑکی کب اتنی اچھی لگنے لگی تھی اسکو پتا ہی نہی چلا تھا...

... ازلان کی شرارت سمجھ کر آیت بھی مسکرا دی تھی.. ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ کچھ پریشان سی تھی یہ ہی وجہ تھی کی یہاں چپ چاپ بیٹھی تھی لہذا ازلان اور اسکی باتوں سے اسکی پریشانی دور ہو گئی تھی آیت کو بھی ازلان اپنی ہنس مکھ عادت کی وجہ سے بہت پسند آیا تھا بہت ہی کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خود بھی خوش رہتے ہیں اور اپنے ساتھ دوسرو کو بھی خوش رکھتے ہیں....

... کیا ہوا مجھے نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا.... ازلان اسکو اپنی طرف دیکھتا پا کر بولا تھا.... اور شرارت سے اس نے اپنی ایک آنکھ دبائی تھی....

... آیت جو اسکی طرف دیکھتے ہوئے سوچے جا رہی تھی ازلان کے اس طرح کرنے سے گڑبڑا کا اسنے اپنی نظریں جھکالی تھی.....

..... اسکے اس طرح سے گھبرا کر نظریں جھکالے نے سے ازلان کا کہہ کا پورے لاؤنج میں گونجتا تھا...  
.... ردا سہی کہتی ہے بہت ہی برے ہو تم آیت اپنی جھپٹ مٹانے کے لئے بولی تھی اور وہاں سے اٹھ کر جانے میں اس نے دیر نہی کی تھی....

... یقین وہاں سے نکلنے کے بعد بھی آیت کو اپنے پیچھے بھی اسکو ازلان کے زور زور سے ہنسنے کی آواز سنائی دی تھی....

.....

وہ ابھی بی جان کے روم سے نکلی ہی تھی کی سامنے سے آتے وجود سے بری طرح ٹکرائی تھی...

.... ارے سمجھ کر کن سوچوں میں گم ہوئی سامنے سے آتے اتنے لمبے چوڑے شخص کو بھی نہ دیکھ سکی...

.. رداجو ابھی اپنی ہوئی اس اچانک ٹکر سے بھی نہ سمجھتی تھی کی حارث کی آواز اپنے بہت ہی قریب سن کر ایک دم سے چوکی تھی...

... آپ.... وہ اسکو دیکھ کر بس اتنا ہی کہ سکی تھی.... کیونکہ اسکو اس وقت یہاں دیکھ کر حیران ہوئی تھی...

... جی میں.... حارث بھی اسی کے انداز میں بولا تھا... جب سے اس نے آذان سے بات کی تھی اور آذان کو بھی کوئی اعتراض نہ تھا تبھی سے حارث کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا....

.... سوری وہ درعصل میں کچھ سوچ رہی تھی تو میں نے آپکو دیکھا نہی.... اس لئے ردانے اپنی بات ادھوری چھوڑی تھی...

.... اچھا کوئی بات نہی آپ نے نہی دیکھا لیکن مجھے امید ہے کی تمہاری سوچوں میں میں ہی تھا حارث نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا...

.... حارث کی بات سن کر رداجو موش ہو گئی تھی اب وہ اسے کیا بتاتی کی وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا جب سے اس نے اپنے پیار کا اظہار کیا تھا تب سے بس رداجو کے دماغ میں اسی کی باتیں گھومتی رہتی تھی ہر وقت ہر پل...

... اسے اسکی چاہت پر یقین بھی تھا اور یہ سب اسی کی باتوں کا اصر تھا کی وہ اسکی طرف جھکنے لگی تھی...

..... سچ کہ رہا ہوں ناں میں حارث اسکو خاموش دیکھ کر پھر سے پورے یقین سے بولا تھا.... کیونکہ وہ ردا کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ چکا تھا اور اب اسکو لگنے لگا تھا کی اسکی منزل قریب ہے....

.... آپ بی جان سے ملنے آئے تھے نہ وہ اندر ہی میں ردا اسکی بات کو نظر انداز کرتی بولی اور وہاں سے جانے لگی تھی جب اسکو حارث کے الفاظ سنائی دئے تھے..

.... ردا بس میں تم سے اتنا کہنا چاہتا ہوں کی بی جان اگر تم پر کوئی فیصلہ چھوڑے تو تم انکو جواب سوچ سمجھ کر دینا کیونکہ تمہارے اس ایک جواب میں کسی کی زندگی بھر کی خوشیوں کا سوال ہو گا.. اتنا کہ حارث بی جان کے روم میں چلا گیا تھا...

... جبکی اسکے جانے کے بعد ردا باہر کھڑی اسکی باتوں کا مطلب سمجھتی رہی تھی....

.....



وہ لاؤنج میں اکیلی بیٹھی ٹیوی دیکھ رہی تھی آج حارث بھی بی جان کے پاس گیا ہوا تھا اسکا بھی بہت من تھا بی جان سے ملنے کا پروہ آذان کی اجازت کے بغیر نہیں جاسکتی تھی...

... اس دن آذان سے اتنے بری طرح بات کرنے کے بعد اب اس میں اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی کی وہ آذان سے جا کر پوچھ سکے اور کچھ آذان بھی آج کل اسکو نظر انداز کر رہا تھا اور اسکا برتاؤ دیکھ کر حیا کی رہی سہی ہمت بھی ختم ہو گئی تھی...

.. کافی دیر ٹیوی دیکھتے رہنے کے بعد جب وہ بور ہو گئی تو وہ اٹھی اور ٹیوی بند کر کے اپنے کمرے کی طرف چل گئی.. اس نے سوچا تھا اب تک تو آذان بھی سوچکا ہو گا...

... وہ اپنے روم کا دروازہ بند کر کے جیسے ہی مڑی تو روم کو دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی..

.. کیونکہ پورا روم بہت ہی خوبصورتی سے ڈکوریٹ کیا گیا تھا ہر طرف کنڈل لگی ہوئی تھی کینڈل لگی ہوئی تھی روم میں جگہ جگہ پھولوں کی پتیاں بکھری ہوئی تھی...

یہ سب کب اور کس نے کیا ہے اس کے من میں جو پہلا سوال جو آیا تھا وہ یہ تھا...

....مانتا ہوں کی تیرا گنہگار ہوں میں...

...پر تیری معافی کا بھی طلبگار ہوں میں..

....جبھی آذان کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی آواز پر اسنے گردن موڑ کر دیکھا جو قدم قدم چلتا ہوا اسکے قریب آ رہا تھا....

....اسکی باتوں کا مطلب سمجھنے کے بعد حیا سمجھ گئی تھی کی یہ سب آذان نے ہی کیا ہے....  
...میں بہت چھوٹا تھا جب میرے ماں باپ ہمیں چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے...

www.urdu novelsmania.com

...اس دن میں بہت رویا بہت تڑپا تھا پر میری نور نے مجھے سمبھالا تھا اگر اس وقت وہ ناں ہوتی تو پتا نہی میرا کیا ہوتا کچھ وقت گزرا تو ہم پھر سے خوش رہنے لگے تھے بی جان اور دادا جان نے ہماری پرورش کی ہماری ہر چیز کا خیال رکھا...

... آذان حیا کو اپنی زندگی کے بارے میں بتا رہا تھا جو چپ چاپ کھڑی اسے سن رہی تھی...

.... پھر ایک دن میری نور کے ساتھ بہت ظلم ہوا اس شخص نے میری بہن کو کبھی کا نہی چھوڑا تھا میری نور دن رات تڑپتی رہی روتی رہی اور پھر ایک دن دادا جان کے بعد وہ بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی اور اس دن بھی میں بہت رویا بہت تڑپا تھا پر مجھے سمجھانے والا کوئی نہی تھا جو تھے وہ جا چکے تھے دلاور نے میرا سب کچھ چھین لیا تھا اور اس دن میں آخری بار رویا تھا میں نے سوچ لیا تھا کی میں اپنی بہن کے ساتھ ظلم کرنے والے سے بدلہ ضرور لوں گا اور اس بدلے کی آگ میں میں سب کچھ بھولتا چلا گیا سہی غلط غم خوشی میں یہ سب محسوس کرنا بھول گیا تھا بس یاد تھا تو بس اپنا بدلہ....

... پر اس دن جب تم گھر سے چلی گئی تھی تو اس دن بہت وقت بعد مجھے ایسا لگا تھا کی کوئی اپنا مجھے پھر سے دور جا رہا ہے اس دن مجھے یہاں درد ہوا تھا... یہاں...

... آذان نے حیا کا ہاتھ پکڑ کر اپنی سینے پر رکھتے ہوئے کہا تھا... جبکی حیا تو بس اسے دیکھے ہی جا رہی تھی وہ اس کے الفاظوں میں چھپا درد محسوس کر سکتی تھی...

... اس دن مجھے ایسا لگ رہا تھا کی اگر تم مجھے نا مل تو میرے سینے میں دھڑکتا یہ دل بند ہو جائے گا... آذان نے حیا کے ہاتھ پر اب اپنا بھی ہاتھ رکھ دیا تھا...

... اور جب تم مجھے ملی تو مجھے لگا جیسے پورا جہاں مجھے مل گیا ہو میں مانتا ہوں کی میں نے تمہارے ساتھ ہمیشہ غلط کیا ہے تمہیں تکلیف دی ہے پر تمہیں تکلیف دے کر درد مجھے بھی ہوتا تھا...

... مجھے نہی پتا میں کب اور کیسے تمہیں اتنا چاہنے لگا محبت تو مجھے تم سے پہلی نظر میں ہی ہو گئی تھی جسکا اتراف میرے دل نے بعد میں کیا تھا... تم سوچتی ہو گئی کی میں تمہیں تکلیف دے نے کے لئے یہاں لایا ہوں پر ایسا نہی تھا مجھے تمہیں دیکھ کر سکوں ملتا ہے اور اس لئے میں تم کو خود سے دور نہی کرنا چاہتا تھا....

... اسکا ایک ایک حرف حیا کے دل میں اتر رہا تھا آذان کی باتیں سن کر حیا کی آنکھوں میں آنسو جمع ہو رہے تھے جن کو اسنے بڑی مشقل سے بہنے سے روکا ہوا تھا....

.... میں مانتا ہوں کی میں تمہارا گنہگار ہوں تمہارے ساتھ بہت ظلم کئے ہے میں نے ہو سکے تو مجھے معاف کر دو حیا میں یہ بھی جانتا ہوں یہ تمہارے لئے بہت مشقل ہے.... پر پھر بھی میری تم سے گزارش ہے مجھے معاف کر دو...

... آذان نے حیا کا ہاتھ چھوڑا اور اسکے قدموں میں زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس سے اپنے گناہ کی معافی مانگ رہا تھا....

... آذان کو اس طرح دیکھ کر حیا کو یقین ہی نہی ہو رہا تھا کی وہ اس طرح سے اس سے اپنے گناہ کی معافی مانگے گا اسکے جانے کب سے رکے ہوئے آنسو اب اس کا چہرہ بھیگ رہے تھے...

.... مجھے معاف کر دو حیا اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کی کبھی ایسا نہی ہو گا میں تمہیں کبھی تقلیف نہی دوں گا میں تمہارے ساتھ ہسی خوشی زندگی گزرنا چاہتا ہوں اسنے اب حیا کے دونوں ہاتھ تھام لئے تھے....

.... مجھے معاف کر دو حیا اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کی کبھی ایسا نہی ہو گا میں تمہیں کبھی تقلیف نہی دوں گا....  
.... آذان اسکو اپنی محبت کا یقین دلارہا تھا اور حیا بس اسکو سنے جارہی تھی....

... آذان کے منہ سے نکلا ایک ایک لفظ اسکے ڈیل میں اتر رہا تھا اسکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے...  
.. میں تمہارے ساتھ ہسی خوشی زندگی گزرنا چاہتا ہوں حیا.... اسنے اب حیا کے دونوں ہاتھ تھام لئے تھے...

.... جبکی حیا تو بس کھڑی آنسو بھاری تھی اسنے تو کبھی سوچا ہی نہی تھا کی آذان اس سے اس طرح سے معافی مانگے گا اور ساتھ میں وہ اس سے اپنی محبت کا بھی عتراف کر رہا تھا..

.... اور اسکے منہ سے اپنے لئے یہ سب سن کر حیا کو خوشی بھی ہوئی تھی آج اسکو پتا چل گیا تھا کی محبت کے اس سفر میں وہ ایکی نہی تھی وہ بھی اسکو چاہتا ہے...

.... اسے تو خود بھی نہی پتا چلا تھا کی کب وہ اس ظالم شخص کی محبت میں گرفتار ہو گئی تھی...

... اسکے ساتھ اتنے ظلم ستم کرنے کے بعد بھی وہ آذان کو اپنے دل میں بسہ بیٹھی تھی...

.... میں نے آپکو معاف کیا آذان اس گناہ کے اور ہر اس ظلم کے لئے جو اپنے میرے ساتھ کئے ہے حیا نے روتے ہوئے آذان کی طرف دیکھ کر کہا تھا جو اسکے ہاتھ تھا مے ابھی بھی زمین پر اسکے قدموں میں بیٹھا ہوا تھا...

... وہ کیوں ناں اسے معاف کرتی جو اسکے قدموں میں بیٹھا اسکی معافی کا طلبگار تھا اور اللہ بھی ٹو معاف کرنے والو کو پسند کرتا ہے تو اسنے بھی اسکو معاف کر دیا تھا....

.... حیا کی بات سن کر آذان ایک دم اسکے قدموں سے اٹھا تھا اور اسکے مقابل کھڑا ہوا اسکو یقین نہی آیا تھا جو اس نے سنا ہے وہ سچ ہے یا نہی ...

.... تم سچ کہہ رہی ہو حیا تم نے مجھے معاف کر دیا آذان نے اسکا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر کہا تھا ....

.... ہاں میں نے آپکو معاف کیا حیا نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا جن میں وہ اپنا عکس آرام دیکھ سکتی تھی

....

.... تم بہت اچھی ہو حیا بہت آذان نے کہتے کے ساتھ ہی حیا کو اپنی باہوں میں بھر لیا تھا ....

.... حیا کو بھی اس وقت سہارے کی ضرورت تھی اسکی باہوں میں آتے ہی اسکے آنسوؤں میں تیزی آگئی تھی اسکو ایک سکون سا محسوس ہو رہا تھا اسکی باہوں میں ...

www.urdu novelsmania.com

.... آذان بھی آج بہت خوش تھا اسکو آج ایک ساتھ دو خوشیاں ملی تھی آج اسکے اتنے دن کی بے چینی بھی ختم ہو گئی تھی ...

... تم نے آج مجھے بہت بڑی خوشی دی ہے حیا آذان اس سے الگ ہوا تھا اور اسکا چہرہ پھر سے اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا تھا....

.... آپ پھر کبھی اس طرح سے تنگ تو نہی کرو گے ناں مجھے حیا نے کچھ ڈرتے ڈرتے اس سے پوچھا تھا اسکا کیا بھروسہ کب غصہ ہو جائے....

... حیا کی بات سن کر آذان کو اس پر بہت پیار آیا تھا.... وہ اسے اس وقت ایک چھوٹے بچے کی طرح لگی تھی...

... میں آذان شاہ تم سے آج وعدہ کرتا ہوں کی تمہیں اتنی خوشی دوں گا کی تم پچھلے ہر غم بھول جاؤ گی آذان اتنا کہ کر اس پر جھکے اور اپنے لب اسکی پیشانی پر رکھ دئے تھے....

... حیا جو اسکے جواب کا انتظار کرتی اسکی طرف دیکھ رہی تھی آذان کی اس حرکت سے اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی...

... اور اس بار اسنے آذان کو خود سے دور بھی نہ کیا تھا وہ بس آنکھیں بند کئے اسکا لمس محسوس کر رہی تھی....

... آذان نے دیکھا جو ابھی بھی آنکھیں بند کئے کھڑی تھی تبھی اسکی نظر حیا کے لبوں پر پڑی تھی...



.. وہ اس پر پھر سے جھکنے ہی لگا تھا جب اس کا فون بجاتا فون کی آواز سے آذان بہت بد مزہ ہوا تھا.... وہ حیا سے دور ہوا اور مڑا تھا بیڈ کی طرف....

... وہیں حیا نے بھی اپنی آنکھیں کھولی تھی اس نے دیکھا آذان بیڈ پر پڑا اپنا موبائل اٹھا رہا تھا جس پر کسی کی کال آ رہی تھی...

... ہاں حارث بولو کیا بات ہے آذان کال ریسیو کرتے ہی بولا تھا... جبکی اسکی نظریں حیا کو ہی دیکھ رہی تھی.. جو اب نظریں جھک کر کھڑی تھی....

.... اچھا ٹھیک ہے میں ابھی آتا ہوں حارث کے جواب میں آذان نے اتنا کہہ کر فون رکھ دیا تھا اور فون رکھ کر پھر سے حیا کے پاس آیا تھا....

.... مجھے بہت ضروری کام ہے حیا تھوڑی دیر میں واپس آجاؤں گا پھر آکر بات کرتا ہوں جہاں سے ختم ہوئی ہے وہیں سے شروع کریں گے ٹھیک ہے...

... آذان حیا کے بالوں کو اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا اور ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھ کر روم سے چلا گیا تھا....

.... اس کے جانے کے بعد حیا کتنی ہی دیر بس اسکا لمس اپنے ماتھے اور اپنے کان کی نوپر محسوس کر رہی تھی..

.. اس نے آج تک آذان کا ظالم والا روپ دیکھا تھا یہ روپ حیا کے لئے نیا اور انوکھا تھا.... وہ آذان کے بارے میں سوچتی پہلی بار کھل کر مسکرائی تھی

آج وہ پوری طرح برباد ہو گیا تھا جو آذان شاہ نے اس سے کہا تھا وہ سب اس نے پورا کر دیا تھا...

آذان شاہ نے دلاور خان سے اسکا سب کچھ چھین لیا تھا..... اس کے پاس اب کچھ نہیں بچا تھا..  
... جس دولت کو پانے کے لئے اس نے اپنی بیوی کو بھی مار دیا تھا

.. لیکن پھر بھی وہ دولت اسکو نہ مل سکی کیوں کی وہ سب آیت کے نام ہو چکا تھا...

.... پھر اس نے آیت کے بڑے ہونے کا انتظار کیا اس نے سوچا تھا کی وہ بڑے ہونے کے بعد اس سے سب کچھ اپنے نام کروالے گا پر ایسا ہونہ سکا کیوں کی اس نے سائن کرنے سے منہ کر دیا تھا اس وقت تو دلاور کو بہت غصہ آیا پر وہ غصے سے کام نہں لینا چاہتا تھا..

... اسی وقت اسکی ملاقات حیا سے ہوئی اور پھر اسنے سبکے سامنے جھوٹ بولا کی حیا اسکی بیٹی ہے...

.... حیا سے سائن کروا کر آیت کو مراد دیتا اور حیا کو اپنی بیٹی بنا کر اپنے پاس رکھتا...

.. کیوں کی کسی کو نہیں پتا تھا کی یہ سب آیت کا ہے اور آیت کو کسی نے دیکھا بھی نہیں تھا...

... دلاور کو اپنا پلان کامیاب ہونے کی پوری امید تھی..... لیکن آذان شاہ کے بیچ میں آجانے سے اسکا ساراپلان برباد ہوتا چلا گیا تھا..

... اور آج آذان نے سب سچ کر دکھایا تھا اسکے پاس کچھ بھی نہیں رہنے دیا تھا... یہاں تک کی اسکو اس گھر سے بھی نکالاجا چکا تھا جہا وہ اب تک رہتا آ رہا تھا....

جتنا خوش ہونا ہے ہو لو آذان شاہ میں بہت جلد تمہاری یہ سری خوشیاں چھین لوں گا..

..... تم سے تمہاری سب سے پیاری چیز چھین لوں گا... دلاور خان اپنی سوچوں میں آذان سے مخاطب تھا

.. دلاور خان کا اس وقت غصے سے بہت برا حال تھا وہ اس وقت بشر کے گھر موجود تھا اور اپنی آج ہوئی بربادی کے بارے میں سوچ رہا تھا...

.. خان ابھی کچھ بھی غلط کرنے کے بارے میں مت سوچے ابھی آپکے حالات ٹھیک نہیں ہے اگر کچھ بھی غلط کیا تو پھر آپکو ہی نکسان ہو گا بشر اسکو سمجھا رہا تھا....

... آیت نے اس پر دھوکے بازی کا کوئی کیس نہیں کیا تھا پر آذان نے پولیس کو پہلے ہی سب کچھ بتا دیا تھا کی اسکو اپنے باپ سے خطرہ ہو سکتا ہے جس وجہ سے دلاور کو وارن کیا گیا تھا کی اگر اسنے کچھ بھی غلط کیا تو اسکے لئے اچھا نہیں ہو گا....

... نہیں بشر میں اسکو برباد کر کے ہی رہو نگا اور جب تک میں چین سے نہیں بیٹھنے والا ہوں دلاور پھر سے غصے میں بولا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کی اگر آذان اسکے سامنے ہوتا تو وہ اسکا قتل ہی کر دیتا....

.. دلاور کی بات سن کر بشر خاموش ہو گیا تھا وہ کیا کہ سکتا تھا اتنا تو وہ اپنے مالک کو جانتا تھا کی جو وہ بولتا ہے اس پر عمل بھی کرتا ہے

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو حیا کو بلکل اپنے قریب ہی سوتا پایا تھا اسکا چہرہ دیکھ کر اسکے ہونٹھوں پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ بکھر گئی تھی....

حیا اسکی طرف کروٹ لئے لیٹی ہوئی تھی.... اسنے ایک ہاتھ آذان کے سینے پر رکھا ہوا تھا...

.... آج ایسا پہلی بار ہوا تھا کی جب وہ اٹھا تو حیا اسکو اپنے پاس سوتی ہوئی ملی تھی ورنہ اتنے دنوں سے تو جب وہ جاگتا حیا اسکو بیڈ تو کیا پورے روم میں ہی کہیں نظر نہی آتی تھی....

.. آج اسکیوں سوتا دیکھ کر آذان کو بہت اچھا لگ رہا تھا یہ اسکو آج معلوم ہوا تھا کی وہ سوتے ہوئے اور زیادہ خوبصورت لگتی ہے....

.... رات حارث کی کال آنے پر وہ سیدھا وقیل کے پاس گیا تھا فاعل وقیل کو دینے کے بعد کچھ ہی دیر بعد حارث آیت کو اپنے ساتھ لے آیا تھا اور گھر پر کیا بہانہ بنا کر لایا تھا اس نے پوچھنا ضروری بھی نہی سمجھا تھا....

... آیت کے آنے کے بعد کام اور آسان ہوتا چلا گیا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا اتنے سالوں کی محنت آج پوری ہو گئی تھی وہ بہت خوش تھا اور یہ خوشی وہ حیا کے ساتھ شتر کرنا چاہتا تھا پر کچھ کام میں اتنی دیر ہو

گئی تھی جب وہ گھر واپس آیا تو حیا سوچتی تھی اسکو سوتا دیکھ آذان نے اسکو اٹھانا مناسب نہی سمجھا تھا تو وہ بھی سونے کے لئے لیٹ گیا تھا.....

.... آذان بس اسکو دیکھتا یہ سب سوچے جا رہا تھا جب حیا ہلکا سا کسمائی تھی اسکو اٹھتا دیکھ کر آذان نے فورن اپنے آنکھیں بند کر لی تھی.....

.... حیا کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو آذان کے قریب لیٹا پایا تھا ایک دم اسکو اپنے قریب دیکھ کر حیا ایک دم گھبرا کر اٹھی تھی پر آذان کو سوتا دیکھ کر کچھ پر سکون ہوئی تھی..

... حیا آذان کو دیکھتی اسکی کل رات والی باتیں یاد کر رہی تھی ایک مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں کو چھوا تھا...

... کتنا کچھ بدل گیا تھا ایک رات میں وہ جو اسکو دور سے دیکھتے ہوئے بھی ڈرتی تھی آج اسکے اتنے قریب بیٹھی بس اسی کو دیکھ رہی تھی....

.... تم کیا پورا وقت ایسے ہی دیکھتی رہو گی کچھ بولو گی نہی ایک دم آذان نے آنکھیں کھولتے ہوئے اس سے کہا تھا....

...جیا جو اسکو دیکھنے میں مگن تھی اسکی آواز سن کر سٹپٹہ گئی تھی... اسکو اپنی چوری پکڑے جانے پر بہت شرم آئی تھی...

..وہ تو سوچ رہی تھی آذان تو سویا ہوا ہے پر ایسا نہی تھا...

..بولوناں میں انتظار کر رہا ہوں آذان اب اٹھ کر اسکے پاس ہی بیٹھ گیا تھا....

...کیا بولوں جیا اسکی بات نہی سمجھی تھی کی وہ کیا سننا چاہ رہا ہے...

...وہی سب جو میں نے کل رات تم سے اپنی محبت میں کہا وہی سب میں اب تم سے سننا چاہتا ہوں آذان جیا کے مزید قریب ہوتے ہوئے بولا...

..وہ تو آپنے اپنی محبت میں بولا تھا نہ جیا کہا اور اس سے تھوڑا دور ہوئی تھی..

...تو کیا تمھیں محبت نہی ہے مجھ سے آذان نے اسکا بازو پکڑ کر اسکو پھر سے اپنے قریب کیا تھا...

....پتا نہی جیا نے چھوٹا سا جواب دیا تھا کیونکہ اسکو اب آذان سے بہت شرم آرہی تھی جو اسکا بازو پکڑے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا..

... ٹھیک ہے تمہیں دودن دیتا ہوں تم پتا کر لو ان دودنوں میں اگر تم نے بتا دیا تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے اچھے سے پتا کرنا آتا ہے آذان نے اسکا بازو اپنی گرفت سے آزاد کیا اور بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا..

... وہ ابھی حیا سے زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کی حیا خود سے اپنی محبت کا اعتراف کرے...

... آذان کی گرفت اور اسکی بات سن کر حیا نے سکھ کا سانس لیا تھا ورنہ تو اسکی قربت سے اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا...

.. اچھا سنوں آج ہم بی جان کے پاس جا رہیں ہے تیاری کر لو وہ واشروم میں جاتا جاتا رہا اور مڑ کر اسکو آج کے پلان کے بارے میں بتایا تھا... اور پھر واشروم میں گھس گیا تھا جبکی حیا اسکی بات سن کر پھر سے مسکرا دی تھی اسکا بھی بہت دل تھا بی جان کے پاس جانے کا اور آج آذان اسکو خود وہاں لے جا رہا تھا

کیا ہو رہا ہے..... رد اور آیت جوں میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی از لان کی آواز پر دونوں نے ہی ایک ساتھ مڑ کر پیچھے دیکھا تو از لان ہاتھ میں شوپر لئے انکی طرف مسکراتے ہوئے دیکھتا ہوا آ رہا تھا.....



... کچھ نہیں بس ایسے ہی باتیں کر رہے تھے...

..... ردانے بھی مسکراتے ہوئے کہا.....

... اچھا جی تم اپنی باتوں سے آیت کو بور کر رہی ہو.... از لان نے شرارت سے رداسے کہا جبکی اسکی نظر سے آیت پر تھی....

.... اچھا جی میں اپنی باتوں سے سب کو بور کرتی ہوں..... ردانے موزوغصے سے اسکی طرف دیکھا جو اپنے ہونٹھوں پر شرارتی مسکراہٹ لئے کھڑا تھا.....

.... ارے میں تو مذاک کر رہا ہوں.... از لان نے اسکی ناک دباتے ہوئے کہا جس پر رداکے ساتھ ساتھ آیت بھی مسکرا دی تھی.....

www.urdu novelsmania.com

... اچھا واسے یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے....

ردانے شوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس سے پوچھا.....

یہ میں تم دونو کے لئے لایا ہوں.... از لان نے شوپر رداکو دیا..

... ارے واہ آنسکریم... ردا نے خوش ہوتے ہوئے کہا جس پر وہ از لان مسکرا دیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا ٹھنڈ کے موسم میں ردا کو آنسکریم کھانا کتنا پسند ہے...

... ویسے خیریت تو ہے نہ آج تم خد بنا کہے لے کر آئے ہو ورنہ تو کتنی منت کرنی پڑتی ہے تمہاری ردا نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا....

... بس آج میرا من تھا کی تمہیں خوش کر دوں تو لے آیا از لان بات بناتے ہوئے بولا تھا اب وہ اسے کیا بتاتا کی وہ خوش تھا اور وجہ وہ پوچھتی جو وہ بتا ہی سکتا تھا....

.... پر آیت سمجھ گئی تھی... وہ آج خوش کیوں ہے اور اسکی خوشی کی وجہ بھی....

حادث نے از لان کو سب بتا دیا تھا یہ اسکے لئے بھی اتنی ہی خوشی کی بات تھی جتنی آذان کے لئے.....

.... تم اکیلی مت کھانا آیت کو بھی دے دینا بھوکڑ از لان پھر سے اسکو چھیڑتے ہوئے بولا تھا.

.... اگر تم نا بھی بولتے تو بھی میں یہ سب کے ساتھ باٹنے والی تھی پر تم خوش مت ہونا تمہیں نہی دوں گی ردا نے اسکو زبان دکھا کر کہا تھا....

...پتا تھا مجھے اس لئے میں اپنے لئے بھی لے کر آیا ہوں اب اسکو چڑانے کی باری از لان تھی جس پر رد امنہ بنا کر رہ گئی تھی...

....اسکے منہ بنانے سے از لان ہنتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا اس بات سے بے خبر کی آیت نے دور تک اسکو جاتے دیکھا تھا.....

آج ہم یوں اچانک بی جان کے پاس کیوں جا رہیں ہیں آج وہاں جانے کی کوئی خاص وجہ....  
...حیاء نے کارڈرائیو کرتے آذان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا... اس وقت وہ بلیک جینس اور وائٹ شرٹ میں نظر لگ جانے کی حد تک اچھا لگ رہا تھا....  
...کتنا خوبصورت تھا اسکا ہمسفر....

...آذان اسکی زندگی اور دل میں آنے والا پہلا مرد تھا ورنہ آج تک تو اسنے تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا کی اسکی زندگی میں کوئی آئے گا یا پھر اس نے اس سب کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا... حیا اسکو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں اسکی نظر اتری تھی...

.... کیا میں اپنی بی جان سے بنہ کسی وجہ کے ملنے نہی جاسکتا ہوں ہر بار کوئی وجہ ہونی ضروری ہے کیا آذان نے غصے سے کہا تھا جب کی اسکی نظریں سامنے سڑک پر تھی....

.... آذان کی بات اور آواز سن کر حیا اپنی جگہ پر بیٹھی بیٹھی ہی کانپنے لگی تھی اس نے تو صرف وہ بولا تھا جو اسکے دل میں سوال آیا تھا...

.... اس میں غصہ ہونے والی کیا بات تھی حیا بس اپنے دل میں سوچ کر ہی رہ گئی تھی...

.... کیا ہوا ڈر گئی.. تبھی اسکے کانوں میں آذان کی آواز آئی تھی...

.... اسکی آواز سن کر حیا نے گردن موڑ کر دیکھا تو آذان اسکی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا...

... حیا حیران نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگی تھی کیا چیز تھا یہ شخص وہ سمجھ نہی پائی تھی..

.... مذاک کر رہا ہوں یار اتنا کیوں ڈرتی ہو آذان نے اسکی حیران نظروں میں دیکھتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اسکی چھوٹی سی ناک دبائی تھی...

... آذان کو اسکی اس طرف بدلتی حالت پر ترس آیا تھا اسکے غصے سے کیسے حیا کا مسکراتا چہرہ بجھ سا گیا تھا...

... آذان کی اس حرکت سے حیا مسکرا دی تھی ابھی کچھ دیر پہلے والا ڈر کہیں غائب ہو گیا تھا....

... بتاؤ ناں کیوں ڈرتی ہوتا آذان نے پھر سے اپنا سوال دوہرایا تھا....

.. یہ آپ پوچھ رہے ہو مجھے تو لگتا ہے کی مجھے آپکو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے...

... آپکو کب اور کس بات پر غصہ آجائے پتا ہی نہیں لگتا حیا نے منہ بنا کر آذان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا...

... اب کبھی نہیں کروں گا بے فکر ہو آذان مسکرایا تھا...

.. میں کیسے مان لوں حیا کو یقین نہیں آیا تھا اسکی بات پر...

... جب دیکھو گی تب خود ہی یقین کر لو گی آذان نے اس بار پورے یقین سے کہا تھا....

.... اسکا جواب سن کر حیا خاموش ہو گئی تھی وہ تو اس پر تب بھی یقین کرتی تھی جب جانتی بھی نہیں تھی کی وہ آذان

کو چاہنے لگی ہے اور اب اسکا اظہار سن کر وہ کیوں ناں اس پر یقین کرتی....

..... ویسے میں آج بی جان سے ایک ضروری بات کرنے والا ہوں اسکو خاموش دیکھ کر آذان پھر سے بولا تھا  
اسکو حیا سے بات کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا.....

.... کس بارے میں.. حیا نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا تھا..

.... میں آج بی جان سے حارث اور ردا کے بارے میں بات کرنے والا ہوں مجھے ردا کے لئے حارث بہت اچھا لگتا  
ہے تمہاری کیا رائے ہے اس بارے میں آذان نے اسکی پسند پوچھی تھی...

.... مجھے بھی حارث اچھے لگتے ہے اور ردا انکے ساتھ خوش رہے گی کیونکہ حارث بہت اچھے دل کے مالیق ہے حیا  
نے پورے دل سے کھا...

.... آذان کی بات سن کر حیا بہت خوش ہوئی تھی وہ خود بھی تو یہ ہی چاہتی تھی اور اس نے بھی بی جان سے اس  
بارے میں بات کرنے کا سوچ رکھا تھا....

.... یہ تو اچھی بات ہے کی ہم دونوں کی پسند ملتی ہے اسکا جواب سن کر آذان کو خوشی ہوئی تھی...  
.... جب کی حیا جواب میں بس مسکرا دی تھی...

.... اس کے بعد پورا راستہ خاموشی سے کٹتا تھا لہٰذا آذان بار بار اس پر نظر ڈال لیتا تھا جو باہر کے منظر دیکھنے میں کھوئی ہوئی تھی.....

از لان تم کہیں جا رہے ہو.... رداز لان کو باہر جاتا ہوا دیکھ کر اس کے پیچھے آتے ہوئے بولی تھی....  
.... ہاں جا رہا ہوں پر تم اس خوشی میں مت رہنا کی میں تمہارا کوئی کام کر دوں گا....

... از لان اس کے ہاتھ میں موجود فائل دیکھتے ہوئے بولا تھا.... وہ ایسا ہی تھا کبھی رداز کا کوئی کام نہی کرتا تھا بچپاری ہزار منت کر کے اس سے اپنا کام کرواتی تھی....

.. میں اپنے کام کے لئے نہی روکا ہے تمہیں آیت کے کام کے لئے روکا ہے ردانے اسکی غلط فہمی دور کی تھی....

... آیت کے کام کے لئے کیا کام ہے اسکا.... از لان نے اب جاننا چاہا تھا..

... اچھا جی آیت کے کام میں بڑی دلچسپی ہے تمہیں ورنہ میرے بولنے سے پہلے ہی تم منا کر چکے تھے کی میرا کچھ کام نہی کرو گے ردانے منہ بنا کر کہا تھا....

....ہاں تو وہ مہمان ہے ہماری اسکا کام میں کیوں نہ کروں از لان ن بڑے آرام سے بات بنائی تھی...

....اچھا جی مہمان ہی ہے یا پھر اس سے بھی بڑھ کر کچھ اور ہو گئی ہے تمہارے لئے ردا نے از لان کی بات پکڑتے ہوئے اپنی بات کہی تھی جو وہ کچھ دن سے اس سے کہنا چاہ رہی تھی....

...ایسا کچھ نہیں ہے تم اپنے دماغ پر اتنا زور مت ڈالا کرو ایک تو پہلے ہی کم ہے اس نے اسکا پھر سے مزاح بنایا تھا....

....بات کو مت ٹالو از لان میں سیریس ہوں ردا نے اس بار سنجیدہ سا چہرہ بنا کر کہا تھا جبکی اسکی آنکھیں مسکرا رہی تھی....

....تم تو ایک بات کے پیچھے ہی پر جاتی ہو اس بار وہ جھنجھلا کر بولا تھا...

..تو پھر بتا تو دو نہ میں کیا  
اسکو جا کر بتادوں کی جو تم اتنا ڈر رہے ہو ردا اپنی بات پر بضد تھی...



....ہاں کرتا میں اسکو پسند کرنے لگا ہوں پتا نہی کب سے شاید پہلی نظر میں ہی وہ مجھے اچھی لگی ہے شانت اور سلجھی ہوئی بلکل ویسی ہی جیسی مجھے پسند ہے از لان نے کھل کر اپنے دل کی بات کہی تھی....

... تو معملا یہاں تک پہنچ گیا ہے ردا اسکی بات سن کر مسکرائی تھی..

...ہاں میری ماں اب تو بتاؤ کیا کام تھا اسکا حارث پھر سے پہلی بات پر آگیا تھا....

....یہ فاعل تم حارث کو دے دینا آیت نے دی ہے میں نے اس سے بولا تھا کی تم جا کر از لان کو دے آؤ پر وہ مانی ہی نہی اس لئے مجھے آنا پڑا تمہارے پاس....

www.urdu novelsmania.com

....ردا نے تفصیل سے اسکو ساری بات بتائی تھی....

...ویسے آیت حارث کو فاعل کیوں دے رہی ہے اس کو حارث سے کیہ کام ردہ نے اپنے دل میں آیا سوال اس سے پوچھ لیا تھا....

... وہ شاید حیا بھابی کو دینا چاہتی ہوگی اس لئے حارث کو بولادے نے کے لئے تم ان فالتو باتوں میں اپنا چھوٹا سا دماغ مت لگایا کرو ازلان نے بات بنائی تھی اب وہ اسکو کیا بتاتا کی اس فاعل میں کیا ہے ....

.... اسکی بات سن کر رد اخاموش ہو گئی تھی ...

انکی گاڑی شاہ ہاؤس کے پورچ میں آکر رکی تھی ...

.... حیا آذان سے پہلے کار سے نکلے تھی ... اور اندر کی طرف بڑھی تھی اس نے آذان کا بھی انتظار نہی کیا تھا

اسکو بی جان سے ملنے کی بہت جلدی تھی اسکو بہت دنوں سے بی جان کی بہت یاد آرہی تھی ....

.... اسکی جلد بازی پر آذان ہولے سے مسکرایا تھا ....

.... حیا بات سونو ... آذان نے آگے آگے چلتی حیا کو بہت ہی محبت سے پکارا تھا ....

... حیا بی جان سے ملنے کی خوشی میں جلدی جلدی چلتی جا رہی تھی جب آذان کی آواز پر اسکے قدم رکے تھے اس نے مڑ کر دیکھا تو آذان اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا ...

.... جی کیا بات.... اسکو کھڑا دیکھ کر حیا بولی تھی...

.... جس طرح ہم دونوں ساتھ جا رہے ہیں نہ اسی طرح ساتھ بھی واپس جائے گے آذان اسکے قریب آکر بولا....

.... حیا نے ناں سمجھی سے اسکی طرف دیکھا تھا....

... میں بس اتنا کہنا چاہ رہا ہوں اگر تمہیں بی جان نے رکنے کے لئے کہا تو تم انکو منا کر دینا کیونکہ میں بی جان کو اچھی طرح جانتا ہوں جو بات ہم کرنے جا رہے ہیں اسکے بعد وہ تمہیں ضرور روک لیں گی اور میں اس بار انکو منا نہیں کر سکتا پر تم کر سکتی ہو..... آذان نے اپنی بات اسکو سمجھائی تھی...

www.urdu novels mania.com

... پر میں کیسے منع کروں گی انکو حیا اب کچھ پریشان ہوئی تھی....

.... مجھے نہیں پتا بس تم میرے ساتھ ہی واپس جاؤ گی یہ بات تم اچھی طرح جانتی ہوئی میں پہلے بھی نہیں چھوڑتا تھا اور اب تو بات ہی کچھ اور ہے...

... میں ہر وقت تمہیں اپنی نظروں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں اپنے پاس اپنے بالکل قریب آذان نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور اسکی آنکھوں میں دیکھتا بول رہا تھا...

... اسکی بات سن کر حیا کی دھڑکنے ایک دم بہت ہی تیز ہوئی تھی ایک تو وہ اسکے اتنے قریب کھڑا تھا اپر سے اسکی باتیں حیا کو اس سے نظریں جھکانے پر مجبور کر گئی تھی...

.... تم سمجھ گئی نائیں نے کیا کہا آذان پھر سے اس سے مخاطب ہوا تھا..

... حیا نے صرف گردن ہلانے پر اتفاق کیا تھا.... اب وہ کیا کہتی اسکی بولتی تو آذان کی باتوں سے ہی بند ہو گئی تھی..

www.urdu novelsmania.com

... چلو چلتے ہیں ازان اسکا ہاتھ چھوڑ کر بولا...

... اسکے اس طرح صرف گردن ہلا دینے سے آذان کو ہنسی آئی تھی..

.. اب وہ دونوں ساتھ ساتھ چل رہے تھے....

.... السلام علیکم بھائی سب سے پہلے ان پر از لان کی نظر پڑی تھی از لان کی ساتھ ساتھ ردانے بھی سامنے دیکھا تو سامنے سے آتے آذان اور حیا کو اسنے بھی سلام کیا....

.... وعلیکم السلام اذان حیا انکے سلام کا جواب دیا تھا.... حیا رداسے گلے ملی تھی.. اب وہ چاروں ایک ساتھ کھڑے تھے....

.... کیا بات ہے بھائی آج تو آپنے ہمیں سر پر اثر ہی کر دیا ہے یوں اپنا نک آکر از لان خوشی سے بولا تھا....  
... وہ لوگ اب اندر لاؤنج میں آکر بیٹھ گئے تھے..  
.. میں نے سوچا کافی دیں ہو گئے ہے تو بس اس لئے چلا آیا بی جان کہاں ہیں آذان نے اسکی بات کا جواب دے کر رداسے پوچھا تھا.....

... بی جان اپنے روم میں آرام کر رہیں ہے میں رانی کو بھیجتی ہوں رد اٹھی تھی...

... نہیں رہنے دو ہم دونوں انکے روم میں ہی چلے جاتے ہیں حیا نے رد کو کھڑا ہوتے دیکھ کر بولا تھا...

... ہاں وہیں چلتے ہے آذان بھی حیا کی بات سن کر اٹھا تھا..

..ردا کچھ دیر بعد اچھی سی کوئی بھیجہ دینا رانی کے ہاتھ آذان نے جاتے جاتے ردا کو کہا اور پھر حیا کے ساتھ بی جان کے روم کی طرف چل دیا تھا....

.....بی جان ان دونوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی ورنہ تو انکو لگا تھا کی فون کر کے ہی اسکو بلانا پڑے گا کیونکہ انکو بھی حیا کی بہت یاد آرہی تھی فون پر تو روز ہی بات ہو جاتی تھی پر سامنے دیکھنے کی خوشی کچھ اور ہی ہوتی ہے....

....اور جب آذان نے اپنے آنے کا مقصد بتایا تو ایک پل کے لئے بی جان خاموش ہو گئی تھی اس لئے نہی کی انکو حارث پسند نہی تھا.... انکو آذان کے منہ سے حارث کا نام سن کر خوشی ہوئی تھی بی جان کو لگا تھا کی پھلے انکے من میں یہ بات کیوں نہی آئی حارث بھی انکو ازلان اور آذان کی طرح ہی عزیز تھا...

...سب کچھ انہیں پسند تھا پر ساری بات ردا کی تھی...

....مجھے تمہری بات سے کوئی اعتراض نہی ہے بیٹا لقیں میں ردا سے پہلے اسکی مرضی جاننا چاہتی ہوں کیوں کی زندگی اسکو گزارنی ہے... تو فیصلہ بھی اسی کا ہونا چاہئے...

..بی جان نے آذان اور حیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا اس وقت صرف وہ دونوں ہی ان کے روم میں موجود تھے..

....وہ جانتی تھی کی ردا انکی پسند کو کبھی منع نہی کرے گی پر وہ پھر بھی اس پر کوئی زور زبردستی نہی کرنا چاہتی تھی....

....ہاں بی جان آپ پہلے ردا سے بات کر لیں ہم اسکے ساتھ کوئی زور زبردستی نہی کریں گے آخری فیصلہ اسی کا ہو گا آذان بھی انکی بات سے صحت تھا.... حیا کو بھی انکی بات سہی لگی تھی...

....حیا بیٹی میں چاہتی ہوں تم اس سے بات کرو اگر میں اس سے بات کروں گی تو وہ صرف مجھ پر فیصلہ چھوڑ دے گی اور میں ایسا نہی چاہتی ہوں بی جان نے حیا کو کہا جو بیڈ پر انکے برابر ہی بیٹھی ہوئی تھی..

....پر بی جان میں کیسے کروں گی ردا سے بات.... حیا پریشان ہوئی تھی بی جان کی بات سن کر....

....تم کر لو گی بیٹا مجھے بھروسہ ہے تم پر بی جان نے حیا کے ہاتھوں کو تھام کر کہا تھا...

.... اس نے بے بس ہو کر آذان کی طرف دیکھا تھا جو اسکو اشارے سے ہاں ہی کرنے کے لئے بول رہا تھا.... اور اسکی مرضی جان کر حیا کو بھی ہاں کرنی ہی پڑی تھی...

کیا میں اندر آ سکتی ہوں حیا نے ردا روم کے دروازے پر کھڑے ہو کر پوچھا تھا...

.... ردا جو بیڈ شیٹ کو ٹھیک کر رہی تھی حیا کی آواز پر مڑ کر اسکی طرف دیکھا اور خوشدلی سے مسکرا دی تھی..

... اس میں اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے حیا تم کبھی بھی آجا سکتی ہو میرے روم میں ردا مسکراتی ہوئی اسکو اندر لے کر آئی تھی....

... اور اسکو بیڈ پر بیٹھا کر خود بھی اسکے پاس بیٹھ گئی تھی..

.... تم بہت اچھی ردا حیا نے دل سے اسکی تعریف کی تھی اسکی بات سن کر ردا مسکرا دی تھی....

... ویسے تم یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو نیچے چلو سب ساتھ بیٹھے ہیں حیا نے اسکو دیکھ کر کہا...

.... ہاں وہ میں بس آہی رہی تھی کی تم آگئی.. ردا نے اسکی بات کا جواب دیا تھا....



... ویسے میں تم سے کچھ خاص بات کرنے کے لئے آئی ہوں...

... کیسی خاص بات حیا کی بات پر ردانے اسکی طرف دیکھا تھا...

... ردانے گری جان اور آذان اگر تمہارے لئے کوئی فیصلہ کریں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا نا... حیا نے اسکی چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا...

... کیسا فیصلہ... حیا کی بات سن کر ردانے کچھ تو سمجھ گئی تھی پر بھی ابھی اچھی طرح جاننا چاہتی تھی اس لئے اس سے پوچھا....

... آذان نے تمہارے لئے حادث کا انتخاب کیا ہے اور بی جان سے اس بارے میں بات کی پر انکا اور آذان کا بھی یہ کہنا ہے کی جو تمہاری مرضی ہو گی وہ ہی ان لوگوں کی بھی حیا نے اب اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا تھا....

... حیا کی بات سن کر ردانے کو حادث کی کچھ دیں پہلے ہوئی بات کا مطلب سمجھ آ گیا تھا تو وہ اس بارے میں بات کر رہا تھا ردانے دل میں کہا تھا... اسکو امید نہی تھی کی حادث اتنی جلدی یہ سب کر دے گا....

.... میں جانتی ہوں ردایہ تمہارے لئے مشقل ہے اپنے پیار کو بھول جانا اتنا آسان بھی نہیں ہوتا ہے...  
.... ردا کو خاموش دیکھ کر حیا پھر سے بولی تھی جبکی اسکی بات سن کر ردا نے چونک کر حیا کی طرف دیکھا تھا....

.... میں جانتی ہوں ردا کی ازان تمہاری پہلی محبت ہے اور مجھے بہت دکھ ہے کی میں تمہارے بیچ آگئی ہوں..

ایک دن انجانے میں تمہاری اور بی جان کی میں نے باتیں سن لی تھی...

... حیا یہ کہنا تو نہیں چاہتی تھی پر اسکی خاموشی کا اس نے کچھ اور ہی مطلب نکالا تھا...  
.... نہی حیا تم غلط سوچ رہی ہو آذان میری پہلی محبت ضرور تھا پر تم یہ بھی جانتی ہو کی یہ محبت ایک طرف تھی...

.... اور جب آذان تم سے شادی کر کے یہاں آیا تو یہ ایک طرف محبت بھی ختم ہو گئی تھی جانتی ہوں یہ میرے لئے  
مشقل تھا پر نہ ممکن نہی...

اور اب تم دونوں کو ایک ساتھ خوش دیکھ کر مجھے بھی خوشی ہوتی ہے.... یہ بات اپنے دل سے نکال دو کی تم  
ہمارے بیچ آئی ہو تم آذان کی قسمت میں تھی تو تم اسے مل گئی اگر آذان میری قسمت میں ہوتا تو وہ مجھے پہلے ہی  
مل جاتا.....

.....ردا اسکے دل سے یہ بات نکالنا چاہتی تھی کی وہ اب بھی آذان کو پسند کرتی ہے یا وہ انکے بیچ آگئی ہے.....

....ردا کی بات سن کر حیا کے دل میں اسکے لئے اور عزت بڑھ گئی تھی.....وہ جو سوچتی تھی کی ردا شاید اب بھی آذان کے لئے اپنے دل میں جگہ رکھتی ہے اسکی یہ غلط فہمی بھی دور ہو گئی تھی....

.....حیا تم بی جان سے جا کر کہنا کی مجھے انکا ہر فیصلہ منظور ہے کیونکہ میں جانتی ہوں آج تک انہوں نے میرے بارے میں کبھی غلط فیصلہ نہیں لیا ہے....ردانہ ایک فیصلہ کرتے ہوئے حیا کو کہا تھا اور اسکی بات سن کر حیا کو خوشی ہوئی تھی کیونکہ حادث سے زیادہ اسکو اور کوئی پیار کر ہی نہیں سکتا تھا اور اسکو اتنا پیار کرنے والا شوہر ہی ملنا چاہئے تھا.....

....ردا تم پر کوئی زور زبردستی نہیں تم آرام سے سوچ کر جواب دینا...حیا نے ایک بار اور اسکو سوچنے کا وقت دیا تھا...

....نہی حیا یہ میں پورے دل سے کہہ رہی ہوں مجھے انکی پسند سے کوئی اعتراض نہیں ہے ردا نے پوری سچائی سے کہا..

.... اسکی بات سن کر حیانے اسکو گلے لگالیا تھا اسے خوشی ہوئی تھی ردا کا جواب سن کر...  
 ... تم دیکھنا ردا اپنے اس فیصلے سے کبھی کوئی مایوس نہی ہوگی حیانے یقین کے ساتھ کہا اور خوشی خوشی اسکو وہیں  
 چھوڑ کر بی جان کے پاس گئی تھی.....

.... اسکے جانے کے بعد ردا اکیلے میں مسکرا دی تھی اسنے سہی فیصلہ کیا تھا یہ اسکے دل نے بھی کہا تھا....

..... حیا کے منہ سے ردا کا جواب سن کر بی جان بہت خوش ہوئی تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ بات گھر میں سب  
 کو معلوم ہو گئی تھی....

... حارث نے جب سنا تو اسکو یقین ہی نہی آیا تھا اور آذان نے ایک ہفتے بعد شادی کی تاریخ فکس کی یہ سن کر تو  
 حارث کی خوشی ڈبل ہو گئی تھی....

بی جان نے حارث کو بھی یہیں بلوالیا تھا... اس وقت شاہاؤس میں سبھی لوگ بہت خوش تھے اور پریشان بھی کی  
 اتنی جلدی سارے انتظام کیسے ہو گے یہ سوچ کر

آیت تم نے یہ فائل کیوں لوٹادی یہ تمہاری امانت ہے تمہیں اسکو سمبھال کر رکھنا ہے.... آذان نے آیت کو  
 فائل واپس لوٹاتے ہوئے کہا تھا....

.... میں جانتی ہوں یہ میری امانت ہے پر میں ابھی اس لالیت نہیں ہوں کی اتنی بڑی زرداری سمبھال سکوں  
آیت نے فائل اسکے ہاتھ سے لے کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تھا...

... اسکی بہت سن کر آذان نے حارث کی طرف دیکھا تھا وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی وہ اتنی بڑی کہاں تھی جو اتنی  
بڑی کچنی کو سمبھال سکتی....

... وہ لوگ اس وقت لاؤنج میں بیٹھے تھے آذان نے اسکو ساری پیپر دے دئے تھے اب دلاور سے ساری پر اپرٹی  
اسی کے پاس آگئی تھی پر آیت اتنی بڑی زرداری سے گھبرا رہی تھی..

.... تم فکر مت کرو آیت تم سب سمبھال سکتی ہو میں ہوں حارث ہے تمہارے ساتھ تم اکیلی نہیں ہو اب یہ سب  
تمہیں ہی تو سمبھالنا ہے آذان اسکو سمبھارہا تھا...

... میں جانتی ہوں پر میں ابھی یہ سب سمبھالنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں آیت نے رونی صورت بنا کر کہا تھا...

اسکو شروع سے ہی ان سب میں دلچسپی نہیں تھی اور ایک کچنی کو چلانا آسان نہیں تھی...  
.... پلڑ جب تک میں اس قبل نہیں بن جاتی تب تک یہ سب آپ دیکھ لیں...

... اور ویسے بھی آپ لوگوں کے علاوہ میں کسی اور پر بھروسہ بھی نہیں کر سکتی ہوں.... آیت نے ان لوگوں سے التجا کی تھی...

.. اسکی شغل دیکھ کر حارث اور آذان کو اس پر ترس آیا تھا وہ اس پوری دنیا میں بالکل تنہا تھی اور انکے علاوہ یہاں کسی کو جانتی بھی نہیں تھی ٹھیک سے...

... ٹھیک ہے فحال کے لئے میں حارث کو بول دیتا ہوں پر آگے چل کر سب تمہیں ہی دیکھنا ہے آذان اسکی بات مانتے ہوئے بولا تھا پر آخر میں اپنا فیصلہ بھی سنایا تھا...

... جی ٹھیک ہے فحال کے لئے اتنا کافی ہے میرے لئے آیت خوش ہوتے ہوئے بولی تھی جبکی اسکا خوشی سے کھلتا چہرہ دیکھ کر آذان حارث بھی مسکرا دئے تھے.....

میں رد اکو پسند کرتا ہوں تمہیں ایسا لگا تھا.....

..... آذان حیا کے ایک دم پیچھے آکر کھڑا ہو کر بولا تھا..... جو ڈرینگ کے سامنے کھڑی نہ جانے کن سوچوں میں گم تھی....

.... وہ بہت دیر سے اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا پر وہ اسکو اکیلی مل ہی نہیں رہی تھی ابھی وہ اسکو ڈھونڈھ ہی رہا تھا جب وہ اسکو روم میں مل گئی تھی....

.... حیا اسکی آواز سن کر مڑی تھی پر اسکی بات نہ سمجھ پائی تھی اس لئے نہ سمجھی سے اسکو دیکھنے لگی تھی....

.... میں رد اکو پسند کرتا ہوں تمہیں ایسا لگا تھا نہ آذان نے اپنا سوال پھر سے دوہرایا تھا...  
.... اسکی بات سمجھ کر حیا حیران نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگی تھی... وہ اس بارے میں کیسے جانتا ہے حیا سن میں سوچ کر ہی رہ گئی تھی....  
www.urdu novels mania.com

.... مجھے اس بارے میں کیسے پتا چلا یہ ہی سوچ رہی ہوں نہ... آذان اسکے حیران چہرے کو دیکھ کر بولا وہ اسکی آنکھوں میں موجود سوال پڑھ چکا تھا...

... جس طرح تم نے کبھی رد اک کی بات سن لی تھی آج میں نے بھی انجانے میں تمہاری اور رد اک کی بات سن لی تھی.... آذان نے اسکی حیرانگی دور کرتے ہوئے کہا تھا.... وہ یہ سن کر بہت حیران ہوا تھا کی رد اک اسکے بارے

میں ایسا سوچتی ہے جبکی اس نے آج تک ردا کو صرف اپنی بہن ہی سمجھا تھا.... اور اب حادثہ کے لئے ہاں سن کر اسکو بھی خوشی ہوئی تھی..

... آپکو غلط لگا تھا مجھے تو کبھی ایسا کچھ نہی لگا اسکی ساری بات سمجھ کر حیا آذان سے نظریں چور اتے ہوئے بولی تھی...

..... مجھے غلط نہی لگا کچھ بھی تم اچھے سے جانتی ہو آذان نے اب حیا کا بازو پکڑ کر اسکو خود سے قریب کیا تھا....

... آذان کی اس حرکت سے حیا بوکھلا گئی تھی....

.... اس بار آپکو غلط لگا ہے حیا اس سے اپنا بازو آزاد کروانے لگی تھی پر اسکے اس طرح سے کرنے پر آذان نے اپنی گرفت سخت کی تھی اور اسکو خود سے مزید قریب کیا....

.... اگر مجھے غلط لگ رہا ہے تو اس دن کیوں پوچھ رہی تھی کی مجھے کسی سے پیار ہوا ہے یا نہی اس دن ردا کی بات سن کر تمہیں لگا تھا کی شاید میں بھی اسکو پسند کرتا ہوں آذان نے اسکا چہرہ اپر کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا.... اس نے اسکو کچھ دن پہلے والی بات یاد کروائی تھی....



.... ایسا کچھ نہیں ہے وہ تو میں نے ایسے ہی پوچھا تھا... بس جاننا تھا کی آپکو کوئی آجنگ پسند آئی ہے یا نہیں حیا نے بات بناتے ہوئے کہا تھا..

... اس کے اتنے قریب ہونے کی وجہ سے حیا سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا ایک تو اذان کی گرم سانسیں اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی اپر سے اس کے بازو پر اس کی پکڑ سے حیا کی دھڑکنے تیز ہو رہی تھی....

..... اچھا اگر ایسا ہے تو تب تو میں نے سہی سے جواب نہیں دیا تھا آج میں تمہیں بتاتا ہوں کی مجھے کون پسند ہے اور میں اسکو کتنا چاہتا ہوں اذان نے حیا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو اپنے اور قریب کر کے باقی کا فاصلہ بھی ختم کر دیا تھا....

..... اذان آپ یہ کیا کر رہے ہیں پلیز چھوڑے مجھے حیا نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور کرنا چاہا تھا..

... وہ اسکی اس حرکت سے بوکھلا گئی تھی اس کے چہرہ ایک دم ٹماڑی طرح لال ہوا تھا....

.... ابھی تو میں تمہیں بتاؤں گا کی اس وقت میری باہوں میں جو لڑکی ہے اسے میں پسند کرتا ہوں اور کس قدر اسکو چاہنے لگا ہوں اسکی شاید اسکو بھی خبر نہیں ہے....

.... آذان نے کہتے کے ساتھ ہی اپنے لب حیا کے گال پر رکھ دئے تھے.....

.... آذان چھوڑے مجھے یہ کیا کر رہے ہیں آپ... آذان کی بڑھتی جو سارت سے حیا پوری جان سے کانپ اٹھی تھی.....

.... کیوں چھوڑ دوں ابھی تو میں نے بتانا شروع ہی کیا ہے کی کتنا چاہتا ہوں میں اس لڑکی کو آذان نے اسکے شرم سے پڑتے لال چہرے کو دیکھ کر کہا... اور ساتھ ہی اسکے دوسرے گال کو بھی چوم لیا تھا....  
.. آذان..... جانے دیں نہ..... حیا اس بار صرف سرگوشی میں آواز نکلی تھی.....

.... بالکل بھی نہیں آج مجھے بتانے دو تم ورنہ تم جو مجھے دور دور بھاگتی رہتی ہو نہ اس سے مجھے بتانے کا موقع نہیں ملتا آج ملا ہے تو میں تمہیں ایسے ہی جانے نہیں دوں گا..... آذان نے ایک ہاتھ سے اسکے بالوں کو پیچھے کیا اور پھر سے اس پر جھکا ہی تھا کی ایک دم دروازہ ٹوک ہوا تھا.....

.... بڑی نیگم آپ کو بی جان نیچے بلار ہیں ہے باہر سے رانی کی آواز سنائی دی تھی جو بی جان کا پیغام لے کر آئی تھی....

... رانی کی آواز سن کر آذان بد مزہ ہوا تھا اور حیا کو اپنی پکڑ سے آزاد کیا تھا..

... جبکی دوسری طرف حیا نے شکر کا سانس لیا تھا ورنہ آذان تو آج اسکی جان نکالنے کی درپے تھا.....  
... آذان کی باہوں سے آزاد ہوتے ہی وہ ایک دم روم سے بھاگی تھی حیا کو ڈر تھا کی وہ کہیں اسکو دوبارہ پکڑ نہ لے.....

.... بھاگ لو حیا جتنا بھاگنا ہے آگے میں تمہیں بھاگنے کا موقع نہیں دوں گا آذان اسکو جلدی جلدی روم سے جاتے ہوئے دیکھ کر مسکرایا تھا اور اپنے من میں اسی سے ہی مخاطب تھا.....

.... آجاؤ آذان بیٹا میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے... وہ کچھ دیر بعد خود بھی نیچے آیا تھا اور اسکو آتادیکھ کر بی جان بولی تھی اس وقت وہ سبھی لوگ ساتھ بیٹھے تھے بس ایک ردا وہاں موجود نہیں تھی وجہ حادث کی موجودگی اس وقت اسکو حادث کے سامنے آنے پر شرم آرہی تھی....

.... جی بی جان بولے وہ کہتا ہوا ان کے برابر میں بیٹھ گیا تھا جب کی بی جان کی دوسری سائیڈ حیا بیٹھی تھی....

... بیٹا میں تو پریشان ہو گئی ہوں تم نے اتنی جلدی شادی رکھ دی ہے یہ سب اتنی جلدی کیسے ہو گا بی جان نے اسکو اپنی پریشانی بتائی تھی...

... بی جان آپ فکر کیوں کر رہی ہے سب کچھ آرام سے اور اچھے سے ہو گا ہم سب ہے نہ آپ بے وجہ کی فکر نہ کریں..... آذان انکو سمجھا رہا تھا...

.... تم ٹھیک کہ رہے ہو بیٹا ویسے بھی اب میری حیا بیٹی ہے میرے پاس وہ سب کچھ سمبھال لے گی یہاں رہ کر بی جان نے اپنے پاس بیٹھی حیا کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا.....

.... جب کی بی جان کی بات کا مطلب سمجھ کر حیا نے فوراً ہی اذان کی طرف دیکھا تھا...

.... آذان بھی اسی کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے کہ رہا ہو میں نے کہا تھا نہ....

... بس میں نے سوچ لیا ہے حیا میرے پاس ہی رہے گی اب اور شادی کی ساری زمینداری اسی کو دیکھنی ہے بی جان نے اپنا فیصلہ سنایا تھا....

..دوسری طرف آذان اسکو اشارے سے نہ بول رہا تھا حیا پریشان ہو گئی تھی کی کیا کرے بی جان کو انکار کرنا اسکے لئے آسان ہی تھا اور آذان کے غصے کا بھی اسکو ڈر تھا....

.... کیوں حیا میں ٹھیک کہ رہی ہوں نہ اب بی جان اسی سے مخاطب تھی اور وہ کیا کہ سکتی تھی نظریں نیچے کر کے صرف گردن ہلا کر رہ گئی تھی کیونکہ جانتی تھی آذان اسی کو گھور رہا تھا.....

آذان تم اس یہاں کیا کر رہے ہو اور صوفہ پر کیوں لیٹے ہو اپنے روم میں جاؤ وہاں آرام کرو....

.... حارث جو کچن میں پانی پینے جا رہا تھا آذان کو لاؤنج میں صوفہ پر لیٹا دیکھا تو اسکے پاس آکر بولا تھا....

.... کیونکہ آج کل وہ بہت بیزی رہنے لگا تھا اپنے ساتھ ساتھ آیت کی کپنی کی بھی دیکھ بھال کر رہا تھا...

... اور سارا دن کام کی وجہ سے تھکن ہو جاتی ہوگی اس لئے وہ اسکے آرام کے خیال سے بھی بولا تھا....

.... مجھے نیند نہی آرہی تھی تو اس لئے میں یہاں آکر لیٹ گیا آذان اٹھتے ہوئے بولا تھا..

... اب وہ اسکو کیا بتاتا کی پچھلے چار دنوں سے وہ یہیں سو رہا تھا اسکو حیا کے بغیر اپنے روم میں نیند ہی نہیں آتی تھی...

.... آج حیا کو وہاں پر گئے ہوئے چار دن ہو گئے تھے اور ان چار دنوں میں اس نے حیا کو دیکھنا تو دور اسکی اس سے بات بھی نہیں ہوئی تھی وہ اتنا بیزی ہو گیا تھا کی وہ تھوڑا سا وقت نکال کر اس سے مل ہی آتا پر ایسا نہیں ہوتا تھا...

... جبکی حارث کے ایک دو چکر وہاں کے لگ چکے تھے.....

... اور جب بھی فون کرتا تو وہ کسی کام میں بیزی ہوتی یا گھر پر موجود ہی نہیں ہوتی تھی....

... اسکو کبھی کبھی تو بہت غصہ آتا تھا کی اس نے بی جان کو نہ کیوں نہیں کی پر اس سے ہر بات کا حساب لے لیگا یہ سوچ کر وہ مسکرا دیتا تھا...

.... نیند نہ آنے کی وجہ حیا تو نہیں ہے مجھے ایسا لگ رہا ہے کی تم حیا کی یاد میں ہی یہاں سوتے ہو.. حارث شرارت سے کہتا اسکے پاس آ بیٹھا تھا...

.... یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے شادی تمہاری ہے اور میری بیوی کو مجھ سے دور کر دیا گیا تھا آذان منہ بنا کر بولا....

.... کر لو برداشت ایک دو دن کی تو بات ہے پھر تو دیدار اے یار ہو ہی جائے گا.... حارث مسکرایا تھا...  
.. اسکو یہ جان کر بہت خوشی ہوئی تھی کی اسکے اور حیا کے بیچ سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے اسنے خدا کا شکر ادا کیا تھا  
ورنہ اسکو حیا اور آذان کی بہت فکر رہتی تھی..

.... بس یہ ایک دو دن ہی ایک دو ہفتوں کی طرح لگ رہے ہے مجھے آذان بیچارہ سامنے بنا کر بولا تو اسکی شغل  
دیکھ کر حارث کی ہنسی چھوٹ گئی تھی...

... ہاں ہاں ہنس لو جب تمہارے ساتھ ہو گا نہ ایسا تب دیکھوں گا تمہاری حالت میں آذان اسکی ہنسی سے چیڑ گیا  
تھا..

..... ایسا مت بول یار تیری حالت میں دیکھ رہا ہوں میرا ایسا حال میں سوچ بھی نہیں سکتا حارث ڈرنے کی  
ایکٹنگ کرتے بولا....

... اس بار اسکی شغل دیکھ کر آذان کو بھی ہنسی آگئی تھی دونوں کافی دیر بیٹھے یوں ہی سنتے رہے تھے.....

..... تم نے اس دلاور پر نظر رکھی ہوئی ہے نہ آذان نے کچھ یاد آنے پر حارث سے پوچھا تھا.....

... ہاں تم بے فکر ہو میرے آدمی اس پر ہر وقت نظر رکھے ہوئے ہے وہ اپنے خاص ملازم بشر کے ساتھ رہ رہا ہے اس پر پل پل نظر رہتی ہے انکی.... حارث نے اسکی بات کا جواب دیا اور سیدھا ہو کر بیٹھا تھا....

.... یاد رہے اس بار بھی اسکو کوئی شق نہی ہونا چاہئے.....

.. تم بے فکر ہو آذان اس بار بھی کوئی پروہلم نہی ہوگی حارث نے اسکو یقین دلایا تھا.....

.... حارث کی بات سن کر آذان کچھ مطمئن ہوا تھا وہ حارث اور اسکے کام پر پورا بھروسہ کرتا تھا اور اگر حارث نے بولا ہے تو اسکو اب کوئی فکر نہی تھی

یہ دیکھو حیا میں نے یہ سوٹ خاص بارات کے لئے لئے بنوایا ہے...



....بی جان نے اسکی طرف ایک سوٹ بڑھاتے ہوئے کہا تھا... وہ لوگ اس وقت بیٹھی کل بارات میں پہننے کا سوٹ سلیکٹ کر رہیں تھی جب بی جان اس سے مخاطب ہوئی تھی..

...بی جان جانتی تھی کی وہ شادی کی تیاریوں میں اتنی مصروف تھی کی اسنے خود کے لئے اب تک کچھ نہی خریدا تھا... اس لئے اسکے لئے انہونے ہی سب تیاری کی تھی اسکا ہر فنکشن کا سوٹ تیار کروایا تھا....

..بی جان یہ تو بہت ہی خوبصورت ہے آپکا بہت شکریہ بی جان سوٹ کو دیکھ کر حیا خوش ہوتے ہوئے بولی تھی...

...ہاں بی جان بہت خوبصورت ہے یہ تو پاس بیٹھی ردا بھی سوٹ کو دیکھ کر بولی تھی...

...میری بیٹی اتنی خوبصورت ہے تو اسکے لئے ہر چیز بھی خوبصورت ہونی چاہئے نہ بی جان نے محبت بھری نظروں سے اسکو دیکھتے ہوئے کہا تھا.....

... انکو آذان کی پسند پر فخر ہوا تھا جب سے وہ یہاں تھی اس نے سری زمداری سمبھال رکھی تھی ردائی ساری شوپنگ بھی اسی نے کی تھی ہر کام اسکی نگرانی میں ہو رہا تھا.....

... اچھا ہوا آذان نے تمہیں یہاں چھوڑ دیا تم نے سب کام اتنے اچھے سے سمبھالا ہے کی مجھے تو فکر ہی نہیں ہے اب بی جان نے پھر سے اسکی تعریف کی تھی جسکی وہ واقعی میں حقدار بھی تھی....  
.... بی جان کے منہ سے اس آذان کا نام سن کر اسکی آنکھوں میں ایک دم سے اسکا چہرہ آگیا تھا....  
... ایک ہفتہ ہو گیا تھا اسکو اس دشمن جاں کو دیکھ ہوئے.....

اس بچہ نہ وہ آیا تھا اور نہ ہی اسکی اس سے بات ہو پائی تھی کبھی بار اسنے فون کرنے کے بارے میں سوچا تھا پر اسکی مصروفیت کا سوچ کر رک جاتی تھی...

www.urdu novels mania.com

... پر اسکا دل ہر وقت بچپن رہتا تھا تو وہ خود کو کام میں مصروف کر لیتی تھی...

... کل مایو کے فنکشن میں وہ اسکا بہت بے صبری سے انتظار کر رہی تھی پر اسکا انتظار تب ختم ہوا تھا جب حادث نے بتایا کی وہ میسنگ کی وجہ سے شہر سے باہر گیا ہوا ہے اور بس بارات والے دن ہی اسکی واپسی ہوگی یہ سب سن کر حیا بہت ادا اس ہو گئی تھی پھر پورا فنکشن میں وہ بوجھی بوجھی ہی رہی تھی...

... جاؤ بیٹا یہ سب اپنے روم میں رکھ آؤ بی جان اسکو خاموش دیکھ کر بولی تھی...

... انکی بات سن کر حیا اپنے روم کی طرف چل دی تھی وہ لوگ اس وقت ردا کے روم میں ہی تھے اور ردا کا روم بھی اپر ہی تھا...

.... اس نے اپنے روم کا دروازہ کھولنے کے لئے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا تھا اسکے روم کا دروازہ خد ہی کھلا اور اسکا بڑھا ہوا ہاتھ کسی نے پکڑ کر اسکو روم میں اسکو کھینچا تھا....

وہ بی جان کے دئے ہوئے کپڑے ہاتھ میں لئے اپنے روم میں جا رہی تھی اپنے روم کا دروازہ کھولنے کے لئے اس نے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا تھا کی اسکے دروازے کھولنے سے پھلے ہی....

... روم کا دروازہ کھلا اور کسی نے اسکا بڑھا ہوا ہاتھ تھام کر اسکو اندر روم میں کھینچا تھا....

.... حیا جو اپنی ہی دھن میں چلتی ہوئی آرہی تھی اس طرح سے کرنے پر کھینچنے والے کے سینے سے جا لگی تھی....

... اور اسنے کچھ کہنے کے لئے جیسے ہی سر اٹھایا تو آذان کو دیکھ کر ایک پل کے لئے وہ خاموش ہو گئی تھی....

... آج اسکو اتنے دنوں بعد دیکھ کر حیا کو بہت خوشی ہوئی تھی وہ بس آذان کو دیکھے ہی جا رہی تھی اسکو اس بات کی پرواہ ہی نہ تھی کی وہ اس وقت آذان کی باہوں میں موجود ہے..

..... یہ ہی کچھ حال آذان کا تھا اسکو دیکھ کر آذان کو لگا کی آج اسکو سکون مل گیا ہوا تنے دن کی بے چینی ختم ہو گئی تھی اسکی....

..... آپ کب آئے.... حیا نے اپنے من میں آیا سوال پوچھا تھا کیونکہ بی جان نے تو خبر نہی دی تھی اسکو اسکے آنے کی....



..... میں بہت دیر کا آیا ہوا ہوں بی جان کو میں نے منع کیا تھا کی تمہیں نہ بتائیں اور پچھلے تین گھنٹوں سے یہاں روم میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں آذان نے اسکو تفصیل سے ساری بات بتائی تھی اور اسکو اپنی پکڑ سے آزاد کیا تھا...

..... اسکا جواب سن کر حیا بس اسکو خاموشی سے دیکھتی رہی تھی....

..... کیسی ہو... آذان نے حیا کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا اور اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے بڑی محبت سے پوچھ رہا تھا.....

..... میں ٹھیک ہوں اور آپ... حیا اسکی بات کا جواب دے کر اس سے دور ہوئی تھی اور نیچے بکھرے کپڑے اٹھا کر صوفہ پر ڈالے تھے...

... اسی دوران آذان روم کا دروازہ اچھی طرح لاک کر چکا تھا...

..... میں تو بالکل ٹھیک نہی ہوں... اس لئے میں یہاں تمہارے پاس ٹھیک ہونے آیا ہوں.....

.. آذان پیچھے سے اسکو اپنی باہوں کے گھیرے میں لیتے ہوئے بولا اور اسکی کان کی لو کو چوم لیا تھا...  
.... حیا جو اپنے کپڑے صوفہ پر ڈال کر مڑنے ہی والی تھی آذان کی حرکت سے بوکھلا گئی تھی...

.... حیا تم نہی جانتی یہ دن میں نے کیسے گزارے ہے ہر پل بس تمہاری یاد آتی تھی میں اڑ کر تمہارے پاس آنا چاہتا تھا پروقت ہی نہی ملتا تھا آج اپنا کام وقت سے پہلے ختم کر کے میں سیدھا یہیں آیا ہوں تمہارے پاس....

... آذان اسکے کان میں اپنی بے چینی کی دانتان سنا رہا تھا.... اور حیا تو بس اسکے الفاظوں میں گم تھی اسکا کہا ایک ایک لفظ اسکے دل میں اتر رہا تھا.....

... تم کچھ نہی بولو گی یہ دن کیسے گزرے تمہارے میرے بنا.. اب آذان نے اسکا رخ اپنی طرف کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر پیچھا تھا....

.... اسکی بات سن کر حیا کو سمجھ نہی آیا تھا کی کیا بولے کیا نہی اسکی بھی تو حالت بالکل اسی کی طرح ہو رہی تھی اسکا دل بھی تو چاہ رہا تھا کی وہ بس اسکے سامنے آجائے....

.... کیا ہوا کچھ بولو گی نہی آذان اسکو خاموش دیکھ کر حیا کا چہرہ اپر کرتے ہوئے بولا تھا..

.... میں نے آپکو بھی اتنا ہی یاد کیا جتنا آپنے مجھے.. حیا شرما کر بولی تھی....

... اسکا جواب سن کر آذان کھل کر مسکرایا تھا اور جھک کر اسکی پیشانی کو چوما تھا....

..... اور محبت..... وہ بھی مجھ جتنی ہی کرتی ہو یا مجھ سے زیادہ آذان اب شرارت سے بولا تھا....  
..... مجھے نہیں پتا.... اس وقت حیا کی دھڑکنے بہت تیز ہو چکی تھی اسکو اپنی ٹانگوں پر کھڑے رہنا مشکل لگ رہا تھا....

..... کوئی بات نہیں تم پتا کرنے میں جتنا چاہے وقت لے لو پر مجھے تو تم سے بہت محبت ہے...  
.. اسکا اظہار میں بار بار کرنے کے لئے تیار ہوں اور کتنا ہے یہ میں آج بتا کر ہی رہوں گا..... آذان نے جواب دینے کے ساتھ ساتھ حیا کو اپنی باہوں میں اٹھایا تھا....

..... آذان یہ کیا کر رہے ہیں آپ پلڑے اتارے مجھے... حیا اسکے ایسا کرنے سے اور زیادہ گھبرا گئی تھی...  
..... نہ نہ آج نہیں آج تو تمہیں بتا کر ہی رہوں گا آج کوئی بھی بہانہ نہیں چلنے والا ہے تمہارا... آذان اسکو بیڈ پر لے جاتے ہوئے بولا تھا....

..... آج حیا کو لگ رہا تھی فرار کی راہ مشکل ہے اسکی سمجھ نہیں آ رہا تھا کی کیا کرے...  
..... آذان شاید بی جان کو میری ضرورت ہوگی... حیا نے آخری کوشش کی تھی..

... نہیں آج بس مجھے تمہاری ضرورت ہے اور کسی کو نہیں آذان نے حیا کو بیڈ پر لیٹا کر اس پر جھکتے ہوئے بولا تھا....

..... آج میں بس تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں تم میں کھونا چاہتا ہوں... آذان نے اتنا کہہ کر اسکی دونوں آنکھوں کو چوم لیا تھا...

.... جبکی حیا تو بس آنکھیں بند کئے اسکا لمس محسوس کر رہی تھی.. اب اسے کچھ بولنے کی ہمت نہی پگی تھی...

اور آج بس تم میری سنوں گی صرف مجھے اور میری محبت کو محسوس کرو گی اب آذان اسکے لبوں پر جھکا تھا اور بس پھر اس پر جھکتا ہی چلا گیا تھا....

... آج ان دونوں کے بیچ کوئی زبردستی نہی تھی ایک چیز جو تھی وہ تھی صرف محبت اور آج حیا کو اچھے سے معلوم ہو گیا تھا کی آذان اس سے کتنی شدید محبت کرتا ہے اور یہ جان کر حیا نے اپنا آپ آذان کو سوپ دیا تھا....

www.urdu novels mania.com

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو سب سے پہلے اس نے گردن موڑ کر اپنے برابر دیکھا تو حیا ہاں موجود نہی تھی....

.... رات کا منظر یاد کر کے اسکے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آگئی تھی وہ حیا کے اظہار کے بعد ہی اپنے اور حیا کے درمیاں دوری کو مٹانا چاہتا تھا پر ایک تو اتنے دن بعد اسکو دیکھا اور پھر یہ سن کر کی وہ بھی اسکے لئے اتنی



ہی بے چین تھی تو وہ خود پر قابو نہی رکھ پایا تھا اور پھر حیا نے بھی اپنا آپ خود سو پہ تھا اور یہ دیکھ کر اذان کو بہت خوشی ہوئی تھی اور پھر اس نے اپنے اور حیا کے بیچ سارے فاصلے ختم کر دئے تھے....

.... وہ اٹھا اور فریش ہو کر نیچے آیا تو گھر میں چہل پہل دیکھی تھی پر حیا اسکو کہیں نظر نہی آئی تھی...  
 ... آج حادثہ کی بارات تھی تو کچھ دیر بعد وہ خود بھی کام میں بیزی ہو گیا تھا....  
 ... پر اسکا دل بار بار حیا کو دیکھنے کے لئے کر رہا تھا لیکن سارا دن وہ اسکو کہیں نظر ہی نہی آئی تھی....  
 .. جبکی حیا سارا دن ردا کے پاس ہی تھی...  
 .... بارات کا فنکشن بہت ہی بڑے ہوٹل میں رکھا گیا تھا...  
 ... اور پھر کچھ ہی دیر میں نکاح ہوا اور ردا حادثہ کے نام لکھ دی گئی تھی....

.... اذان کسی گیسٹ سے بات کرنے میں مصروف تھا جب اسکی نظر سامنے سے ردا کو لاتی حیا پر پڑی اور پھر پلٹنے ہی بھول گئی تھی وہ اس وقت بی جان کے دئے ہوئے سوٹ میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی....

.. آذان بس ایک ٹک اسے دیکھے ہی جا رہا تھا ایک تو وہ آج پورا دن میں اسکو اب نظر آئی تھی اور اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کی آذان کا دل کر رہا تھا کی اسکو یہاں سے لے کر کہیں ایسی جگہ چلا جائے جہاں صرف وہ اور حیا ہو اور کوئی نہی....

... حیا نے رد کو لے جا کر حادث کے پہلوں میں بیٹھیا تھا اور وہ ابھی مڑی ہی تھی کی اپنے سامنے آذان کو کھڑا پایا تھا....

... بہت خوبصورت لگ رہی ہو.... آذان اسکے کان میں سرگوشی کرتا ہوا حادث کے پاس جا کر اسکو مبارک باد دینے لگا تھا جب کی حیا اسکی اتنی سی تعریف پر شرم سے لال ہو گئی تھی...

وہ خود کو سمبھالتی ہوئی وہاں سے ہٹی اور بی جان کے پاس جا کر بیٹھ گئی تھی...  
www.urdu novelsmania.com

... بہت خوبصورت لگ رہی ہے میری بیٹی کسی کی نظر نہ لگے..

... اسکے پاس آتے ہی بی جان نے اسکی نظر اتری تھی انکی بات پر حیا مسکرا دی تھی...

.... کتنے اچھے لگ رہے ہیں دونوں ایک ساتھ حیانے بی جان سے کہا جو خود بھی سامنے دلہن بنی بیٹھی ردا کو دیکھ رہی تھی....

... ردا اس وقت دلہن بنی بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھیں جب کی حارث بھی بہت اچھا لگ رہا تھا انکی جوڑی کو سبھی نے بہت پسند کیا تھا....

... ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو اللہ نظر سے بد سے بچا یہ دونوں کو اور ہمیشہ ایسے ہی خوش رہیں بی جان انکی نظر اتار تی ہوئی بولی تھی...

... آمین حیانے بھی دل میں کہا تھا...

... آج سب لوگ بہت ہی خوش تھے ہر کسی کے چہرے سے اسکی خوشی کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا.....

.... کیا ہوا ہے آیت تم یہاں اکیلی کیوں کھڑی ہو وہاں بی جان اور بھابھی کے پاس چلی جاؤ نہ....  
... از لان جو کافی دیر سے آیت کو اکیلے کھڑے دیکھ رہا تھا اب اسکے پاس آکر بولا..

...جی...ہاں...وہ...میں بس جاہی رہی تھی اسکی بات سنکر آیت کچھ گھبرا کر بولی تھی وہ اس وقت کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی....

....کیا ہوا تم کچھ پریشان سی لگ رہی ہو کوئی پر اہلم ہے کیا اسکا گھبرا یا ہوا چہرہ دیکھ کر از لان فکر مندی سے بولا تھا....

...نہی نہی ایسی کوئی بات نہی ہے بس ذرا تنہا ہو گئی ہے تھوڑی سی....

...آیت اب کچھ سمجھل کے بولی...

...اگر کوئی پریشانی ہے تو تم مجھے بتا سکتی ہو از لان پھر سے بضد ہوا تھا....

....نہی کوئی پر اہلم نہی ہے میں بی جان کے پاس جاتی ہوں آیت اسکے سوالوں سے بچتی اسکے پاس سے ہٹ گئی تھی....

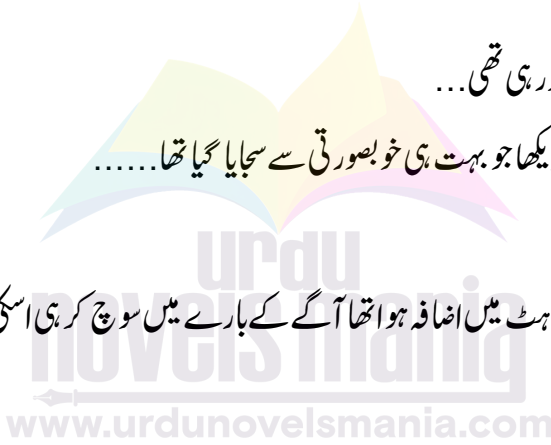
.جبکی از لان اسکے جواب سے مطمئن نہی ہوا تھا اسکو ایسا لگ رہا تھا کی آیت اس سے کچھ چھپا رہی ہے

رخصتی ہوئی اور وہ رخصت ہو کر واپس اسی گھر میں آگئی تھی بس فرک صرف اتنا تھا کہ وہ اس وقت اپنے روم  
نہی.. حارث کے روم میں اسکی دلہن بنی بیٹھی تھی..... ابھی کچھ دیر پہلے ہی حیا اسکو حارث کے روم میں چھوڑ کر  
گئی تھی...

اور وہ بیٹھی حارث کا انتظار کر رہی تھی...

اسنے نظریں اٹھا کر روم کو دیکھا جو بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا.....

.. روم کو دیکھ کر اسکی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا تھا آگے کے بارے میں سوچ کر ہی اسکی دھڑکنے ایک دم تیز  
ہوئی تھی.....



... ابھی وہ اپنی دھڑکنوں پر قابو کر پائی تھی جب روم کا دروازہ کھلا تھا اور حارث روم میں داخل ہوا..

.. حارث دروازہ بند کر کے دھیرے دھیرے قدم بڑھاتا ہوا اسکے پاس جا رہا تھا آج وہ بہت خوش تھا اسکو زندگی  
کی سب سے بڑی خوشی ملی تھی حارث کو لگ رہا تھا کہ آج اسکی زندگی میں جو خالی پن ہے وہ اب ختم ہو چکا ہے

.. جب ردانے ہاں کی تھی تو اسکو یقین ہی نہی آیا تھا پر یہ اسکی محبت ہی تھی جس میں رداکو ہاں ہی کرنی پڑی تھی کیونکہ اب وہ اس محبت کے سفر میں اکیلا نہی تھا....

.... جو جو حادثہ اس کے قریب آ رہا تھا ردائی دھڑکنے اور تیز ہوتی جا رہی تھی اسکی ہتھیلی پسینے سے بھگی چکی تھی... شرم سے اسنے اپنی گردن مزید جھکا لی تھی...  
... حادثہ روکا اور بالکل اس کے پاس اس کے سامنے آ کر بیٹھ گیا تھا....

... السلام علیکم حادثہ نے اس کے جھکے سر کو دیکھ کر سلام کیا تھا جھکا جواب ردانے صرف گردن ہلا کر ہی دیا تھا...

... بہت خوبصورت لگ رہی ہو اسنے رداکے دنوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھ کر کہا تھا یہ احساس ہی اس کے لئے کتنا خوبصورت تھا کی جس کو وہ اس قدر چاہتا ہے وہ آج اسکی دلہن بنی اس کے سامنے بیٹھی ہے....  
.... جبکی ردابس خاموش بیٹھی رہی تھی پر اسکی کانپتی پلکوں پر حادثہ کی نظر تھی....

.... تم نہی جانتی رداتمہاری ہاں سے مجھے کتنی بڑی خوشی ملی ہے میں اور تمہاری اس ہاں سے مجھے یہ بھی پتا چل گیا ہے کی محبت کے اس سفر میں تم بھی میرے ساتھ ہو....

ہو نہ.... اپنی بارحادث نے ردا کا چہرہ اپر کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا اور اسکی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ کر حادث کو اسکا جواب مل گیا تھا پر پھر بھی وہ اسکے منہ سے سننا چاہتا تھا....

.... ردا نے شرم سے سر کو جھکا کر ہاں میں گردن ہلا دی تھی اور اسکے اس اقرار سے حادث اب دلوں جاں سے خوش ہوا تھا اسنے فورن ہی ردا کو اپنی باہوں میں بھر لیا تھا....

.... تم نہی جانتی ردا تمہارے اس اظہار نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے میں بہت خوش ہوں آج بہت زیادہ حادث اسکو اپنی باہوں میں لئے اپنی خوشی اسکو بتا رہا تھا....

... میں بھی بہت خوش ہوں حادث..... آپکے پیار نے مجھے جیت لیا ہے اور پتا نہی کب میں بھی آپکو چاہنے لگی مجھے بھی خبر نہی ہوئی... حادث سے الگ ہوتے ہوئے ردا نے اپنی محبت کا اقرار کیا تھا وہ اسکو اتنا چاہتا تھا تو اسکا بھی تو حق بنتا تھا نہ اس اظہار کا تو ردا نے بھی اس سے کچھ چھپانا نہی چاہا تھا....

.... تم سچ کہ رہی ہو ردا حادث سے تو آج خوشی سمبھالی ہی نہی جا رہی تھی ایک ساتھ جو اتنی خوشی مل رہی تھی اسکو....

...جی اس بار رد صرف اتنا ہی کہ پائی تھی جب حادثہ اس پر جھکا تھا اور اسکی آنکھوں کو چوم لیا تھا.....

کیا مجھے اجازت ہے... حادثہ نے بہت ہی محنت سے اسکی اجازت مانگی تھی جس پر رد اثر ما کر اسکے سینے سے لگ گئی تھی.....

اور حادثہ اسکی اس ادا پر مسکراتے ہوئے اسکو اپنی باہوں میں لے لیا تھا.....



بارات کی طرح ولیمہ کی تقریب اچھے سے ہو گئی تھی....

.....رد آج کل بھی خوبصورت لگ رہی تھی اور بہت خوش بھی..

...اسکے پہرے پر خوشی دیکھ کر بی جان مطمئن ہو گئی تھی ورنہ انکو رد کی بہت فکر تھی....



.. فنکشن دیر تک چلا تھا سب دیر رات گھر لوٹے تھے حیا کل کی طرح آج بھی بہت بیزی رہی تھی ابھی وہ سب کچھ کام ختم کروا کر اپنے روم میں جا رہی تھی جب لاؤنج میں کسی کی موجودگی کا اسکو احساس ہوا تو وہ یہ دیکھنے کی کون ہے وہاں آئی تھی..

.. آیت تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو آیت کو وہاں دیکھ کر وہ بولی..

.... آیت جو فون پر کسی سے بات کر رہی تھی اسکی آواز سن کر فون کاٹ کر اسکی طرف مڑی تھی...

.. کچھ نہی وہ میرا فون رہ گیا تھا وہ ہی لینے آئی تھی وہ جلدی سے کہتی وہاں سے چلی گئی تھی جبکی حیا اسکو جاتا دیکھتی رہی تھی اسکو کچھ تو عجیب لگا تھا پھر اپنا وہم سمجھ کر وہ روم میں آئی تو آذان اسکو نظر نہیں آیا شاید واشر روم میں ہو گا...

www.urdu novels mania.com

.... یہ سوچ کر وہ کپڑے پہنچ کرنے کے لئے ڈرینگ روم میں گئی اور ہاکا سا سوٹ پہن کر نکلی تھی ابھی وہ بیڈ کے پاس آکر کھڑی ہی ہوئی تھی جب پیچھے سے آکر ازان نے اسکو اپنی باہوں میں بھر لیا تھا.....

.... مجھے اپنی بیوی سے بہت ساری شکایات تھیں... آذان نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی اور اس پر اپنی پکڑ سخت کی تھی....

.. کیسی شکایات... اس کی بات سمجھ کر حیا مسکرائی تھی وہ جانتی تھی آذان یوں کیوں کہ رہا ہے کل سے اب تک وہ اس سے بات بھی نہیں کر پایا تھا وہ کام میں اتنی بیزی تھی کی اس کو ٹائم نہیں ملا کل رات جب وہ کام سے فارغ ہو کر آئی۔ تو آذان سوچا تھا اور آج بھی یہ ہی ہوا تھا....

.... بہت ساری ہے.... میری بیوی کل سے نہ میرے پاس آئی ہے.... نہ میرا خیال رکھا اور نہ میں نے کل سے اس کو اچھے سے دیکھا ہے پتا ہے کتنا بے چین رہا ہوں میں آذان نے کہنے کے ساتھ ہی اپنے لب اس کی گردن پر رکھ دئے تھے...

... آپ تو جانتے ہی ہیں کہ کل میں کتنی مصروف تھی اور آج بھی تو بس وقت نہیں ملا مجھے.... حیا اس کی بڑھتی جھارتوں سے گھبرا کر بولی اور اپنا آپ اس سے چھڑانے لگی تھی.....

.. غلطی تو تم سے ہوئی ہے آذان شاہ کو اگنور کرنے کی اور اس کی سزہ بھی تمہیں ملے گی آذان نے اس کا رخ اپنی طرف کر کے اس کا چہرہ اپر کرتے ہوئے کہا تھا...

... کیسی سزا میں تو.... حیا اس سے پہلے کی کچھ کہتی آذان اس پر جھکا تھا اور اسکا باتنی کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا تھا..

.... حیا نے سختی سے آذان کی شرٹ کو اپنی مٹھی میں پکڑ لیا تھا...

.. کچھ پل بعد وہ اس سے دور ہوا تھا اور ان چند پلوں میں حیا کی حالت خراب ہو گئی تھی... اسکا چہرہ شرم سے سرخ ہو چکا تھا....

.... کیا ہوا اتنی سی سزا سے ڈر گئی تم... آذان اسکے لال سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ کر بولا تھا....  
.... بہت ہی بورے ہیں آپ حیا نے اسکے سینے پر مقہ مارتے ہوئے کہا تھا..

.... ابھی تو تمہیں اور بتاؤں گا کی کتنا برا ہوں میں آذان نے کہا اور حیا کو اپنی باہوں میں اٹھا لیا تھا...  
... جبکی حیا نے شرم کر اسکے سینے میں اپنا چہرہ چھپا لیا تھا

آذان بیٹا یہ بریانی لونا آج تمہاری بیوی نے خاص صرف تمہارے لئے بنائی ہے....

...وہ لوگ اس وقت بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب بی جان اسکی طرف بریانی کی ڈیش کرتے ہوئے بولی تھی.....

....بی جان کی بات سن کر آذان نے محبت بھری نظروں سے حیا کی طرف دیکھا تھا جو بی جان کی بات سن کر شرم سے سر جھکا گئی تھی....

... آج اسنے آذان کے لئے بریانی بنائی تھی پر اسکو کھلاتے ہوئے اب شرم آرہی تھی کیونکہ آج اسنے پہلی بات آذان کے لئے کچھ بنایا تھا....

..بی جان نے اسکی شرم دیکھ کر خود آذان کو مخاطب کیا تھا ورنہ وہ تو کبھی کہتی ہی نہیں....  
...کیا بات ہے بھابھی کبھی ہمیں بھی کچھ بنا کر کھلا دینا ہماری پسند کی کوئی چیز...

...از لان شرارت سے حیا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا..

... اپنی پسند تو تم اپنی بیوی کو بتانا وہ بنا کر کھیلا دے گی تمہیں اذان ازلان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا...

... اب وہ پہلے سے خوش رہنے لگا تھا پہلے کی طرح سنجیدہ اور غصے میں بھی کم ہی رہتا تھا اور ازلان کی شرارتوں کا جواب مذاک میں دے دیتا تھا.... وہ بدل گیا تھا حیا کی محبت میں....

... اسکا مطلب ہے بھائی آپکی بیوی صرف آپکے لئے ہی کھانا بنایا کرے گی... ازلان اسکی بات کا مطلب سمجھ کر منہ بنا کر بولا تھا....

... ہاں یہ ہی سمجھ لو اسنے ازلان کی بات کا جواب دے کر سامنے بیٹھی حیا کو دیکھ کر آنکھ دبائی تھی....

... سبکے سامنے آذان کی اس حرکت سے حیا نے شرما کر نظریں جھکا لی تھی... اسکو امید نہی تھی وہ سب کے سامنے بھی ایسی حرکت کر سکتا ہے...

... پتا نہی وہ دن کب آئے گا جب کوئی صرف میرے لئے کھانا بنائے گی ازلان نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا اور ایک نظر اپنے سامنے بیٹھی آیت کو دیکھا وہ اپنا کھانا کھانے میں مصروف تھی ازلان کو تو ایسا ہی لگا تھا....

... جبکی آیت اپنے اپر از لان کی نظریں محسوس کر رہی تھی اپنی پریشانی میں وہ از لان کی باتیں اور اسکی نظروں کو نظر انداز نہی کر سکتی تھی..

... پہلے تم اپنی بڑھائی پر اچھے سے دھیان دو وہ بعد میں سوچنا ان سب کے بارے میں اب کی بار خاموش بیٹھی بی جان بولی تھی اور انکی بات سنکر از لان بس منہ بنا کر رہ گیا تھا اور اسکی شغل دیکھ کر سب لوگ مسکرا دئے..

کیا ہوا تھک گئی آج.... حادث نے ردا کے بالوں میں اپنا ہاتھ چلاتے ہوئے کہا تھا..  
.. ردا اپنا سر حادث نے کندھے پر رکھ کر اسکے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی...

... وہ لوگ ابھی باہر سے ڈنر کر کے لوٹے تھے اور ان لوگوں کو بھیجنے والا آذان تھا کیونکہ جب آذان نے بولا تو  
حادث نے منا کر دیا تھا اسکو سب لوگوں کے ساتھ رہنا اچھا لگتا تھا...

... آذان تو چاہتا تھا کی وہ لوگ ہنٹیمون بر بھی جائے پر حادث اسکو اکیلا چھوڑنا نہی چاہتا تھا آذان نے کئی بار اسکو  
سمجھنے کی کوشش کی پر اسکی نہ ہاں میں نہی بدلی تھی...

...ہاں تھوڑی سی تھکن ہو گئی ہے کیونکہ عادت نہیں ہے نہ لیٹ نائٹ گھومنے کی ردانے آنکھیں بند کئے اسکی بات کا جواب دیا تھا وہ اسکی انگلیوں کا لمس اپنے بالوں میں محسوس کر رہی تھی ایک سکون سا تھا جو اسکو اپنے اندر تک اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا....

....اسکی ساری تھکن مانوں ایکدم ختم سی ہو گئی تھی....

...رداتم خوش ہو نہ اس رشتے سے حارث نے آج پھر کتنی بار پوچھا گیا سوال اس سے پھر پوچھا تھا... وہ روز ہی اس سے یہ ہی سوال پوچھتا اور اسکا جواب سن کر ہی حارث کو سکون ملتا تھا..

.....حارث کی بات سن کر ردائے کے ہونٹھ مسکراے تھے اس نے اپنی آنکھیں کھول کے سر اٹھا کر حارث کی طرف دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا.....  
www.urdu novelsmania.com  
.....میں آپکے ساتھ بہت بہت زیادہ خوش ہوں حارث اسنے بہت پر زور دیتے ہوئے کہا تھا....

آپکو ہر بار یقین کیوں نہیں آتا ردانے بھی ہر بار کی طرح اپنا سوال دوہرایا تھا....

... مجھے تمہاری ہر بات پر یقین ہے ردائیں مجھے اس بات پر یقین نہی آتا کی تم مجھے مل گئی ہو یہ سب مجھے ایک خواب کی طرح لگتا ہے جیسے میں آنکھیں کھولوں گا اور سب غائب ہو جائے گا... حادثہ نے ردائے کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا....

... یہ سب سچ ہے حادثہ کوئی خواب نہی ردائے نے حادثہ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا....  
... اسکی بات سن کر حادثہ مسکرایا تھا..

... ردائے ایک بات پوچھوں حادثہ نے اسکا سر پھر سے اپنے کندھے پر رکھتے ہوئے اس سے پوچھا تھا....  
... جی پوچھے آپ مجھ سے کچھ بھی پوچھ سکتے ہیں آپکو اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہی ہے... ردائے کے ہاتھوں میں حادثہ کا ہاتھ ابھی بھی موجود تھا....

.... تمہیں برا تو نہی لگا میں نے آذان کو منا کر دیا کی ہم کہیں گھومنے نہی جائے گے تم تو جانتی ہو نہ کی کیا وجہ ہے میری ناجانے کی....

... حادثہ نے ردائے کو دل اور سے لے کر آیت حیا کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا اور ردائے کو حیا کے بارے میں سن کر بہت دکھ ہوا تھا اسکے دل میں حیا کے لئے اور عزت بڑھ گئی تھی کی اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی اس نے آذان کو معاف کر دیا تھا وہ ہوتی تو شاید کبھی ایسا نہ کر پاتی....



.... نہی مجھے برا نہی بلکی یہ دیکھ کر بہت اچھا لگی آپ اور آذان ایک دوسرے کا کتنا خیال رکھتے ہو خود سے پہلے ایک دوسرے کے بارے میں سوچتے ہو ردانے دل سے یہ بات کی تھی وہ سمجھتی تھی حارث کے نہ جانے کی وجہ ہر سب کچھ جان کر وہ خود بھی نہی چاہتی تھی کی وہ لوگ کہیں جائے....

..... مطلب تمہیں خوشی ہے کی ہم لوگ کہیں نہیں گئے میں حارث نے اسکو تھوڑا غصے سے کہا تھا....  
 .... نہی میں نے ایسا کب کہا میں تو یہ کہ رہی تھی کی.... رداکو لگی حارث اسکی بات کا غلط سمجھ گیا ہے اس لئے وہ جلدی سے گھبرا کر بولی تھی....

urdu  
novels mania  
www.urdu novels mania.com

.... جبکی وہ اسکی مسکراہٹ نہی دیکھ سکی تھی....  
 ... اچھا تو مطلب تم جانا چاہتی ہو میرے ساتھ اسنے رداکا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا...

.. ردانے نظریں اٹھا کر حارث کی طرف دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسی کو دیکھ رہا تھا حارث کی شرارت سمجھ کر ردای بھی مسکرا دی اور ہاں میں گردن ہلا کر اسکے سینے پر سر رکھ لیا تو حارث نے بھی مسکراتے ہوئے اس پر اپنا گھیرا مزید تنگ کر لیا تھا

کیا چاہتے ہیں آپ.... بار بار مجھے فون کرنے کا کیا مطلب ہے....

.... آیت نے اس بار غصے میں اکر کہا تھا وہ اپنی آواز اونچی بھی نہ کر سکتی تھی اسکو ڈر تھا کی کوئی سن نہ لے....

..... میں بس تم سے ایک بار ملنا چاہتا ہوں صرف ایک بار مل لو مجھ سے آکر....

.... دلاور نے ہمیشہ کی طرح اپنی بات دوہرائی تھی...

... اور میں بول چکی ہوں کی مجھے آپسے ہی ملنا کوئی نہی لگتے آپ میرے پیچھا چھوڑ دے میرے آیت اپنا غصہ ضبط کر رہی تھی ورنہ تو اسکی آواز بھی نہی سننا چاہتی تھی....

.... اور وہ گھر پر کسی کو بتا کر پریشان بھی نہی کرنا چاہتی تھی ابھی تو سب لوگوں کے چہروں پر خوشیاں لوٹی  
ہیں....

... یہ تم اچھی طرح جانتی ہو کی تم کیا لگتی ہو میری سوتیلای سہی پر باپ ہوں تمہارا اور جن لوگوں کے پاس م ر ح رہی ہو نہ اصل میں تو وہ کچھ نہیں لگتے تمہارے ...  
.. دلاور اسکو اپنی باتوں میں لا رہا تھا ...

.... پروہ آپ سے کئی گنا بہتر ہیں آپ نے جو کیا ہے میرے ساتھ اور جو کرنے والے تھے اسکے بعد سے تو آپ باپ کہلانے کے لالین نہیں ہیں اس بار آیت کی آواز تیز ہوئی تھی ....

.... پر تم اس حقیقت کو نہیں بدل سکتی آیت اور بس ایک بار مل لو آکر مجھ سے میں مانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ تمہاری ماں کے ساتھ بس اسی کی معافی مانگنا چاہتا ہوں دلاور اب اپنے مطلب کی بات پر آیا تھا ....

... مجھے نہیں ملتا آپسے یہ آخری بار کال کر رہے ہیں آپ اگر آئندہ کی تو اگلی بار میں آپ کی نہیں سنوگی ....

... تم آؤ گی اور ضرور آؤ گی مجھے اس بات کا پورا یقین ہے میں تمہیں اڈریس سینڈ کر رہا ہوں اور وقت بھی دلاور نے کہ کرفون کاٹ دیا تھا جبکی آیت پریشانی میں روم سے ادھر سے ادھر ٹھل رہی تھی اسکی سمجھ نہیں رہا تھا کی وہ کیا کرے ...

... وہ آذان اور حارث کو بتا کر پریشان نہی کرنا چاہتی تھی ان لوگوں نے اسکے لئے اتنا کچھ کیا ہے آج تک اور اب وہ اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے انکو مزید پریشان نہی کرنا چاہتی تھی....

... اسکی سمجھ نہی ا رہا تھا کی وہ کیا کرے... وہ کیوں اس سے ملنا چاہتا ہے اور ایک دم اسکو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے اسنے اتنا تو سوچ لیا تھا اب جو کرنا ہے اسی کو کرنا ہے وہ اب کسی پر بوجھ نہی بننا چاہتی تھی

آپ اب تک جاگ رہے ہیں مجھے لگا تھا کی آپ سو گئے ہونگے....

... جیسا جیسے ہی روم میں داخل ہوئی تو آذان کو صوف پر بیٹھا دیکھ کر بولی جو لیپ ٹاپ لئے بیٹھا تھا...  
... تو تم میرے سونے کا انتظار کر رہی تھی اس لئے جان کر دیر سے آئی ہو..

... آذان لیپ ٹاپ بند کر کے اسکو سائیڈ پر رکھ کر حیا کے پاس آتے ہوئے بولا تھا...

... نہی ایسی بات نہی ہے وہ بی جان سے باتیں کرتے ہوئے وقت کا پتا ہی نہی چلا تو بس دیر ہو گئی اور مجھے لگا کی آپ اب تک سو گئے ہو گئے تو بس اس لئے پوچھا تھا....

... حیا نے اسکو تفصیل سے اپنے لیٹ آنے کی وجہ بتائی تھی کیونکہ اسکا کوئی بھروسہ نہی تھا کی کب اسکو غصہ آ جائے اور ویسے بھی اسکا غصہ وہ ابھی تک بھولی نہی تھی.....

.... آذان کو اس وقت وہ کوئی مجرم لگی تھی جو نظریں نیچی کئے اپنا گناہ کا اعتراف کر رہی ہو اسکو اس طرح کھڑا دیکھ کر آذان کو اس ٹوٹ کر پیار آیا تھا اسنے مسکرا کر حیا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو خود سے قریب کیا تھا....

... میں نے کتنی بار بولا ہے کی مجھ سے مت ڈرا کرو بس پیار کیا کرو اتنا پیار کی میں خود کو بھی بھول جاؤں..

..... آذان نے جھک کر اسکے گلابی رخساروں کو چوما تھا.....

.... حیا جو ابھی اسکے غصہ ہونے سے ڈر رہی تھی اب اسکی جھار توں سے ایکدم سے بھو خلا گئی تھی....

... ویسے تم نے بریائی تو بہت اچھی بنائی تھی اور اسکے لئے تمہیں انام تو ضرور ملنا چاہئے آذان اتنا کہ کرجھکا اور حیا کو اپنی باہوں میں اٹھالیا۔۔

.. نہی آذان مجھے نہی چاہئے کچھ آپ بس مجھے نیچے اتارے۔

... حیا جو اسکو جھکتا دیکھ کر اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی خود کو اسکی باہوں میں محسوس کر کے آنکھیں کھول کر گھبرا کر بولی تھی اسکو۔

... پر مجھے تو دینا ہے آخر تم نے پہلی بار کچھ بنایا ہے میرے لئے اور اسکی تم حقدار بھی ہو آذان اسکو بیڈ پر بیٹھا کر بولا اور ڈرینگ کی دراز سے کچھ نکال کر لایا تھا.....

.... حیا بس اسکو دیکھ رہی تھی جو ہاتھ میں ایک باکس لئے اسکے پاس آکر گھوٹوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا تھا...

.... تمہیں بہت شوق ہے نہ مجھے دور جانے کا تو اب ایسا کبھی نہی ہو گا جب بھی تم مجھے دور جانے کی کوشش کرو گی یہ آواز کر کے مجھے بتا دیا کریں گی... اور میں تمہاری کوشش کو ناقام بنا دیا کروں گا..

... آذان اسکے پیروں میں پائل پہناتے ہوئے حیا کی طرف دیکھ کر بولا..

... اسکو اپنے قدموں میں بیٹھا دیکھ کر حیا کی آنکھوں میں آگئے تھے اسنے تو بھی سوچا بھی نہی تھا کی وہ اس سے اس قدر محبت کرنے لگے گا..... کی اسکی ذرا سی دوری بھی وہ برداشت نہی کر سکتا....

.... آپ مجھے اتنا پیار کرتے ہیں حیا بے یقینی سے اس سے پوچھ بیٹھی تھی....

... میں تمہیں چاہتا ہوں حیا اور کس قدر یہ تو میں بھی نہی جانتا.... میں جب جب تمہارا چہرہ دیکھتا ہوں تب تب تمہیں مجبت بڑھتی ہے تمہیں نہ دیکھوں تو مجھے سکون نہی ملتا... آذان حیا کا ہاتھ تھام کر اسکو اپنے مقابل کھڑا کر کے اسکی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا تھا....

.... اور اس محبت کا اظہار میں بار بار بھی کروں میرے لئے کم ہے یہ بات الگ ہے کی تم نے اپنی محبت کا اظہار اب تک نہی کیا پتا نہی تم مجھے محبت کرتی بھی ہو یا نہی.... مجھے تو لگتا ہے تم.... آذان نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑا تھا....

... نہی آذان ایسا نہی نہی میں بھی آپسے بہت محبت کرتی ہوں وہ تو میں.... آذان کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر حیا کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی اسکو اپنی جلد بازی پر جی بھر کر غصہ آیا تھا کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی اسنے جان کر ایسا بولا تھا

...

... میں ٹھیک ہی کہتی ہوں بہت برے ہیں آپ حیا نے اس کے سینے پر مکہ مار کر اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپا لیا تھا....

... اب بولو نہ کیا بول رہی تھی اپنا جملہ مکمل کرو آذان اس کا چہرہ اپنے سامنے کر کے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرا کے بولا....

... اس کی آنکھوں میں گزارش تھی جیسے آج وہ سچ میں اس سے سننا چاہتا ہو کی وہ اس کو کتنا چاہتی ہے..

... بہت چاہتی ہوں میں آذان آپ کو اتنا کی آپ سوچ بھی نہیں سکتے...

... جس طرح آپ کو مجھے دیکھ کر سکون ملتا ہے اسی طرح آپ کو دیکھ کر میرا دن شروع ہوتا ہے آپ کے بنا میرا کوئی وجود نہیں ہے.. وہ اس کی التجا کو رد نہیں کر سکی تھی آج اس نے اپنی محبت کا اعتراف کر ہی دیا تھا....

... اس کے کہے ایک ایک لفظ سے آذان کو اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا... وہ پہلے سے جانتا تھا وہ بھی اس سے اتنی ہی محبت کرتی ہے بس وہ اس کے اظہار کے انتظار میں تھا جو آج ختم ہوا تھا....



... اسکا اظہار سننے کے بعد آذان مسکرایا تھا اور اسکو اپنی باہوں میں سختی سے بچھ لیا تھا اور حیا نے بھی پرسکون ہو کر اپنی آنکھیں بند کر لی تھی.....

اب آپ آگے کیا کرنے والے ہیں خان...  
.... بشر دلاور کی طرف دیکھ کر بولا تھا جو ہاتھ میں فون لئے کھڑا مسکرا رہا تھا.....

.... اسکی یہ شیطانی مسکراہٹ آج بشر نے بہت دن بعد دیکھی تھی اور وہ جانتا تھا کی اسکے خان کے دماغ میں کچھ تو غلط چل رہا ہے.....  
www.urdu novelsmania.com

... بس تم دیکھتے جاؤ بشر کی کیسے میں سب کچھ دوبارہ حاصل کر لوں گا جو سب کچھ میں کھو چکا ہوں وہ اب پھر سے دوبارہ میرے پاس ہو گا....

.... دلاور بولے جا رہا تھا اور بشر اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا اسنے جیسا سوچا تھا وہ ہی دلاور خان بول رہا تھا اس بات کی پرواہ کئے بغیر کی اسکا اس بار کیا انجام ہونے والا ہے...

.... خان آپ کچھ نہ کریں پچھلی بار تو آپ بچ گئے تھے کیونکہ آیت بی بی نے پولیس کو کوئی خبر نہی کی تھی آپ میری مانے تو کچھ دن صبر سے گزار لیں پھر اسکے بعد دیکھتے ہیں کی کیا کرنا ہے بشر اسکو سمجھاتے ہوئے بول رہا تھا اور وہ اپنی جگہ بالکل سہی کہ رہا تھا....

.... نہی بشر میں کچھ دن صبر نہی کر سکتا ہوں وہ سب میرا ہے میں نے اس بزنس کو اتنا بڑا کیا اور میں اس طرح آسانی سے کسی اور کے ہاتھ نہی لگنے دوں گا دلاور خان غصے سے داہڈا تھا....

.... اسکی دہاڈ سن کر اک پل کے لئے بشر بھی ڈر گیا تھا....

... خان آپکو یقین ہے کی وہ آئے گی....

... بشر نے اس بار کچھ ڈرتے ہوئے اس سے پوچھا تھا جو غصے میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا...

.... بشر کی بات سن کر غصے میں بھی دلاور کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی....

... وہ آئے گی ضرور آئے گی کیونکہ وہ بھی اپنی ماں کی طرح ہی بے وقوف اسی کی طرح لوگوں پر جلدی بھروسہ کرنے والی دلاور نے چیر پر بیٹھتے ہوئے کہا اور سگریٹ کا ایک گہرا کش لیا تھا.....

.... اب بس اسکو کل کا انتظار تھا اسنے سوچ لیا تھا اسکو آگے کیا کرنا ہے اور آذان شاہ سے کیسے بدلہ لے نہ ہے پر کل کیا ہونے والا تھا یہ کوئی نہی جانتا تھا اسکی جیت ہونی تھی یا پھر سے ہار

تم اتنی جلدی میں کہاں جا رہی ہو جو تمہیں سامنے سے آتا اتنا بڑا وجود بھی نہی نظر آیا.....

... آیت جو جلدی جلدی میں اپنے فون کو دیکھتی مین گیٹ کی طرف جا رہی تھی سامنے سے آتے از لان کو دیکھ نہی سکی تھی جسکا انجام یہ ہوا کی وہ از لان سے بری طرح ٹکرا گئی تھی.....

.... سوری وہ میں نے آپکو دیکھا نہی دراصل میرا دھیان کہیں اور تھا.....

... آیت اس سے جلدی جلدی معذرت کرتی سائیڈ سے نکلنے لگی تھی...

... جا کہاں رہی ہو تم ویسے اتنی جلدی میں... از لان نے اسکو اپنے سائیڈ سے نکلتا ہوا دیکھا تو اسکی کلائی تھام کر اسکو پھر سے اپنے سامنے کھڑا کر کے بولا....

..... ایک بہت ضروری کام ہے میں کچھ دیر میں واپس آجاؤں گی وہ اسکی گرفت میں موجود اپنی کلائی چھوڑا کر بولی تھی...

.... کوئی اور وقت ہوتا تو وہ از لان کی اس حرقت سے تھوڑی گھبرا جاتی کیونکہ آج تک از لان نے اس طرح سے اسکا ہاتھ نہی تھاما تھا....

... لہٰذا اس وقت وہ اپنی پریشانی میں اس بات کو محسوس ہی نہی کر پائی تھی...

.... مجھے بتاؤ کہاں جانا ہے تمہیں میں لے کار چلتا ہوں تمہیں آج ڈرائیور بھی نہی ہے اکیلی کیسے جاؤ گی تم از لان تھوڑا فکر مندی سے بولا تھا....

... نہی نہی میں خود چلی جاؤں گی مجھے ویسے بھی زیادہ دور نہی جانا ہے آیت اپنے قدم بڑھاتے ہوئے بولی تھی جبکی اسکی جلد بازی سے از لان کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا ورنہ وہ کبھی ایسا برتاؤ نہی کرتی تھی.....

.... تم رو کو ذرا میں بس ابھی کار نکال کر لاتا ہوں از لان اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا اور اپنی کار کی طرف بڑھا تھا وہ اسکا پریشان چہرہ دیکھ کر خود بھی پریشان ہو گیا تھا.....

... میں نے کہا نہ میں خود چلی جاؤں گی مجھے کسی کی کوئی مدد کی ضرورت نہیں ہے اور کتنی بار بولوں میں آیت اس بار سختی سے بولی اور بنا اسکی طرف دیکھ گیٹ پار کر گئی تھی...

.... جبکی از لان تو بس حیران پریشان سا کھڑا اسکے الفاظ اور اسکے برتاؤ پر غور کرتا رہ گیا تھا اب اسکو پورا یقین ہو گیا تھا کی کچھ تو غلط ہوا ہے آیت کے ساتھ پر کیا ایک یہ سوال وہ وہاں کھڑا سوچ رہا تھا

اگر تم میری زندگی میں نہ آتی حیا تو میری زندگی بے رنگ ہی رہتی اگر تم نہ ہوتی تو آج بھی میں وہ پہلے والا آذان ہی رہتا..... جو ہر احساس کو بھول چکا تھا.... تم نے میری زندگی میں آکر میری بے رونق زندگی میں خوشیاں بھر دی ہیں...

وہ اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا اپنے ہاتھ میں موجود فوٹو فریم کو دیکھ کر بول رہا تھا....

... یہ فوٹو اسکی اور حیا کی حارث کے نکاح کے وقت کی تھی اس میں وہ دونوں ساتھ بیٹھے کتنے اچھے اور مکمل لگ لگ رہے تھے یہ اسکے دل نے بھی کہا تھا...

... وہ بہت خوش رہنے لگا تھا ہر چیز اسکو اب خوبصورت لگنے لگی تھی حیا کے ساتھ نے اسکے پیار نے اسکو پوری طرح بدل کر رکھا دیا تھا اور نہ تو وہ ہنسنا بھی بھول چکا تھا.... اور اگر آج حیا اسکی زندگی میں نہ آتی تو اور اس سوچ پر آکر وہ رک جاتا تھا.....

... وہ اپنی انہی سوچوں میں گم تھا جب اسکا فون بجا تھا سکرین پر حیا کا نام دیکھ کر اسکی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی....

..... میری محبت میں کتنی شدت ہے کی میں بالکل ابھی تمہیں ہی یاد کر رہا تھا اور تمہرا فون بھی آگیا.....  
 .... وہ اپنا سر سیٹ کی بیک سے ٹکا کر فوٹو فریم کو ایک سائیڈ پر رکھ کر اسکی کال ریسپو کرتے ہوئے بولا تھا.....

..... آذان وہ میں حیا اسکی بات کے جواب میں بس اتنا ہی بول پائی تھی...  
 ... ہاں بولو آذان کی جان میں سن رہا ہوں آذان اپنے لہجے میں محبت سمیٹ کر بولا...

... آذان وہ آیت گھر پر نہیں ہے میں نے ہر جگہ تلاش کر لیا اسکو رداسے پوچھ لیا پر وہ مجھے گھر پر کہیں نہیں ملی ہے.... حیا ایک سانس میں بس بولتی چلی گئی تھی..

.... تو اسے اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے جان کسی کام سے باہر گئی ہوگی تم فون کر کے پتا کر لو نہ آذان اسکو سمجھتے ہوئے بولا....

... آذان یہ ہی تو پریشانی والی بات ہے اسکا فون بند جا رہا ہے مجھے کچھ عجیب لگ رہا ہے آذان آیت نے کبھی ایسا نہیں کیا ہے وہ بتائے کہیں نہیں گئی اور اسکا فون بھی بند نہیں ملتا ہے..... حیا کی اس بار آواز میں پریشانی تھی جسکو آذان اچھے سے محسوس کر سکتا تھا...

... تم پریشان مت ہو میں از لان کو کال کرتا ہوں اور ہاں حیا تم بی جان کے سامنے کچھ ذکر مت کرنا وہ پریشان ہو جائیں گی وہ ابھی اسکو سمجھا ہی رہا تھا جب اسکے روم میں حارث داخل ہوا تھا اسکے چہرے پر بھی پریشانی وہ دیکھ سکتا تھا....

www.urdu novelsmania.com

.... اچھا حیا سنو میں بعد میں کال کرتا ہوں اور جو میں نے کہا ہے وہ یاد رکھنا وہ حیا کو ہدایت دیتا فون کٹ کر چکا تھا اب وہ سامنے کھڑے حارث کی طرف دیکھا جو اس کی بات ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

... اور حارث نے جو اسکو بتایا اس سب کو سن کر آذان کا غصے سے برا حال ہول گیا تھا۔۔۔ وہ غصے میں اپنی چیئر سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

... آذان تم اکیلے ہی جاؤ گے میں بھی چل رہا ہوں تمہارے ساتھ حارث اس کے غصے سے لال چہرے کو دیکھ کر بولا تھا۔۔۔ وہ اچھے سے جانتا تھا آذان غصہ میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا تھا ہر ایسے میں اس کے ساتھ اسکا ہونا ضروری تھا۔۔۔۔۔

.... نہی حارث تم یہیں رہو میں نے جو کہا ہے بس جلد سے جلد وہ کرو اور مجھے اس جگہ کا ایڈریس دو آذان اسکو روکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

... نہی آذان تمہارا وہاں اکیلے جانا ٹھیک نہیں ہے تم سمجھتے کیوں نہی ہو حارث اس کے وہاں اکیلے جانے پر راضی نہی تھا۔۔۔۔۔

... حارث اب میں کچھ نہی سننا چاہتا ہوں وہ کرو جو میں بول رہا ہوں آذان نے اس سے کہا اور اپنے روم سے نکل گیا تھا جبکی حارث نے اپنے دوست کی خیریت کی لئے دعا مانگی تھی۔۔



میرا بہت دل گھبرا رہا ہے ردا میں ایسے ہی بیٹھ سکتی مجھے جانے دو تم حیا نے ردا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا....  
.... حیا ڈر تو ہمیں بھی لگ رہا ہے ہمیں بھی آذان اور آیت کی بہت فکر ہے مگر تم خود ہی سوچوں کی تم وہاں جا کر  
کیا کرو گی ردا اسکو سمجھاتی ہوئی بولی تھی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر پھر سے اسکو صوفہ پر بیٹھایا تھا....

...ہاں بھابھی ردا بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے ویسے بھی ہم کچھ نہیں کر سکتے میں حادثہ نے سختی سے مجھے منا کیا ہے کی  
آپ لوگوں کو کہیں نہ جانے دوں تو بہتر ہے ہم یہاں بیٹھا کر بس دعا کر سکتے ہیں کی اللہ بھائی اور آیت کی حفاظت  
کرے ورنہ آپ تو جنتی ہی ہیں آپ سے پہلے میں وہاں موجود ہوتا... پر مجھے پورا یقین ہے کی وہ میرے بھائی کا  
کچھ نہیں بگاڑ سکتا ہے ازلان پورے یقین سے بولا تھا...

... ازلان بھی اسکو سمجھا رہا تھا جو دونوں میں سے کسی کی سننے کو تیار ہی نہیں تھی....  
... جب سے حادثہ نے ان لوگوں کا آیت کا دلاور کے پاس جانے کا بتایا اور پھر یہ بھی کی آذان بھی وہاں جا چکا ہے  
تو یہ سن کر وہ تینوں اس وقت سخت پریشان تھے...

... ویسے بھی اب کوئی راز باقی نہیں رہا تھا ان لوگوں کے بیچ از لان تو پہلے سے ہی سب کچھ جانتا تھا اور اب رداسے بھی یہ بات راز نہیں رہی تھی... رداسے از لان نے حیا کو بتا دیا تھا کی وہ دونوں سب کچھ جانتے ہیں بس ایک بی جان تھی جو اس راز سے محروم تھی اور ان لوگوں کا کوئی ارادہ بھی نہیں تھا انکو بتانے کا.....

... تم دونوں نہیں جانتے ہو وہ کتنا خطرناک شخص ہے پلزمجھے آذان کے پاس جانے دو میں یہاں ایسی ہی نہیں بیٹھ سکتی مجھے انکے پاس جانا ہے....

... حیا اب روتے ہوئے بولی تھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا کی وہ پل میں آذان کے پاس پھوج جاتی اسکا دل بری طرح گھبرا رہا تھا.....

... از لان بالکل ٹھیک کہ رہا ہے وہ آذان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا.. حیات تم پلزمیسا مت کرو سب ٹھیک ہو گا آذان اکیلے نہیں ہے حارث بھی تو ہیں انکے ساتھ بس تم دعا کرو کی وہ لوگ آیت کو لیکر ہی واپس آئے رداسے کو اپنے گلے سے لگاتے ہوئے بولی تھی وہ خود بھی بہت پریشان تھی.....

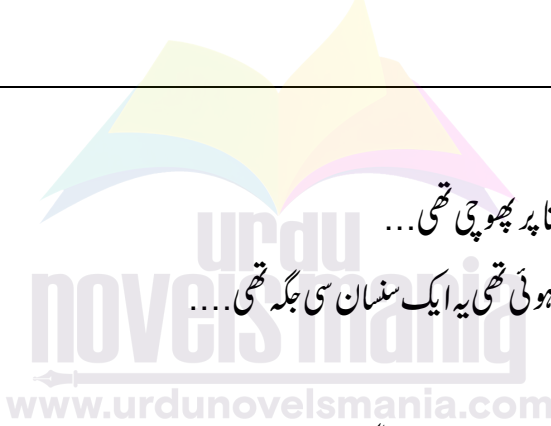
... میری سمجھ نہیں آ رہا ہے آیت آخر گئی ہی کیوں ہے اسکے پاس.. وہ ہمیں بھی تو کچھ بتا سکتی تھی... از لان کو آیت پر بھی اس وقت بہت غصہ آ رہا تھا وہ بتاتا ہے کیوں گئی اور وہ بھی جھوٹ بول کر.....

.... دلاور نے ہی کچھ کہا ہو گا اسکو اور وہ ہم لوگوں کو مزید پریشان نہی کرنا چاہتی تھی تم نے دیکھا نہی کچھ دنوں سے وہ کتنا چپ چپ رہنے لگی تھی کچھ یاد آنے پر ردابولی تھی جبکی حیا بھی اسکی بات سے متفق ہوئی تھی اسکو بھی وہ الجھی الجھی سی لگی تھی....

... از لان بھی ردائی بات سن کر چپ ہو گیا تھا اسکی نظروں کے سامنے کچھ دیر پہلے والا منظر گھوم گیا تھا کاش وہ اسکو صبح روک لیتا تو اب وہ لوگ اس وقت اس حال میں نہ ہوتے.....

وہ دلاور کے بتائے ہوئے پتا پر پھوچی تھی....

وہ ایک گھر کے اندر داخل ہوئی تھی یہ ایک سنسان سی جگہ تھی....



... تو آخر تم آہی گئی مجھے یقین تھا تم ضرور آؤ گی....

.... دلاور خان آیت کو سامنے سے آتا ہوا دیکھ کر بولا تھا اور ایک شاتر مسکراہٹ اسکے ہونٹھوں پر تھی....

... جبکی اسکی بات سن کر آیت کو بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا.... پر اب تو وہ آگئی تھی اور اسکو یہ بھی جاننا تھا کی اسنے اسے یہاں کیوں بلایا ہے..

... تم بھی اپنی ماں کی طرح ہی نکلی جس طرح وہ میری باتوں میں آسانی سے آگئی تھی آج اسی طرح تم بھی میری باتوں میں آگئی....

.... دلاور خان شیطانی مسکراہٹ ہو ننھوں پر سجا کر بول رہا تھا...

.... جبکی اسکی بات سن کر آیت کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا کی وہ کیسے بھول گئی تھی یہ شخص کبھی نہیں بدل سکتا ہے.... اسکو اپنی بے وکوفی پر جی بھر کر غصہ آ رہا تھا... اس نے یہ کیسے سوچ لیا تھا کی اسنے اس سے معافی مانگنے کے لئے یہاں بلایا ہے....

..... تمہیں کیا لگا میں نے تمہیں یہاں مافی مانگنے کے لئے بلایا ہے....  
www.urdu novelsmania.com

.. دلاور خان ایک جھٹکے میں اسکے پاس آکر اسکو بالوں سے پکڑ کر بولا تھا....

ایسا کرنے سے آیت کی چیخ نکل گئی اور اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے.....

... نہ نہ ابھی نہیں ان آنسو کو ابھی برباد مت کرو کیوں کی انکی تمہیں باد میں بہت ضرورت پڑے گی....

..... دلاور نے اسکو ایک جھٹکے سے چھوڑا.....

دیکھو مجھے جانے دو..... ورنہ تمہارے لئے اچھا نہی ہو گا.... آیت نے روتے ہوئے دلاور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا.....

.... چلو ٹھیک ہے میں تمہیں جانے دوں گا لیکن ...

... دلاور خان سامنے سو ف پر بیٹھتے ہوئے بولا.....

.... آیت اسکی بات سن کر ایک پل کو خوش ہی تھی.....

لقین کیا.....

.... آیت نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا کچھ تو وہ سمجھ رہی تھی پر پھر بھی وہ اسکے منہ سے سننا چاہتی تھی....

... لقین بدلے میں تمہیں اپنا سب کچھ اپنی ساری دولت میرے نام کرنی ہوگی بولو منظور ہے....

..... اگر نہیں ہے تب بھی میں تم سے سب کچھ چھین لوں گا.... دلاور نے آیت کو وارن کرتے ہوئے بشر کو پیپر لانے کا اشارہ کیا....

.. جبکی اسکی بات سن کر آیت کاشک یقین میں بدل گیا تھا کی دلاور صرف اس سے اسکی سری دولت لینا چاہتا تھا  
..... اسکو رہ کر اب بہت رونا آ رہا تھا اور وہ بہت پکھتا بھی رہی تھی کی کیوں وہ اسکی باتوں میں آگئی تھی....

.. نہیں وہ میری ماں کی دولت اور میں اپنی ماں کے قتل کو یہ سب واپس نہی دوں گی میں یہ سب اس شخص کو  
بھی نہیں دوں گی کبھی نہی.....  
..... میں ایسا کبھی نہیں کروں گی سمجھے تم.... آیت نے غصے سے کہا.....

تم کیا تمہارے تو اچھے بھی ان پیپر پر سائن کریں گے اگر اپنی خیر چاہتی ہو تو شرافت سے کرو ورنہ مجھے زبردستی  
بھی کرنی آتی ہے....  
..... دلاور نے دھاڑتے ہوئے کہا..

urdu  
novels mania  
www.urdu novels mania.com

..... اتنے میں بشر بھی لیکر وھا آگیا تھا.....  
چل چپ چاپ سائن کرو ورنہ تو مجھے بہت اچھی طرح جانتی ہی ہے....

... دلاور نے گن اسکے سر پر رکھتے ہوئے شیطانی مسکراہٹ سے کہا.....

.... جبکی آیت اسکے ہاتھ میں گن دیکھ کر ایک دم سے گھبرا گئی تھی..... اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے...

نہیں آیت تم سائن نہیں کرو گی....

.... آیت جو دلاور سے ڈر کر پیپر پر سائن کرنے ہی والی تھی جانی پہچانی آواز سن کر آیت کے ساتھ ساتھ دلاور اور بشر نے بھی آنے والے کی طرف دیکھا تھا.....

آیت تم سائن نہی کرو گی.... آیت جو روتے ہوئے پیپر پر سائن کرنے ہی والی تھی ایک جانی پہچانی آواز سن کر اسکا چلتا ہوا ہاتھ ایک دم سے رکا تھا اسنے نظریں اٹھا سامنے دیکھا....

.. سامنے آذان کو کھڑا دیکھ کر اسکا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا....

... جمعی دلاور اور بشر نے بھی چونک کر سامنے دیکھا تھا... اور آذان کو یہاں دیکھ کر دلاور کا خون کھول اٹھا تھا....

.. تم یہاں کیا کر رہے ہو... دلاور خان غصے سے آذان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا اسکو آذان کو یہاں دیکھ کر حیرانی ہوئی تھی.....

.... مجھے یہاں دیکھ کر تمہیں حیرانی ہوئی ہے نہ تو زیادہ حیران مت ہو مجھے تمہاری پل پل کی خبر تھی..

... آذان اسکا غصہ مزید بڑھاتے ہوئے بولا تھا...

..... چلو اب تم نے میرا کام آسان کر ڈی ہے یہاں آکر اب میرے دو کام ایک ساتھ ہو جائے گے تجھ سے اپنا بدلہ بھی لے لوں گا اور اپنی ساری دولت بھی حاصل کر لوں گا....

... دلاور نے شیطانی مسکراہٹ پہرے پر جھمتے ہوئے بشر کو اشارہ کیا تھا...

.... بشر اسکا اشارہ سمجھتے ہی ازان کہ طرف بڑھا تھا پر آذان نے ایک ہی جھٹکے میں اسکو خود سے دور کر کے...

لگاتار تین چار پنچ اسکے منہ پر مارے تھے جس سے بشر بلبلا اٹھا اور درد سے تڑپتا ہوا زمین پر ڈھیر ہو گیا تھا....

..... خبردار آگے مت بڑھنا ورنہ تمہیں بعد میں پچھتاوا ہو گا کی اسکی موت کی وجہ تم تھے..



... دلاور نے آذان کو اپنے قریب بڑھتا ہوا دیکھا تو اس نے ایک جھٹکے سے آیت کا بازو تھام کر اسکو پکڑا اور اس کے سر پر گن تان کر بولا تھا....

.... دلاور کی اس حرقت سے آذان کے اسکی طرف بڑھتے قدم رک گئے تھے..

... دیکھو تمہاری دشمنی مجھ سے ہے تو آیت کو چھوڑ دو تم.. آذان آیت کو اسکی پکڑ میں مچلتا ہوا دیکھ کر تھوڑے آرام سے بولا تھا کیونکہ وہ دلاور کے نشانے پر تھی اسکو آیت کی جان کی فکر ہوئی تھی....

... میری تو تم دونوں سے ہی دشمنی ہے اور آج میں ایک ساتھ اپنے دونوں دشمنوں سے بدلہ لے لوں گا تم دونوں نے ملکر مجھے برباد کیا تھا نہ آج اپنی سزا کے لئے بھی تیار ہو جاؤ.....

www.urdu novels mania.com

... تو جلدی سے اس پیپر پر سائن کر ورنہ تیری وجہ سے یہ مر جائے گا.....

.... اب کی بار دلاور نے آیت کو

اپنی پکڑ سے آزاد کیا اور گن آذان کی طرف کرتے ہوئے آیت کو کہا تھا.....

.... نہی آیت تم سائن نہی کرو گی ویسے بھی یہ ہمارا کچھ نہی بگاڑ سکتا ہے.... آذان غصے سے بولا اور آیت کو منع کیا  
جود لاور کی دھمکی سن کر سائن کرنے کے لئے جھکی تھی....

.... شاید تجھے اپنی زندگی عزیز نہی ہے موت تیرے سر پر ہے اور پھر بھی تو اسکو منا کر رہا ہے.... دلاور ایک  
دو قدم چلتا اسکے پاس آتے ہوئے بولا تھا سنے گن ابھی بھی آذان پر تان رکھی تھی.....

... ہاں تجھ جیسے لوگوں کو ہرانے کے لئے مجھے اپنی زندگی کی کوئی فکر نہی ہے... ازان بے خوفی سے اسکی  
آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا تھا.....

... بابا بابا..... دلاور کا کہہ کا فضا میں گونجتا تھا....  
..... جبکی آیت بس ڈری سہمی سے کھڑی آذان کو اسکے نشانے پر دیکھ رہی تھی....

www.urdu novels mania.com

.... اگر تجھے اپنی زندگی پیاری نہی ہے تو ٹھیک ہے پھر پہلے تیری ہی جان لے لیتا ہوں ویسے بھی دو سرا کام آرام  
سے کر سکتا ہوں دلاور نے کہتے کے ساتھ ہی ٹریگر پر دباؤ ڈالا تھا....

..... آذان..... گولی کی آواز کے ساتھ ساتھ فضا میں آیت کی چیخ کی آواز بھی گونجی تھی

۵ سال بعد۔۔۔

ردا تم یہاں بیٹھی ہو اور وہاں تمہارے بیٹے نے رورو کر بیچارے حارث بھائی کی حالت خراب کر رکھی ہے....

.... حیا از لان کے روم میں داخل ہوتے ہی ردا کو اسکے چار سالہ بیٹے حدید کے بارے میں بتاتے ہوئے ہنس پڑی تھی....

..... اففف یہ حدید بھی نہ مجھے تھوڑی دیر کے لئے بھی آرام سے کہیں بیٹھنے نہ دیتا ہے....  
... ردا جو دلہن بنی آیت کے پاس بیٹھی تھی حیا کی بات سنکر جھنجھولا کر بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی تھی...

.... جاؤ تم نیچے جا کر اسے دیکھو میں بیٹھ جاتی ہوں آیت کے پاس اب جب تک از لان نہی آجاتا حیا نے ردا کو کہا اور آخری بات پر آیت کی طرف شرارت سے دیکھا تھا...

.... حیا کی شرارت بھری مسکراہٹ دیکھ کر آیت شرما کر سر نیچے جھکا گئی تھی....

.... آج آیت اور از لان کا نکاح ہوا تھا سب بہت خوش تھے سب سے زیادہ بی جان انہوں نے آج اپنے سارے بچوں کی شادی جو کر دی تھی... اب وہ مطمئن تھی سب کو خوش دیکھ کر....

.... اب کسی کو یہاں رہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اب میں جو آگیا..

... تجھی از لان بھی اپنے روم میں داخل ہوتے ہوئے بولا تھا اور اسکی بات سنکر حیا اور ردادو نوں ہی مسکرا دی تھی...

.... ہاں ہاں ہم لوگ تو ویسے بھی جا ہی رہے تھے ہمیں شوق نہیں ہے دوپیار کرنے والوں کے بیچ میں آنے کا حیا منہ بناتے ہوئے بولی تھی اسکے منہ بنانے سے ردا کھل کر ہنسی تھی...

www.urdu novelsmania.com

... ویسے بھی آپکے شوہر کافی ہیں ہم لوگوں کے بیچ آنے کے لئے آپ نہ ہی ہو تو بہت اچھا ہے میرے لئے

... از لان بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا وہ بہ بھی حیا کی طرح ہی منہ بناتے ہوئے بولا....

... از لان کی بات سن کر اب حیا اور ردادو نوں کا قہقہا پورے کمرے میں گونجتا تھا...

... تمہیں تو میں بعد میں دیکھتا ہوں پہلے ان لوگوں سے نیپٹ لوں از لان انکی باتوں پر مسکراتی ہوئی آیات کی طرف دیکھ کر بولا تھا.....

.... حیا اور ردا اسکی باتوں میں چھپا اسکا درد اچھے سے جانتے تھے جب از لان نے آذان سے اپنے اور آیت کی شادی کے بارے میں بات کی تو آذان نے صاف لفظوں میں اسکو منع کر دیا تھا اسکا کہنا تھا کی وہ پہلے کچھ بن کر دیکھائے تب وہ راضی ہو گا کیونکہ آیت انکی ز ممداری تھی اور وہ پہلے از لان کو ز ممداری سمبھالنے والا بنانا چاہتا تھا..

... اور بس پھر جب تک از لان اس لایق نہی بنا آذان کی نہ ہاں میں نہی بدلی تھی اور آج وہ دن آگیا تھا جب اذان خود راضی ہوا تھا اسکی محنت اور لگن دیکھ کر....

.... اگر آپ لوگوں کا ہنس نہ ہو گیا ہو تو پلز میرا روم خالی کر دیں از لان انکی ہنسی دیکھ کر جلتے ہوئے بولا تھا...

.... اچھا ٹھیک ہے ناراض مت ہو ہم تو جا ہی رہے ہیں اب ہمارا مزید تمہیں پریشان کرنے کا ارادہ نہی ہے تم خوش رہو ہم تو چلے حیا اور ردا روم کے باہر جاتے ہوئے ہوئے بولی اور مڑ کر از لان کی طرف دیکھا جو انہیں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا.... تو وہ بھی مسکراتی ہوئی روم سے چلی گئی تھی.....

.... تمہیں بہت ہنسی آرہی تھی انہی باتوں پر اب دیکھو کیسے میں تمہاری ہنسی غائب کرتا ہوں از لان روم کا دروازہ لاک کر کے بیڈ پر بیٹھی آیت کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اور پھر اسنے بیڈ کی طرف قدم بڑھادئے تھے....

.... جبکی آیت جو اسکی طرف دیکھ رہی تھی اسکی بات کا مطلب سمجھ کر نظریں جھکا گئی تھی

میری جان آپ یہاں بیٹھی ہو اور میں آپکو پورے گھر میں ڈھونڈتا پھر رہا ہوں.....  
.... آذان اپنی تین سالہ بیٹی نور کے پاس آتے ہوئے بولا جس میں اسکی اور حیا کی جان تھی...

... وہ کافی دیر سے کام میں بیزی تھا اسکو دیکھنے کے لئے جب وہ حدید کے پاس گیا تو وہ اسکو اسکے ساتھ بھی کہیں نظر نہی آئی کیونکہ وہ حدید کے ساتھ ہی کھیلتی رہتی تھی پر اسکے ساتھ نہ دیکھ کر وہ پریشان سا نور کو ڈھونڈ رہا تھا جب وہ لان میں بیٹھی ہوئی نظر آئی تھی.....

.... بابا ماما مجھے پیار نہی کرتی ہے آذان کے جواب میں وہ معصومیت سے بولی تھی...

.... کیوں بیٹا آپکو ایسا کیوں لگتا ہے آپکی ماما آپکو مجھ سے بھی زیادہ پیار کرتی ہیں آذان نے اسکے دونوں گالوں پر پیار کرتے ہوئے کہا اور پھر اسکی طرف دیکھنے لگا وہ بالکل حیا جیسی تھی اسی کی طرح خوبصورت اور معصوم....

... نہی بابا وہ نہی کرتی اتنی دیر ہو گئی ہے وہ اب تک میرے پاس بھی نہی آئی ہے میں انکو کتنا مس کر رہی ہوں نور اسکی بات کو رد کرتے ہوئے بولی تھی....

... آذان نے مسکرا کر اپنی چھوٹی سی بیٹی کو دیکھا جو اتنی بڑی بڑی باتیں کرنے لگی تھی.....  
.... جب بھی وہ نور کو دیکھتا تو بس ایک بات اسکے خیال میں آتی تھی کی اس دن اگر حادثہ سہی وقت پر نہ پہنچتا تو آج وہ شاید زندہ نہ ہوتا....

... آج سے پانچ سال پہلے نور کے مجرم کو وہ سزا ملی تھی جو اسکو ملنی چاہئے تھی اس دن حادثہ وقت پر پولیس کو لیکر وہاں پہنچا تھا اور دلاور پولیس کی گولی لگنے سے وہیں ختم ہو گیا تھا جبکی بشر کو حراست میں لے لیا گیا تھا....

.... وہ سب لوگ آیت سے بہت ناراض ہوئے تھے کیونکہ اسکی بے وقوفی کی وجہ سے ان دونوں کی جان خطرے میں تھی اور اسکو ان لوگوں کو سب بتا دینا چاہئے تھا پر آیت نے رورو کر سب سے معافی مانگی تھی اور پھر سب نے اسے معاف کیا تھا کیونکہ وہ کم امر تھی اور اسے اتنی عقل بھی نہی تھی وہ بس اس سے ناراض ہوئے تھے اور پھر یہ

ناراضگی بھی کچھ دنوں کی ہی تھی اور اب بھی بی جان کو ان لوگوں نے کچھ خبر نہی ہونے دی تھی.... سب اب بہت خوش تھے اپنی زندگی میں اور اب کسی کو کسی بھی چیز کا کوئی ڈر نہی تھا.... حادث بھی ایک بیٹے کا باپ بن چکا تھا وہ لوگ بہت خوش ہوئے تھے۔ اور جب آذان کو پتلا پلائی وہ بھی باپ بننے والا ہے تو اسکی خوشی ڈبل ہو گئی تھی...

.. اور اسنے پہلے ہی حیا کو بول دیا تھا کی اگر انکے بیٹی ہوئی تو وہ اسکا نام نور رکھے گا اور بھلا حیا کو کیا اعتراض ہوتا اس بات سے بلکی وہ بھی خوش ہوئی تھی سن کر....

.. بابا میں آپسے بات کر رہی ہوں اور آپ بھی نہی سن رہے ہے نور نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے آذان کا چہرہ چھو کر کہا....

.... بیٹا میں سوچ رہا ہوں کی میری بیٹی کو انگور کرنے کے جرم میں آپکی ماما کو ڈانٹ تو پڑنی ہی چاہئے آذان اپنی سوچوں سے باہر آیا تھا اور نور کی چھوٹی سی ناک دبا کر کہا تھا....

.... نہیں بابا آپ ماما کو مت ڈانٹنے میں اب ناراض نہی ہوں ان سے نور ایک دم آذان کی بات سن کر بولی تھی.. اسکو ڈر ہوا کی اسکی وجہ سے اسکی ماما کو اگر ڈانٹ پڑی تو وہ اس سے ناراض ہو جائے گی....



.... وہ بالکل آذان کی طرح ہی تھی اسکو بھی پسند نہیں تھا کی حیا ذرا بھی اسکو اگنور کرے اور آذان کی طرح ہی وہ بھی اسکی ناراضگی برداشت نہی کر سکتی تھی....

.... اچھا ٹھیک ہے بیٹا میں کچھ نہی کہ رہا ہوں اپنی ماما کو بس چلو اب ہم اندر چلتے ہیں باہر ٹھنڈ ہو رہی ہے ورنہ آپ بیمار پڑ جاؤ گی آذان اسکو اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے بولا اور اندر کی طرف چل دیا تھا....

.... اور نور بھی جیسے سمجھ گئی تھی کی وہ اب اسکی ماما سے کچھ نہی کہے گا اور اسنے مطمئن ہو کر آذان کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا تھا....

نور کہا ہے..... اسکو آج سونا نہی ہے کیا.... حیا جیسے ہی روم میں داخل ہوئی تو نور کو اپنی جگہ پر نہ دیکھ کر آذان سے مخاطب ہوئی تھی جو صوفہ پر بیٹھا کوئی بک پڑھ رہا تھا....

..... آپکی معلومات کے لئے بتادوں کی ہماری بیٹی آج آپ سے ناراض ہے اور اس لئے وہ آج بی جان کے پاس سو گئی ہے.... آذان بک سائیڈ پر رکھ کر حیا کے پاس آتے ہوئے بولا اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو خود سے قریب کیا تھا....

... مجھ سے کیوں ناراض ہے اور آپنے اسے وہاں کیوں سونے دیا آپ اچھے سے جانتے ہیں کی مجھے اسکے بغیر نیند نہی آتی ہے... جیا آذان کی طرف دیکھتے ہوئے اداسی سے بولی تھی....

..... آج تم نے سارا دن اسکو اگنور جو کیا ہے اور اس لئے وہ آج تم سے ناراض تھی.... آذان نے حیا کے چہرے پر آئے بالوں کان کی پیچھا کیا.... ماں بننے کے بعد بھی وہ آذان کو اور خوبصورت لگنے لگی تھی.....

آپکو تو پتا ہی ہے کی شادی کی تیاری میں بہت بیزی تھی اس وجہ سے میں اسکو وقت نہیں دے پائی....

... اور اس بات کا احساس مجھے ہے آذان.... حیا نے آذان کو دیکھتے ہوئے کہا جو محبت بھری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا..

www.urdu novelsmania.com

.... دیکھ لو میں اور میری بیٹی تم سے کتنا پیار کرتے ہیں کی تمہارا اگنور کرنا ہم دونوں سے ہی برداشت نہیں ہوتا ہے..... آذان نے بہت ہی نرمی سے اسکے ہونٹھوں کو چھوا تھا جس سے حیا شرم سے سرخ ہو گئی تھی

.....

.. اتنے سال ہو گئے ہے ہماری شادی کو لیکن تم ابھی بھی میری ذرا سی نزدیکی سے ایسے ہی شرماتی ہو جیسے پہلے شرماتی تھی۔۔۔

.... آذان اسکے چہرے پر جھک کر اپنے پیار کی موہر لگا رہا تھا....

آذان کیا کر رہے ہے.... حیا نے شرماتے ہوئے خود کو اسکی پکڑ سے آزاد کروانا چاہا تھا لہٰذا آذان نے اسکی کمر پر اپنی پکڑ اور بھی مضبوط کر دی تھی.....

.... کچھ نہی میری جان میں تو بس تمہیں یہ بتا رہا ہوں کی میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں..... آذان کی شرارتیں بڑھتی ہی جا رہی تھی.....

... آذان مجھے پتا ہے اپ مجھے کتنا پیار کرتے ہے لیکن فحال مجھے اپنی بیٹی کے پاس جانا ہے.....

.... حیا شرماتی ہوئی اس سے اپنا آپ چھوڑاتی ہوئی بولی تھی....

.. واسے تم تو نور کے آنے پر ہی مجھے اتنا انگور کر رہی ہو جب ہمارے تین چار بے بی اور ہو جائے گے تم تو مجھے شاید بھول ہی جاو گی....

... آذان نے پھر سے اسکو اپنی پناہ میں لیتے ہوئے کہا.....  
 ... جبکی اسکی تین چار بے بی کی بات سن کر حیا کی تو ہوا ایسا ہی اڑ گئی تھی.....  
 .. بابا بابا میری جان گھبرا کیوں رہی ہو میں پھر بھی اپنے لئے تمہارا وقت نکل لیا کروں گا...

.... آذان پھر سے اسکے اپر جھکا تھا.... نقین اسکے کوئی گستاخی کرنے سے پہلے ہی حیا نے مسکراتے ہوئے اسکو  
 خود سے پیچھے کیا تھا....  
 میں نور کو لے کر آتی ہوں.... حیا شرماتے ہوئے جلدی سے کمرے سے نکلتی چلی گئی تھی جبکی اسکے ایسا کرنے  
 سے آذان ایک بار پھر سے کھل کر مسکورا دیا تھا اور اسکے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا تھا.... جو اسکی زندگی  
 اسکی خوشی سب کچھ تھی....  
 .... وہ بہت خوش تھا اسنے سب کچھ حاصل کر لیا تھا اپنی زندگی میں اسکی بہن کے مجرم کو بھی سزا مل گئی تھی اب  
 وہ مطمئن تھا کیونکہ انکی زندگی میں اب بس پیار تھا اور خوشیاں تھی....

ختم شد.....